حدائقِ بخشش

از

سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

PDF software by:
Mubashir Younus

mubashirlakhana@gmail.com

فہرست

شمار نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	واہ کیا جود و کرم ہے	۱
۲	واہ کیا مرتبہ اے غوث	۵
۳	تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث	۹
۴	الاماں قہر ہے	۱۳
۵	ہم خاک ہیں اور خاک	۱۷
۶	غم ہو گئے بے شمار آقا	۱۸
۷	محمدؐ مظہرِ کامل	۱۹
۸	لطف ان کا عام ہو ہی	۲۲
۹	لَم یاتِ نظیرک	۲۳
۱۰	نہ آسماں کو یوں	۲۵
۱۱	شورِ مہِ نو سن کر	۲۷
۱۲	خراب حال کیا	۲۹
۱۳	بندہ ملنے کو	۳۰
۱۴	نعمتیں بانٹتا	۳۱
۱۵	حسنِ یوسف پہ کٹیں	۳۲
۱۶	پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلان	۳۴
۱۷	جو بنوں پر ہے بہار	۳۶
۱۸	طوبیٰ میں جو	۳۸
۱۹	نہ ہے عزت و اعتلائے	۳۹
۲۰	اے شافعِ امم	۴۱
۲۱	بندہ قادر کا	۴۳
۲۲	گزرے جس راہ سے	۴۴
۲۳	نارِ دوزخ کو چمن کر دے	۴۵
۲۴	تمہارے ذرّے کے پرتو	۴۷
۲۵	کیا ٹھیک ہو رخِ نبوی پر	۴۹
۲۶	سرتا بقدم ہے	۵۱
۲۷	ہے کلامِ الٰہی میں	۵۳

شمار نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۸	پاٹ وہ کچھ دھار	۵۵
۲۹	عارضِ شمس و قمر	۵۷
۳۰	عشقِ مولیٰ میں ہو	۵۸
۳۱	رشکِ قمر ہوں	۵۹
۳۲	پوچھتے کیا ہو	۶۱
۳۳	پھر کے گلی گلی تباہ	۶۲
۳۴	یادِ وطن ستم کیا	۶۴
۳۵	اہلِ صراط رُوحِ امیں کو	۶۶
۳۶	وہ سوئے لالہ زار	۶۷
۳۷	انکی مہک نے دِل کے	۶۸
۳۸	ہے لبِ عیسیٰ سے	۶۹
۳۹	راہِ عرفاں سے جو ہم	۷۱
۴۰	وہ کمالِ حسنِ حضور ہے	۷۲
۴۱	رُخ دن ہے یا مہرِ سما	۷۴
۴۲	وصفِ رُخ ان کا	۷۵
۴۳	برتر قیاس سے ہے	۷۷
۴۴	زائرو پاسِ ادب رکھو	۷۹
۴۵	چمنِ طیبہ میں سنبل	۸۰
۴۶	زمانہ حج کا ہے	۸۲
۴۷	یاد میں جس کی نہیں	۸۳
۴۸	حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ	۸۵
۴۹	پل سے اتارو راہگزر کو	۸۸
۵۰	یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا	۸۹
۵۱	کیا ہی ذوق افزا	۹۰
۵۲	رونقِ بزمِ جہاں	۹۲
۵۳	سب سے اولیٰ و اعلیٰ	۹۴
۵۴	دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے	۹۷

شمار نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۵۵	مومن وہ ہے	۹۸
۵۶	اللہ اللہ کے نبی سے	۱۰۰
۵۷	یا الٰہی رحم فرما	۱۰۱
۵۸	عرشِ حق ہے مسند	۱۰۴
۵۹	قافلے نے سوئے طیبہ	۱۰۶
۶۰	پیشِ حق مژدہ شفاعت	۱۰۷
۶۱	چمک تجھ سے پاتے ہیں	۱۰۹
۶۲	آنکھیں رو رو کے	۱۱۰
۶۳	کیا مہکتے ہیں مہکنے والے	۱۱۱
۶۴	راہ پُرخار ہے	۱۱۲
۶۵	کس کے جلوہ کی جھلک	۱۱۴
۶۶	سرور کہوں	۱۱۷
۶۷	مژدہ باد اے عاصیو!	۱۱۸
۶۸	عرش کی عقل دنگ ہے	۱۲۰
۶۹	اٹھا دو پردہ دکھا دو	۱۲۲
۷۰	اندھیری رات ہے	۱۲۴
۷۱	گنہگاروں کو ہاتف	۱۲۵
۷۲	سونا جنگل	۱۲۶
۷۳	نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے	۱۲۸
۷۳	نہ عرش ایمن	۱۳۲
۷۴	سنتے ہیں کہ محشر میں	۱۳۴
۷۵	حرزِ جاں ذکرِ شفاعت	۱۳۶
۷۶	دشمنِ احمد پہ شدت	۱۳۷
۷۷	شکرِ خدا کہ آج	۱۴۸
۷۸	بھینی سہانی صبح	۱۵۸
۷۹	وہ سرورِ کشورِ رسالت	۱۶۵
۸۰	رباعیات	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذریعۂ قادریہ ۱۳۰۵ھ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡعَالَمِیۡنَ وَاٰلِہٖ وَابۡنِہٖ وَحِزۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

بھاری ہے بھروسا تیرا

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فیض ہے یا شۂ تسنیم نرالا تیرا

آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا

اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں

خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان

صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

mubashirlakhana@gmail.com
by Mubashir Younus

میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں

کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنوئیں کا پیاسا

خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اسکے خلاف

تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب

سچّے سورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتّا سا اڑا جاتا ہے

پلّہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی

مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی

اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکمّا تیرا

mubashirlakhana@gmail.com
by Mubashir Younus

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار و خطاوار و گنہ گار ہوں میں

رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے

محو و اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں

کہ خُدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا منہ تکیے کہاں جایئے کس سے کہیے

تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا

تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہؔ تیرا

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرابۂ ناب

کون لادے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

دور کیا جانیئے بدکار پہ کیسی گزرے

تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

mubashirlakhana@gmail.com
by Mubashir Younus

تیرے صدقے مجھے اِک بوند بہت ہے تیری

جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم وطیبہ وبغداد جدھر کیجے نگاہ

جوت پڑتی ہے تِری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع

جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

mubashirlakhana@gmail.com

by Mubashir Younus

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتّا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدّیں ہو
اے خضر مجمعِ بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں[1] دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفےٰ کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروسِ قدرت
قادری پائیں تصدّق مرے دولھا تیرا

[1] سیدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مرا می فرمایند یا عبد القادر بحقی علیک کل وبحقی علیک اشرب الخ ۱۲ منہ

mubashirkhanal@gmail.com
by Mubashir Younus

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی بیضہ علوی فصل بتولی گلشن
حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

نبوی ظل علوی برج بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اُجالا تیرا

نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن
حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

بحر و بر[2] شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا

[1] حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در اوائل عمر اصحاب را می فرمود کہ اولیاء عراق مرا تسلیم کردہ اند۔ بعد از مدتے فرمود کہ ایں زمان جمیع زمین شرق و غرب و بر و بحر و سہل و جبل مرا تسلیم کردہ اند و ہیچ ولی از اولیاء نماند دران وقت مگر آں کہ پیش آمد و تسلیم کرد او را بہ قطبیت ۱۲۔ تحفہ قادریہ۔

mubashirdakhana@gmail.com
by Mubashir Younus

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول

آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

اب آ مدوہ کہے اور میں تیمّم برخاست

مشت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے

کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے

حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد

ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

تیری عزّت کے نثار اے مرے غیرت والے

آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بروا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی

اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

mubashirlakhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا، وہ رضا بندۂ رسوا تیرا

ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جیّد[1] تو نہ ہو
سیّد[2] جیّد ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

فخرِ آقا ہیں رضا اور بھی اِک نظمِ رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

[1] اشارہ بقول اورضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّد ۱۲
[2] علی وزان قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ھٰذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ والمعنی اطلاق التفصیل الا من خصّ بدلیل کما حققنا فی المجیر المعظم شرح مدحیتنا الاکسیر الاعظم۔ ۱۲ منہ

mubashirlakhana@gmail.com
by Mubashir Younus

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج[1] اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے

افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مرغ[2] سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں

ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

جو[3] ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم

کہ ہُوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

---

[1] ترجمہ: آنچہ فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعر افلت شموس الاولین وشمسنا ابدًا علی افق العلی لاتغرب ۱۲

[2] ترجمہ: آنچہ سیدی تاج العارفین ابوالوفا قدس سرہ لسیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت کل دیك یصیح ویسکت الادیك فانه یصیح الی یوم القیمة۔ ہر خروس بانگ کند و خاموش شود جز خروس شما کہ تا قیامت در بانگ است۔ ۱۲

[3] ترجمہ: ارشاد حضرت خضر علیہ السلام ما اتخذ الله ولیا کان او یکون الا وهو متأدب معه إلی یوم القیمة۔ [4] یعنی حضرت ابوعمرو عثمان صریفینی و ابومحمد عبدالحق حریمی کہ ہر دو از اولیاء معاصرین حضور سیدنا بودہ اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم ۱۲

mubashirkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

تجھ[1] سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار
شمع اِک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

شجرِ سرو سہی کس کے اُگائے تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا

تو ہے نوشاہ براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصلِ سمن گوندھ کے سہرا تیرا

ڈالیاں جھومتی ہیں رقصِ خوشی جوش پہ ہے
بلبلیں جھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا

گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک
باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا

صفِ ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری
شاخیں جھک جھک کے بجا لاتی ہیں مجرا تیرا

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

[1] ردّ آں بے خرد آنکہ ہمہ اقطاب را بسیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مساوی المرتبہ دانند وایں دو شعر ترجمہ آں اشعار است کہ از حضور سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل می کنند کما ذکرنا فی المجیر المعظم واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۲

by Mubashir Younus

نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اُجالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرعِ چشت و بخارا[1] و عراق[2] و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور محبوب[3] ہیں، ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں
یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اترنے کو ہو نیما تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے
کشفِ ساق[4] آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

---

[1] حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند قدس سرہ العزیز بخاری است ۱۲

[2] حضرت شیخ الشیوخ سہروردی قدس سرہ از اولیاء عراق است سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ او را فرمود اَنْتَ اَخِرُ الْمَشْهُوْرِيْن بِالْعِرَاق ۱۲

[3] رد جا ہلانیکہ ہمہ محبوباں را ہمسر حضرت سیدنا دانند رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

[4] : يَقُوْل كانهم لكمال الدهش ذهبت اذهانهم إلى قوله تعالىٰ يوم يكشف عن ساقٍ مع انه لم يكن إلا جلوة العبد لا تجلى المعبود كما تسجد اهل الجنة حين يرون نور رد أعثمان رضى الله تعالى عنه عند تحوله من بيت الى بيت زعما منهم انه قد تجلى لهم ربهم تبارك وتعالىٰ كما ورد فى الحديث ۱۲

mubashirlakhana@gmail.com
by Mubashir Younus

تاجِ فرقِ عرفا کِس کے قدم کو کہیے!
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کِس کا تیرا

سُکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خِضر کے ہوش سے پُوچھے کوئی رتبہ تیرا

آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سُکر نکالا تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیرِ حضیض
اور ہر اَوج سے اونچا ہے ستارہ تیرا

دلِ اعدا کو رضاؔ تیز نمک کی دُھن ہے
اِک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

mubashirdarkhana@gmail.com

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا

مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی

ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جو تیغا تیرا

عکس کا دیکھ کے منھ اور بپھر جاتا ہے

چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا

کوہ سر مکھ ہو تو اِک وار میں دُو پَر کا لے

ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالِف تیرے

چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں، اسے منظور بڑھانا تیرا

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا

mubashirpoetry@gmail.com

مِٹ گئے مٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

سمِّ[1] قاتل ہے خدا کی قسم اُن کا اِنکار
منکرِ فضل حضور آہ یہ لکھا تیرا

میرے[2] سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چپ کر دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا

ابنِ زہرا سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے او منکرِ بے باک یہ زہرا تیرا

بازِ اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

---

[1] قال مولانا وسیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکذیبکم لی سمٌ قاتل لادیانکم وسبب لذھاب دنیاکم واخراکم ۱۲

[2] قال سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا سیاف انا قتال انا سلاب الاحوال ۱۲۔

by Mubashir Younus

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے

کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے

ارے میں خوب سمجھتا ہوں معمّا تیرا

سگِ[1] در قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی

بند بندِ بدن اے روبہِ دنیا تیرا

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ

بندہ مجبور ہے خاطِر[2] پہ ہے قبضہ تیرا

حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری

دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے

جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر

کہ یہ سینہ ہو محبّت کا خزینہ تیرا

---

[1] اشارہ بقصۂ صنعانی ۱۲۔ [2] ثبوت روشن ایں معنی در رسالہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ)
[2] مصنف فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب لعطاء اللہ مطبوعہ مطبع اہل سنت وجماعت بریلی باید دید

mubashirkhanan@gmail.com

by Mubashir Younus

دِل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دُزدِ رجیم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

نزع میں، گور میں، میزاں پہ، سرِ پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلّا تیرا

بہجت اس سر کی ہے جو "بہجۃ الاسرار" میں ہے
کہ فلکؔ وار مُریدوں پہ ہے سایہ تیرا

اے رضاؔ چیست غم ار جملہ جہاں دشمنِ تست
کردہ ام مامنِ خود قبلۂ حاجاتے را

ہم خاک[1] ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جسدِ اعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّدِ عالم
اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

خم ہوگئی پشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرار کہ مولےٰ ہے ہمارا

اے مدّعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا

ہے خاک سے تعمیر مزارِ شہِ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا

[1] در رد مبتدعی کہ بعض علمائے کرام را نسبت بہ پیرِ خود گفتہ بود چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۱۲۔

mubashirkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

غم ہو گئے بے شمار آقا
بندہ تیرے نثار آقا

بگڑا جاتا ہے کھیل میرا
آقا آقا سنوار آقا

منجدھار پہ آ کے ناؤ ٹوٹی
دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری
لِلّٰہ یہ بوجھ اتار آقا

ہلکا ہے اگر ہمارا پلّہ
بھاری ہے ترا وقار آقا

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے
تم کو تو ہے اختیار آقا

میں دُور ہوں تم تو ہو مرے پاس
سن لو میری پکار آقا

مجھ سا کوئی غم زدہ نہ ہوگا
تم سا نہیں غم گُسار آقا

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی
ڈوبا ڈوبا ، اتار آقا

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
میں وہ کہ بدی کو عار آقا

پھر منھ نہ پڑے کبھی خزاں کا
دے دے ایسی بہار آقا

جس کی مرضی خدا نہ ٹالے
میرا ہے وہ نامدار آقا

ہے ملکِ خدا پہ جس کا قبضہ
میرا ہے وہ کامگار آقا

سویا کیے نابکار بندے
رویا کیے زار زار آقا

ق

کیا بھول ہے انکے ہوتے کہلائیں
دنیا کے یہ تاجدار آقا

اُن کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں
ایسے ایسے ہزار آقا

بے ابرِ کرم کے میرے دھبّے
لَا تَغْسِلُهَا[1] الْبِحَار آقا

اتنی رحمت رضا پہ کر لو
لَا[2] يَقْرَبُهُ الْبَوَار آقا

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) [1] ترجمہ: انھیں سمندر نہ دھوئیں ۱۲ [2] ترجمہ: ہلاکت اس کے پاس نہ آئے۔ ۱۲

mubashirnoorkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

محمدؐ مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

گنہ مغفور، دل روشن، خنک آنکھیں، جگر ٹھنڈا
تعالی اللہ ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں حیا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

بڑھایہ سلسلہ رحمت کا دورِ زلفِ والا میں
تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا

صفِ ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو! چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یارب
نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کر کے حیرت کا

mubashirdarkhana@gmail.com

اِدھر امّت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا

بڑھیں اِس درجہ موجیں کثرتِ افضال والا کی
کنارہ مِل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

خمِ زلفِ نبی ساجد ہے محرابِ دو ابرو میں
کہ یارب تو ہی والی ہے سیہ کارانِ امّت کا

مدد اے جوششِ گریہ بہادے کوہ اور صحرا
نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا

ہوئے کمخوابیِ ہجراں میں سانتوں پردے کمخوابی
تصوّر خوب باندھا آنکھوں نے استارِ تربت کا

یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پابوس حضرت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہمِ کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرشِ آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا

نہ ہوا آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

mubashirulhaq@gmail.com

by Mubashir Younus

زبانِ خار کس کس درد سے اُن کو سناتی ہے
تڑپنا دشتِ طیبہ میں جگر افگار فرقت کا

سرھانے ان کے سبمل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے
شہِ کوثر ترحّم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

جنھیں مرقد میں تا حشر اُمّتی کہہ کر پکاروگے
ہمیں بھی یاد کرلو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

وہ چمکیں بجلیاں یارب تجلّیہائے جاناں سے
کہ چشمِ طور کا سُرمہ ہو دِل مشتاق رُویت کا

رضاؔ خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن اُن کی رحمت کا

mubashirtanoli@gmail.com

لطف ان کا عام ہو ہی جائیگا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن
قسمتِ خدام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں
نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر
دل میں پیدا[1] لام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز
چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

یادِ ابرو کر کے تڑپو بلبلو!
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

مفلسو! اُن کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

گر یونہی رحمت کی تاویلیں رہیں
مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا

بادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو
شیخ دُرد آشام ہو ہی جائے گا

غم تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یوں
جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

مِٹ کہ گر یونہی رہا قرضِ حیات
جان کا نیلام ہو ہی جائے گا

عاقلو! ان کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضا ہر کام کا اِک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

[1] گیسو دو ہیں اور ان کی تشبیہ لام اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے کلمۃ اللہ آشکارا ہوتا ہے ۱۲

mubashirurdukhana@gmail.com

by Mubashir Younus

لَوْ یَاتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مِثْلِ تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰے مِنْ بِیکس وطوفاں ہو شربا

منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی

توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَكَ بَدْرٌ فِی الْوَجْهِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زلف ابر اجل

تورے چندن چندر پر کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاكَ اَتَمّ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم

برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند اِدھر بھی گرا جانا

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَكِ رحمے بر حسرتِ تشنہ لبک

مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

۱: ترجمہ: حضور کا نظیر کسی کو نظر نہ آیا۔

۲: ترجمہ: سمندر اونچا ہوا اور موجیں طغیانی پر ہیں۔

۳: ترجمہ: اے آفتاب تو نے میری رات دیکھی۔ اِسمیں اشارہ ہے کہ میری رات آفتاب کے سامنے بھی رات ہی رہی ۱۲

۴: ترجمہ: حضور کیلئے سب سے زیادہ خوب صورت چہرہ میں ایک چودھویں رات کا چاند ہے ۱۲

۵: ترجمہ: میں پیاس میں ہوں اور تیری سخاوت سب سے زیادہ کامل و تام ہے۔ ۱۲

۶: ترجمہ: اے میرے قافلے اپنے قیام کی مدّت زیادہ کر ۱۲

mubashirtanveer@gmail.com

by Mubashir Younus

وَاھًا لِسُوَیعَاتٍ ذَھَبَتْ اٰں عہدِ حضورِ بار گہت[1]

جب یاد آوت موہے کر نہ پرت درد اوہ مدینہ کا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّالْھَمُّ شُجُوْں دل زار چناں جاں زیر چنوں[2]

پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مورا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاكَ فَزِدْ حَرْقًا یک شعلہ دگر بر زن عشقا[3]

مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خامِ نوائے رضاؔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا

ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اِس راہ پڑا جانا

---

[1] ترجمہ: آہ افسوس وہ چند قلیل گھڑیاں کہ گزر گئیں ۱۲

[2] ترجمہ: دل زخمی ہے اور پریشانیاں رنگ رنگ کی ہیں۔

[3] ترجمہ: جان تیرے قربان اپنی سوزش زیادہ کر۔

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا
حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا
کنارِ خارِ مدینہ دمیدہ ہونا تھا

حضور اُن کے خلاف ادب تھی بیتابی
مری امید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

نظارہ خاکِ مدینہ کا اور تیری آنکھ
نہ اسقدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں
دلِ حزیں تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا

پناہ دامنِ دشتِ حرم میں چین آتا
نہ صبرِ دل کو غزالِ رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ انکے سوا شفیع نہیں
عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو
سلامِ ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لَاَمْلَئَنَّ[1] جہنم تھا وعدۂ ازلی
نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی
کہ صبح گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

ٹپکتا رنگِ جنوں عشقِ شہ میں ہر گل سے
رگِ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا

بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز
کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزرتے جان سے اِک شور "یا حبیب" کے ساتھ
فغاں کو نالۂ حلق بریدہ ہونا تھا

مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہدِ شفاعت چشیدہ ہونا تھا

[1] ترجمہ: میں بیشک ضرور جہنم کو بھر دوں گا۔ ۱۲

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

جو سنگِ درِ پہ جبیں سائیوں میں تھا مِٹنا
تو میری جان شرارِ جہیدہ ہونا تھا

تری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں
کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضاؔ جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

mubashirdilkhana@gmail.com

شورِ مہِ نَو سن کر تجھ تک میں دَواں آیا
ساقی میں ترے صدقے مے دے رمَضاں آیا

اس گل کے سوا ہر پھول باگوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقتِ فغاں آیا

جب بامِ تجلی پر وہ نیّرِ جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنّت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کسے ہر اک کا منھ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو! جب عہدِ خزاں آیا

سر اور وہ سنگِ در آنکھ اور وہ بزمِ نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قدِ بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

mubashirurrehman@gmail.com

by Mubashir Younus

لے طوقِ الم سے اَب آزاد ہو اے قمری
چٹھی لیے بخشش کی وہ سروِ رواں آیا

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ بُرے کامو
دیکھو مرے پلّہ پر وہ اچھّے میاں آیا

بدکار رضا خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے
وہ اچھّے میاں پیارا اچھّوں کا میاں آیا

mubashirdarkhana@gmail.com

خراب حال کیا دِل کو پُر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا

نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی
قضا نے لاکے قفس میں شکستہ بال کیا

وہ دل کہ خوں شدۂ ارماں تھے جسمیں مل ڈالا
فغاں کہ گورِ شہیداں کو پائمال کیا

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
ستم گر الٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھکو اے ظالم
چھڑا کے سنگِ درِ پاک سر و بال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اُجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا

ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دُور ان سے وہ جمال کیا

حضور اُن کے خیالِ وطن مٹانا تھا
ہم آپ مِٹ گئے اچھّا فراغ بال کیا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی
ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

جو دل نے مر کے جلایا تھا منّتوں کا چراغ
ستم کہ عرض رہِ صرصرِ زوال کیا

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا

تو جس کے واسطے چھوڑا آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی سن لے رضا جیتے جی کہ مولے نے
سگانِ کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

mubashirdarkhana@gmail.com

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

بندھ گئی تیری ہوا سادہ میں خاک اڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا
کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

مجھ کو دیوانہ بناتے ہو میں وہ ہشیار ہوں
پاؤں جب طوفِ حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

رحمۃ للعالمین آفت میں ہوں کیسی کروں
میرے مولیٰ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا

کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جامِ شیر
جس سے سترؔ صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
ق
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیّب و طاہر گیا

اللہ اللہ یہ علوِ خاص عبدیت رضاؔ
بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے انکے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا آخر گیا

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلم دان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنّا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُرارمان گیا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصّب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

mubashirdarkhana@gmail.com

تاب مرآتِ سحر گرد بیابانِ عرب
غازۂ روئے قمر دودِ چراغانِ عرب

اللہ اللہ بہارِ چمنستانِ عرب
پاک ہیں لوثِ خزاں سے گل و ریحانِ عرب

جوششِ ابر سے خونِ گلِ فردوس کرے
چھیڑ دے رگ کو اگر خارِ بیابانِ عرب

تشنۂ نہرِ جناں ہر عربی و عجمی !
لب ہر نہرِ جناں تشنۂ نیسانِ عرب

طوقِ غم آپ ہوائے پرِ قمری سے گرے
اگر آزاد کرے سروِ خرامانِ عرب

مہر میزاں میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے
ڈالے اِک بوند شبِ دے میں جو بارانِ عرب

عرش سے مژدۂ بلقیسِ شفاعت لایا
طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب

حسنِ[1] یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

[1] اس شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک لفظ ایسے تقابل سے ہے کہ مفید تفضیل (بقیہ اگلے صفحہ پر)

mubashirurkhans@gmail.com

by Mubashir Younus

کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص
یوسفستاں ہے ہر اک گوشۂ کنعانِ عرب

بزمِ قدسی میں ہے یادِ لبِ جاں بخش حضور
عالمِ نور میں ہے چشمۂ حیوانِ عرب

پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا القاب
خسرو خیلِ ملک خادمِ سلطانِ عرب

بلبل و نیلپر و کبک و تنو پروانو!
مہ و خورشید پہ ہنستے ہیں چراغانِ عرب

حور سے کیا کہیں موسیٰ سے مگر عرض کریں
کہ ہے خود حسنِ ازل طالبِ جانانِ عرب

کرمِ نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضاؔ ئے عجمی ہو سگِ حسّانِ عرب

پچھلے صفحہ کا بقیہ:
حضور انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے (۱) وہاں حسن یہاں نام (۲) وہاں کٹنا کہ عدمِ قصد پر دلالت کرتا ہے۔ یہاں کٹانا کہ قصد و ارادہ بتاتا ہے (۳) وہاں مصر یہاں عرب کہ زمانۂ جاہلیت میں اس کی سرکشی و خودسری مشہور تھی (۴) وہاں انگشت یہاں سر (۵) وہاں زناں یہاں مردان (۶) وہاں انگلیاں کٹیں کہ ایک بار وقوع کو بتاتا ہے۔ یہاں کٹاتے ہیں کہ استمرار پر دلیل ہے۔ ۱۲

mubashirkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب
پھر کھنچا دامنِ دل سوئے بیابانِ عرب

باغِ فردوس کو جاتے ہیں ہزارانِ عرب
ہائے صحرائے عرب ہائے بیابانِ عرب

میٹھی باتیں تری دینِ عجم ایمانِ عرب
نمکیں حسن ترا جانِ عجم شانِ عرب

اب تو ہے گریۂ خوں گوہر دامانِ عرب
جسمیں دو لعل تھے زہرا کے وہ تھی کانِ عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب
آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربانِ عرب

ہائے کس وقت لگی پھانس اَلم کی دل میں
کہ بہت دُور رہے خارِ مغیلانِ عرب

فصلِ گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار
پھُولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستانِ عرب

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھُولا ہے گلستانِ عرب

عندلیبی پہ جھگڑتے ہیں کٹے مرتے ہیں
گل و بلبل کو لڑاتا ہے گلستانِ عرب

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

صدقے رحمت کے کہاں پھول کہاں خار کا کام
خود ہے دامن کشِ بلبل گلِ خندانِ عرب

شادیِ حشر ہے صدقے میں چھٹیں گے قیدی
عرش پر دھوم سے ہے دعوتِ مہمانِ عرب

چرچے ہوتے ہیں یہ کملائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھتے پاتے جو بیابانِ عرب

تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسانِ عجم
تیرے بے دام کے بندی ہیں ہزارانِ عرب

ہشت خلد آئیں وہاں کسبِ لطافت کو رضا
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

mubashirdarkhana@gmail.com

جوبنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست
خلد کا نام نہ لے بلبلِ شیدائی دوست

تھک کے بیٹھے تو درِ دل پہ تمنّائی دوست
کون سے گھر کا اُجالا نہیں زیبائی دوست

عرصۂ حشر کجا موقفِ محمود کجا
سازِ ہنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائی دوست

مہر کس منھ سے حلو داریِ جاناں کرتا
سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست

مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عمرِ جاوید
زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائی دوست

ان کو یکتا کیا اور خلق بنائی یعنی
انجمن کر کے تماشا کریں تنہائی دوست

کعبہ و عرش میں کہرام ہے ناکامی کا
آہ کس بزم میں ہے جلوۂ یکتائی دوست

حسن بے پردہ کے پردے نے مٹا رکھا ہے
ڈھونڈنے جائیں کہاں جلوۂ ہرجائی دوست

شوق روکے نہ رُکے پاؤں اٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ تمنّائی دوست

mubashirdilkhana@gmail.com

شرم سے جھکتی ہے محراب کہ ساجد ہیں حضور
سجدہ کرواتی ہے کعبے سے جبیں سائی دوست

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی دارائی دوست

طور پر کوئی کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

اَنْتَ فِیْهِمْ نے عدو کو بھی لیا دامن میں
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انھیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

لہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اللہ
ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم تم ان میں تشریف فرما ہو ۱۲ منہ غفرلہٗ

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

طوبےٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو روحِ قدس سے ایسی شاخ

مولیٰ گلبن رحمت زہرا بتولین اس کی کلیاں پھول
صدیق و فاروق و عثماں، حیدر ہر اک اُس کی شاخ

شاخِ قامت شہ میں زلف و چشم و رخسار و لب ہیں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

اپنے اِن باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے نخلِ دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

یادِ رخ میں آہیں کر کے بن میں مَیں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں مہکی شاخ

ظاہر و باطن اول و آخر زیبِ فروع و زینِ اصول
باغِ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ

آلِ احمد خذ بیدی یا سیّد حمزہ کن مَددی
وقتِ خزانِ عمرِ رضا ہو برگِ ہدیٰ سے عاری شاخ

mubashirlibrary@gmail.com

by Mubashir Younus

زہے عزّت و اعتلائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا

ملک خادمانِ سرائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

عجب کیا اگر رحم فرمالے ہم پر

خدائے محمّد برائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

محمّد برائے جنابِ الٰہی !

جنابِ الٰہی برائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

بسی عطرِ محبوبیِ کبریا سے

عبائے محمّد قبائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا

رضائے خدا اور رضائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر

محمّد محمّد خدائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا

گِروں کا سہارا عصائے محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

mubashirdarkhana@gmail.com

میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت
یہ آنِ خدا وہ خدائے محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدؐ کا دم خاص بہرِ خدا ہے
سوائے محمدؐ برائے محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دُعائے محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دُعائے محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے ربِ سلّم صدائے محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

mubashirmukhtar@gmail.com

اے شافعِ امم شہِ ذی جاہ لے خبر
لِلّٰہ لے خبر مری لِلّٰہ لے خبر

دریا کا جوش، ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا، تو کہاں مرے شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے رات اندھیری ہیں نابلد
اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر

منزل نئی عزیز جُدا لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہِ غم میں پرِ کاہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر

اہلِ عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

mubashirmk@gmail.com

by Mubashir Younus

پُرخار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور
مولیٰ پڑی ہے آفتِ جانکاہ لے خبر

باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کثّرہ اللہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر
سرِّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر

مفتیِ شرع بھی ہے قاضیِ ملّت بھی ہے
علمِ اسرار سے ماہر بھی ہے عبدالقادر

منبعِ فیض بھی ہے مجمعِ افضال بھی ہے
مہرِ عرفاں کا منور بھی ہے عبدالقادر

قطبِ ابدال بھی ہے محورِ ارشاد بھی ہے
مرکزِ دائرۂ سرّ بھی ہے عبدالقادر

سلکِ عرفاں کی ضیا ہے یہی درِ مختار
فخرِ اشباہ و نظائر بھی ہے عبدالقادر

اس کے فرمان ہیں سب شارحِ حکمِ شارع
مظہرِ ناہی و آمر بھی ہے عبدالقادر

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مدبّر بھی ہے عبدالقادر

رشکِ بلبل ہے رضا لالہ صد داغ بھی ہے
آپ کا واصف و ذاکر بھی ہے عبدالقادر

mubashirpublishers@gmail.com

by Mubashir Younus

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر

رُخِ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہِ نقشِ کفِ پا ہو کر

وائے محرومیِ قسمت کہ میں پھر اب کی برس
رہ گیا ہمرہِ زوّارِ مدینہ ہو کر

چمنِ طیبہ ہے وہ باغ کہ مرغِ سدرہ
برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہو کر

صرصرِ دشتِ مدینہ کا مگر آیا خیال
رشکِ گلشن جو بنا غنچۂ دل وا ہو کر

گوشِ شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں
وعدۂ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

پائے شہ پر گرے یارب تپشِ مہر سے جب
دلِ بے تاب اڑے حشر میں پارا ہو کر

ہے یہ امّید رضا کو تری رحمت سے شہا
نہ ہو زندانیِ دوزخ ترا بندہ ہو کر

mubashirdarkhana@gmail.com

نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض
ظلمتِ حشر کو دِن کر دے نہارِ عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحبِ قرآں کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہارِ عارض

جیسے قرآں ہے وِرد اس گلِ محبوبی کا
یوں ہی قرآں کا وظیفہ ہے وقارِ عارض

گرچہ قرآں ہے نہ قرآں کی برابر لیکن
کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگارِ عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دارِ عارض

طرفہ عالم ہے وہ قرآں اِدھر دیکھیں اُدھر
مصحفِ پاک ہو حیران بہارِ عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینۂ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقارِ عارض

جلوہ فرمائیں رخِ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہو جائے الٰہی شبِ نارِ عارض

نامِ حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش نثارِ عارض

mubashirfarukhabad@gmail.com

by Mubashir Younus

مشک بُو زلف سے رُخ چہرہ سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلبِ لف و نشارِ عارض

حق نے بخشا ہے کرم نذرِ گدایاں ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثارِ عارض

آہ بے مایگیِ دل کہ رضائے محتاج
لے کر اِک جان چلا بہر نثارِ عارض

mubashirfarukhabad@gmail.com

by Mubashir Younus

تمہارے ذرّے کے پرتو ستارہائے فلک
تمہارے نعل کی ناقص مثل ضیائے فلک

اگرچہ چھالے ستاروں سے پڑ گئے لاکھوں
مگر تمہاری طلب میں تھکے نہ پائے فلک

سرِ فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا
کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک

یہ مٹکے ان کی رَوِش پر ہوا خود اُنکی رَوِش
کہ نقشِ پا ہے زمیں پر نہ صوتِ پائے فلک

تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم ہوئے بند دیدہائے فلک

نہ جاگ اٹھیں کہیں اہلِ بقیع کچی نیند
چلا یہ نرم نہ نکلی صدائے پائے فلک

یہ اُن کے جلوہ نے کیں گرمیاں شبِ اسرا
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلائے فلک

مرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسہ مہ لے کے شب گدائے فلک

رہا جو قانعِ یک نانِ سوختہ دن بھر
ملی حضور سے کانِ گہر جزائے فلک

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

تجملِ شبِ اسرا ابھی سمٹ نہ چکا
کہ جب سے ویسی ہی کوتل ہیں سبز ہائے فلک

خطابِ حق بھی ہے دربابِ خلق مِنْ اَجلِکَ
اگر ادھر سے دمِ حمد ہے صدائے فلک

یہ اہلِ بیت کی چکی سے چال سیکھی ہے
رواں ہے بے مددِ دست آسیائے فلک

رضاؔ یہ نعتِ نبی نے بلندیاں بخشیں
لقب زمینِ فلک کا ہوا سمائے فلک

mubashirmukhtar@gmail.com

by Mubashir Younus

کیا ٹھیک ہو رُخِ نبوی پر مثالِ گل
پامال جلوۂ کفِ پا ہے جمالِ گل

جنّت ہے ان کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

اُن کے قدم سے سلعۂ غالی ہوئی خباں
واللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلالِ گل

سنتا ہوں عشقِ شاہ میں دل ہوگا خوں فشاں
یارب یہ مژدہ سچ ہو مبارک ہو فالِ گل

بلبل حرم کو چل غمِ فانی سے فائدہ
کب تک کہے گی ہائے وہ غنج و دَلالِ گل

غمگیں ہے شوقِ غازۂ خاکِ مدینہ میں
شبنم سے دھل سکے گی نہ گردِ ملالِ گل

بلبل یہ کیا کہا میں کہاں فضلِ گل کہاں
امّید رکھ کہ عام ہے جود و نوالِ گل

بلبل گھرا ہے ابر ولا مژدہ ہو کہ اب
گرتی ہے آشیانہ پہ بَرقِ جمالِ گل

یارب ہرا بھرا رہے داغِ جگر کا باغ
ہر مہ مہِ بہار ہو ہر سال سالِ گل

رنگِ مژہ سے کر کے خجل یادِ شاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطرِ جمالِ گل

لہ : حدیث میں جنت کو سلعۂ غالیہ فرمایا، یعنی متاعِ گراں بہا۔ ۱۲

mubashirurkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

میں یادِ شہ میں رووں عنادِل کریں ہجوم
ہر اشکِ لالہ فام پہ ہو احتمالِ گل

ہیں عکسِ چہرہ سے لبِ گلگوں میں سرخیاں
ڈوبا ہے بدرِ گل سے شفق میں ہلالِ گل

نعتِ حضور میں مترنّم ہے عندلیب
شاخوں کے جھومنے سے عیاں وجد و حالِ گل

بلبلِ گلِ مدینہ ہمیشہ بہار ہے
دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآلِ گل

شیخین اِدھر نثارِ غنی و علی اُدھر
غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمالِ گل

چاہے خدا تو پائیں گے عشقِ نبی میں خلد
نکلی ہے نامۂ دلِ پُرخوں میں فالِ گل

کر اُس کی یاد جس سے ملے چین عندلیب
دیکھا نہیں کہ خارِ اَلم ہے خیالِ گل

دیکھا تھا خوابِ خارِ حرم عندلیب نے
کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بھر خیالِ گل

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

سرتا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول
اِس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

دِل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دمِ صبح
شوخانِ بہاری کے جڑاؤ ہیں کرن پھول

دندان و لب و زلف و رُخِ شہ کے فدائی
ہیں دُرِّ عدن لعلِ یمن مشکِ ختن پھول

بُو ہو کے نہاں ہو گئے تابِ رُخِ شہ میں
لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کا دہن پھول

ہوں بارِ گنہ سے نہ خجل دوشِ عزیزاں
للہ مری نعش کر اے جانِ چمن پھول

mubashirurrehman@gmail.com

by Mubashir Younus

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھول

دل کھول کے خوں رو لے غمِ عارضِ شہ میں
نکلے تو کہیں حسرتِ خوں نابہ شدن پھول

کیا غازہ ملا گردِ مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول

گرمی یہ قیامت ہے کہ کانٹے ہیں زباں پر
بلبل کو بھی اے ساقیِ صہبا و لبن پھول

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بیکس کے اٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول

دل غم تجھے گھیرے ہیں خدا تجھ کو وہ چمکائے
سورج ترے خرمن کو بنے تیری کرن پھول

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

mubashirdarkhana@gmail.com

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر[1] و کلام[2] و بقا[3] کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دُعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزّ و علا کی قسم

حاشیہ ۱ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝ مجھے اس شہر مکہ کی قسم ہے اس لئے کہ اے محبوب تو اس میں تشریف فرما ہے ۱۲، ۲ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقِیْلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ۱۲،
۳ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ۝ اے محبوب مجھے تیری جان کی قسم کہ یہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔ ۱۲

mubashirtanveer@gmail.com

by Mubashir Younus

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گوا وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیِ طبعِ رضا کی قسم

mubashirurkhana@gmail.com

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم
یا الٰہی کیوں کر اتریں پار ہم

کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم
دن ڈھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم

تم کرم سے مشتری ہر عیب کے
جنسِ نامقبولِ ہر بازار ہم

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

لغزشِ پا کا سہارا ایک تم
گرنے والے لاکھوں ناہنجار ہم

صدقہ اپنے بازوؤں کا المدد
کیسے توڑیں یہ بُتِ پندار ہم

دم قدم کی خیر اے جانِ مسیح
در پہ لائے ہیں دلِ بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور
جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

اپنے کوچہ سے نکالا تو نہ دو
ہیں توحد بھر کے خدائی خوار ہم

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

چاندنی چھٹکی ہے اُن کے نور کی
آؤ دیکھیں سیرِ طور و نار ہم

ہمت اے ضعف ان کے در پر گر کے ہوں
بے تکلّف سایۂ دیوار ہم

باعطا تم شاہ تم مختار تم
بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

تم نے تو لاکھوں کو جانیں پھیر دیں
ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم

اپنی ستّاری کا یارب واسطہ
ہوں نہ رسوا برسرِ دربار ہم

اتنی عرضِ آخری کہہ دو کوئی
ناؤ ٹوٹی آ پڑے منجدھار ہم

منھ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

mubashirurrehman@gmail.com

by Mubashir Younus

میں نثار ایسا مسلماں کیجیے
توڑ ڈالیں نفس کا زنّار ہم

کب سے پھیلائے ہیں دامن تیغِ عشق
اب تو پائیں زخم دامن دار ہم

سنّیت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہو کر بن گئے کیا خار ہم

ناتوانی کا بھلا ہو بن گئے
نقشِ پائے طالبانِ یار ہم

دل کے ٹکڑے نذرِ حاضر لائے ہیں
اے سگانِ کوچۂ دلدار ہم

قسمتِ ثور و حرا کی حرص ہے
چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم

چشم پوشی و کرم شانِ شما
کارِ ما بے باکی و اصرار ہم

فصلِ گل سبزہ صبا مستی شباب
چھوڑیں کس دل سے درِ خمار ہم

میکدہ چھٹتا ہے لِلّٰہ ساقیا
اب کے ساغر سے نہ ہوں ہشیار ہم

ساقیِ تسنیم جب تک آ نہ جائیں
اے سیہ مستی نہ ہوں ہشیار ہم

نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک
ہیں غلامانِ شہِ ابرار ہم

لطفِ از خود رفتگی یارب نصیب
ہوں شہیدِ جلوۂ رفتار ہم

اُن کے آگے دعویِ ہستی رضاؔ
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

mubashirdarkhana@gmail.com

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوش تر ایڑیاں

جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دب کے زیر پا نہ گنجایش سمانے کو رہی
بن گیا جلوہ کفِ پا کا ابھر کر ایڑیاں

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

دو قمر دو پنجۂ خور دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آ گئی
کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضا طوفان محشر کے طلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتیِ امت کو لنگر ایڑیاں

mubashirdarkhana@gmail.com

عشقِ مولیٰ میں ہو خوں بار کنارِ دامن
یا خدا جلد کہیں آئے بہارِ دامن

بہ چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر
کہ نہیں تار نظر جز دو سہ تارِ دامن

اشک برساؤں چلے کوچۂ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخارِ دامن

دل شدوں کا یہ ہوا دامنِ اطہر پہ ہجوم
بیدل آباد ہوا نام دیارِ دامن

مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ حلبِ جیب و تتارِ دامن

تجھ سے اے گل میں ستم دیدۂ دشتِ حرماں
خلش دل کی کہوں یا غمِ خارِ دامن

عکس افگن ہے ہلالِ لبِ شہ جیب نہیں
مہرِ عارض کی شعاعیں ہیں نہ تارِ دامن

اشک کہتے ہیں یہ شیدائی کی آنکھیں دھو کر
اے ادب گردِ نظر ہو نہ غبارِ دامن

اے رضا آہ وہ بلبل کہ نظر میں جس کی
جلوۂ جیب گل آئے نہ بہارِ دامن

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

رشکِ قمر ہوں رنگ رخ آفتاب ہوں

ذرّہ ترا جو اے شہِ گردوں جناب ہوں

دُرِ نجف ہوں گوہرِ پاکِ خوشاب ہوں

یعنی ترابِ رہ گزرِ بوتراب ہوں

گر آنکھ ہوں تو ابر کی چشمِ پُرآب ہوں

دل ہوں تو برق کا دلِ پراضطراب ہوں

خونیں جگر ہوں طائرِ بے آشیاں شہا

رنگِ پریدۂ رُخِ گل کا جواب ہوں

بے اصل و بے ثبات ہوں بحرِ کرم مدد

پروردۂ کنارِ سرابِ حباب ہوں

عبرت فزا ہے شرم گنہ سے مرا سکوت

گویا لبِ خموشِ لحد کا جواب ہوں

کیوں نالہ سوز لے کروں کیوں خونِ دل پیوں

ہے سیخ کباب ہوں نہ میں جامِ شراب ہوں

دل بستہ بے قرار جگر چاک اشکبار

غنچہ ہوں گل ہوں برقِ تپاں ہوں سحاب ہوں

دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ بیشتر

دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں

mubashirmukhtar@gmail.com

مولیٰ دہائی نظروں سے گر کر جلا غلام
اشکِ مژہ رسیدۂ چشمِ کباب ہوں

مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں

صدقے ہوں اس پہ نار سے دیگا جو مخلصی
بلبل نہیں کہ آتشِ گل پر کباب ہوں

قالب تہی کیے ہمہ آغوش ہے ہلال
اے شہسوارِ طیبہ مَیں تیری رکاب ہوں

کیا کیا ہیں تجھ سے ناز ترے قصر کو کہ میں
کعبہ کی جان عرشِ بریں کا جواب ہوں

شاہا بجھے سقر مرے اشکوں سے تا نہ میں
آبِ عبث چکیدۂ چشمِ کباب ہوں

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پر لطف جب ہے کہدیں اگر وہ جناب "ہوں"

حسرت میں خاک بوسیِ طیبہ کی اے رضا
ٹپکا جو چشمِ مہر سے وہ خونِ ناب ہوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفٰے کہ یوں

کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں

رُوحِ قدس سے پوچھیے تم نے بھی کچھ سُنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں

صبح نے نورِ مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوقِ بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا

چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغِ عشق پھر میں فدا دو نیم کر

مانا ہے سن کے شقِ ماہ آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح مُردے جلاتے ہیں حضور

اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکرِ وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل

کام ہے ان کے ذِکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حسن کیوں کر آئے

لا اسے پیشِ جلوہ زمزمۂ رضا کہ یوں

mubashirdilkhana@gmail.com

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حضور کی قسم غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دل فگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گل کو نوبہار خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منتِ غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

mubashirgulshanabad@gmail.com

خوش رہے گل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذِکر پر پھُول کے خار کھائے کیوں

گردِ ملال اگر دُھلے دِل کی کلی اگر کِھلے
بَرق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

راہِ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاض دیدہ کی
چادرِ ظِل ہے ملگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضاؔ نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

mubashirgondal@gmail.com

یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں
بیٹھے بٹھائے بدنصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں

دل میں تو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی
پوچھو تو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں

چھوڑ کے اُس حرم کو آپ بن میں ٹھگوں کے آ بسو
پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ لٹ گئی سب کمائی کیوں

باغِ عرب کا سروِ ناز دیکھ لیا ہے ورنہ آج
قمریِ جانِ غمزدہ گونج کے چہچہائی کیوں

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

کِس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
نرگسِ مست ناز نے مجھ سے نظر چرائی کیوں

تو نے تو کر دیا طبیب آتشِ سینہ کا علاج
آج کے دودِ آہ میں بوئے کباب آئی کیوں

فکرِ معاش بد بلا ہول معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں

ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ مری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

حورِ جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

غفلتِ شیخ و شاب پر ہنستے ہیں طفلِ شیر خوار
کرنے کو گدگدی عبث آنے لگی بہائی کیوں

عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے
پیٹتی سر کو آرزو دشتِ حرم سے آئی کیوں

حسرتِ نو کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا
ایسے مریض کو رضا مرگِ جواں سنائی کیوں

mubashirdilkhana@gmail.com

اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امّتِ نبوی فرش پر کریں

اِن فتنہ ہائے حشر سے کہدو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں

سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

جالوں پہ جال پڑ گئے للّٰہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

منزل کڑی ہے شان تبسّم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

mubashirdarkhana@gmail.com

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

ان کے ایما سے دونوں باگوں پر
خیلِ لیل و نہار پھرتے ہیں

ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
ق
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

وردیاں بولتے ہیں ہر کارے
پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں

رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم
مول کے عیب دار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

بائیں رستے نہ جا مسافرِ سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

جاگ سنسان بن ہے رات آئی
گرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں

نفس یہ کوئی چال ہے ظالم
جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اُن کی مہک نے دِل کے غنچے کِھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے دَر پر بستر جما دیے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیے ہیں

دولھا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پرخار بادیے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آگئے ہو سِکّے بٹھا دیے ہیں

mubashirdarkhana@gmail.com

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

بے نواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریرِ دست
رہ گئیں جو پا کے جودِ لا یزالی ہاتھ میں

کیا لکیروں میں یداللہ خطِ سرِ وآسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

جودِ شاہِ کوثر اپنے پیاسوں کا جویا ہے آپ
کیا عجب اڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

ابرِ نیساں مومنوں کو تیغِ عریاں کفر پر
جمع ہیں شانِ جمالی و جلالی ہاتھ میں

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لوا الحمد لے امّت کا والی ہاتھ میں

ہر خطِ کف ہے یہاں اے دستِ بیضائے کلیم
موجزن دریائے نورِ بے مثالی ہاتھ میں

وہ گراں سنگی قدرِ مس وہ ارزانی جود
نوعیہ بدلا کیے سنگ و لآلی ہاتھ میں

mubashirmunshi@gmail.com

by Mubashir Younus

دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیا لی ہاتھ میں

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود
وقف سنگِ درِ جبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

جس نے بیعت کی بہارِ حسن پر قرباں رہا
ہیں لکیریں نقشِ تسخیرِ جمالی ہاتھ میں

کاش ہو جاؤں لبِ کوثر میں یوں وارفتہ ہوش
لے کر اس جانِ کرم کا ذیلِ عالی ہاتھ میں (ف)

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار دل پُر جوشِ وجد
لب پہ شکر بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

mubashirurkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفٰے ہے مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو!
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں

غنچے ما اَوحٰی کے جو چٹکے دنٰی کے باغ میں
بلبلِ سدرہ تک اُن کی بُو سے بھی محرم نہیں

اُس میں زم زم[1] ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم[2] ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم[3] نہیں

پنجۂ مہرِ عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ایسا امی کس لئے منت کشِ استاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَأْ رَبُّکَ الْاَکْرَم نہیں

اوس مہرِ حشر پر پڑ جائے پیاسو تو سہی
اُس گلِ خنداں کا رونا گریۂ شبنم نہیں

ہے انھیں کے دم قدم کی باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

سایۂ دیوار و خاکِ در ہو یارب اور رضا
خواہشِ دیہیم قیصر شوقِ تختِ جم نہیں

---

[1] زم زم کے معنی سریانی زبان میں تھم تھم جب یہ چشمہ زمین سے ابلا حضرت ہاجرہ والدۂ سیدنا اسمٰعیل علیہما السلام نے اس خوف سے کہ پانی ریتے میں مل کر خشک نہ ہو جائے ایک دائرہ کھینچ کر فرمایا زم زم، ٹھہر ٹھہر وہ اسی دائرہ میں رہ کر کنواں ہو گیا۔ حدیث میں فرمایا کہ وہ نہ روکتیں تو سمندر ہو جاتا ۱۲

[2] جم جم بزبانِ عربی یعنی کثیر کثیر کوثر سے مشتق ہے ۱۲ [3] مقدار سے سوال یعنی کتنا کتنا ۱۲

mubashirullahkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیِ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفٰے کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی! ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہدو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

ہے انھیں کے نور سے سب عیاں ہے انھیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

mubashirfarooki@gmail.com

by Mubashir Younus

وہی نورِ حق وہی ظلِّ ربّ ہے انھیں سے سب ہے انھیں کا سب
نہیں ان کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مِثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کروں مدح اہلِ دول رضاؔ پڑے اِس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

رُخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدِ الٰہ اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل اُن کو کہا قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسنِ توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رضا یا طوطیِ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

mubashirmukhtar@gmail.com

by Mubashir Younus

وصفِ رخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفےٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیا اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

اے بلا بیخردی کفّار رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اُس کو درکار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

رفعت ذکر ہے تیرا حصّہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج وعنا کرتے ہیں

آستیں رحمتِ عالم الٹے کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھِلکھِلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھُول جامہ سے نِکل کر باہر رُخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

تو ہے وہ بادشہ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہِ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

جس کے جلوے سے اُحد ہے تاباں معدنِ نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دلِ سنگیں کی جِلا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
لک و جنّ و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پُر ارماں پھر کر اُن کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

لب پر آجاتا ہے جب نام جناب منھ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منھ سے غمِ الفت لائیں کیا بلا دِل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کفِ پا پر مٹ جائیں اُن کے در پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انھیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں!

mubashirfarooki@gmail.com

(در منقبت سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ الشریف کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در سنہ ۱۲۹۷ھ عرض کردہ شد)

برتر قیاس سے ہے مقامِ ابُوالحسین
سدرہ سے پوچھو رفعتِ بامِ ابُوالحسین

وارستہ پائے بستۂ دامِ ابُوالحسین
آزاد نار سے ہے غلامِ ابُوالحسین

خطِ سیہ میں نورِ الٰہی کی تابشیں
کیا صبحِ نور بار ہے شامِ ابُوالحسین

ساقی سنا دے شیشۂ بغداد کی ٹپک
مہکی ہے بوئے گل سے مدامِ ابُوالحسین

بوئے کباب سوختہ آتی ہے مے کشو
چھلکا شرابِ چشت سے جامِ ابُوالحسین

گلگوں سحر کو ہے سحر سوزِ دل سے آنکھ
سلطان سہرورد ہے نامِ ابُوالحسین

کرسی نشیں ہے نقش مرادانِ کے فیض سے
مولائے نقش بند ہے نامِ ابُوالحسین

جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں
اک شاخ ان میں سے ہے بنامِ ابُوالحسین

مستوں کو اے کریم بچائے خمار سے
تا دورِ حشر دورۂ جامِ ابُوالحسین

اُن کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا
یارب زمانہ باد بکامِ ابُوالحسین

میلا لگا ہے شانِ مسیحا کی دید ہے
مردے جلا رہا ہے خرامِ ابُوالحسین

سرگشتہ مہر و مہ ہیں پر اب تک کھلا نہیں
کس چرخ پر ہے ماہ تمامِ ابُوالحسین

ق

اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری
ہے ہفت پایہ زینۂ بامِ ابُوالحسین

ذرّہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی
گر جوش زن ہو بخشش عامِ ابُوالحسین

یحییٰ کا صدقہ وارثِ اقبال مند پائے
سجادۂ شیوخ کرامِ ابُوالحسین

انعام لیں بہارِ جناں تہنیت لکھیں
پھولے پھلے تو نخل مرامِ ابُوالحسین

اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادہ کی بہار
سونگھے گل مراد مشامِ ابُوالحسین

mubashirnoorkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

آقا سے میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام
اس اچھے ستھرے سے ہے نامِ ابُوالحسین

یارب وہ چاند جو فلکِ عزّ و جاہ پر
ہر سیر میں ہو گام بگامِ ابُوالحسین

آؤ تمہیں ہلال سپہرِ شرف دکھائیں
گر دن جھکائیں۔ بہرِ سلامِ ابُوالحسین

قدرت خدا کی ہے کہ طلاطم کناں اٹھی
بحرِ فنا سے موج دوامِ ابُوالحسین

یارب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی
جس سے ہے شکّریں لبِ کامِ ابُوالحسین

ہاں طالعِ رضاؔ تری اللہ رے یاوری
اے بندۂ جدود کرامِ ابُوالحسین

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

زائرو پاسِ ادب رکھو ہوس جانے دو
آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

سوکھی جاتی ہے امیدِ غربا کی کھیتی
بوندیاں لکۂ رحمت کی برس جانے دو

پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جانِ شیریں
نغمۂ قُم کا ذرا کانوں میں رس جانے دو

ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والو! ٹھہرو
گٹھریاں توشۂ امید کی کس جانے دو

دیدِ گل اور بھی کرتی ہے قیامت دل پر
ہمصفیرو ہمیں پھر سوئے قفس جانے دو

آتشِ دل بھی تو بھڑکاؤ ادب داں نالو
کون کہتا ہے کہ تم ضبطِ نفس جانے دو

یوں تنِ زار کے دپے ہوئے دل کے شعلو
شیوۂ خانہ براندازیِ خس جانے دو

اے رضا آہ کہ یوں سہل کٹیں جرم کے سال
دو گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

mubashirurkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو

کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جاروب کشی
شب کو شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

چرچے حوروں میں ہیں دیکھو تو ذرا بال براق
سنبلِ خلد کے قربان اتارے گیسو

آخرِ حج غمِ امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے نادوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

کعبۂ جاں کو بنھایا ہے غلافِ مشکیں
اڑ کر آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو

سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مشکبو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حوریو عنبرِ سارا ہوئے سارے گیسو

دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلعِ فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

احد پاک کی چوٹی سے الجھ لے شب بھر
صبح ہونے دو شبِ عید نے ہارے گیسو

مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹا ہیں اُمڈیں
ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تارِ شیرازۂ مجموعۂ کونین ہیں یہ
حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

mubashirdilkhana@gmail.com

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہدِ گل کو
الٰہی طاقتِ پرواز دے پرہائے بلبل کو

بہاریں آئیں جوبن پر گھرا ہے ابرِ رحمت کا
لبِ مشتاق بھیگیں دے اجازت ساقیا مل کو

ملے لب سے وہ مشکیں مُہر والی دم میں دم آئے
ٹپک سن کر قمِ عیسیٰ کہوں مستی میں قلقل کو

مچل جاؤں سوالِ مدّعا پر تھام کر دامن
بہکنے کا بہانہ پاؤں قصدِ بے تأمل کو

دُعا کر بخت خفتہ جاگ ہنگامِ اجابت ہے
ہٹایا صبح رخ سے شانے نے شبہائے کاکل کو

زبانِ فلسفی سے امن خرق والتیام اسرا
پناہِ دورِ رحمت ہائے یک ساعت تسلسل کو

دوشنبہ مصطفےٰ کا جمعۂ آدم سے بہتر ہے
سکھانا کیا لحاظِ حیثیت خوئے تأمل کو

وفورِ شانِ رحمت کے سبب جرأت ہے اے پیارے
نہ رکھ بہرِ خدا شرمندۂ عرضِ بے تأمل کو

پریشانی میں نام ان کا دلِ صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسّل کو

رضاؔ نہ سبزۂ گردوں ہیں کوتل جس کے موکب کے
کوئی کیا لکھ سکے اس کی سواری کے تحمل کو

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو

دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں
کیا ہی خود رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہم کو

جس تبسّم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گلِ خنداں ہم کو

کاش آویزۂ قندیل مدینہ ہو وہ دِل
جس کی سوزش نے کیا رشکِ چراغاں ہم کو

عرش جس خوبیِ رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کے دکھا سروِ خراماں ہم کو

شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلا دے شررِ آتشِ پنہاں ہم کو

خوف ہے سمع خراشیِ سگِ طیبہ کا
ورنہ کیا یاد نہیں نالۂ و افغاں ہم کو

خاک ہو جاہیں درِ پاک پہ حسرت مٹ جائے
یا الٰہی نہ پھرا بے سر و ساماں ہم کو

خارِ صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں
وحشتِ دل نہ پھرا کوہ و بیاباں ہم کو

mubashirurdukhana@gmail.com

by Mubashir Younus

تنگ آئے ہیں دو عالم تری بیتابی سے
چین لینے دے تپِ سینۂ سوزاں ہم کو

پاؤں غربال ہوئے راہ مدینہ نہ ملی
اے جنوں اب تو ملے رخصتِ زنداں ہم کو

میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیح عربی کر دے نمکداں ہم کو

سیرِ گلشن سے اسیرانِ قفس کو کیا کام
نہ دے تکلیفِ چمن بلبلِ بستاں ہم کو

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

گر لبِ پاک سے اقرارِ شفاعت ہو جائے
یوں نہ بے چین رکھے جوششِ عصیاں ہم کو

نیّرِ حشر نے اِک آگ لگا رکھی ہے!
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو

رحم فرمائیے یا شاہ کہ اب تاب نہیں
تا بکے خون رلائے غمِ ہجراں ہم کو

چاکِ داماں میں نہ تھک جائیو اے دستِ جنوں
پرزے کرنا ہے ابھی جیب و گریباں ہم کو

پردہ اُس چہرۂ انور سے اٹھا کر اِک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو

اے رضاؔ وصفِ رُخِ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن مُرغِ غزل خواں ہم کو

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دلِ آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جوئے شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُن کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اوّلیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلّا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولھا دیکھو

ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیلِ انجاح
آؤ اب دادرسیِ شہ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیِ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں نازِ گنہ کا دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عید، اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو! آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

mubashirullahana@gmail.com

by Mubashir Younus

خوب مسعےٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیے
رہ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا
یوں کھینچ لیجیے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ بُراق سے اُس کی سبک روی
یوں جایئے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں جو دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گما دے اُن کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

آدابِ حرم کو روکنے والوں سے چھپ کے آج
یوں اٹھ چلیں کہ پہلو و بر کو خبر نہ ہو

طیرِ حرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہوں
یوں دیکھیے کہ تارِ نظر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقِ دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجیے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضاؔ کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

mubashirullahkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منھ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک ہیں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

mubashirdarkhana@gmail.com

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمھاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

خامۂ قدرت کا حسنِ دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اشک شب بھر انتظارِ عفوِ امّت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

انگلیاں ہیں فیض پر لوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمر ساں تو سہی
مہر اور ان تلووں کی آئینہ داری واہ واہ

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پر اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

مجرموں کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالعِ برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ

عرض بیگی ہے شفاعت عفو کی سرکار میں
چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ

mubashirfunkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بُو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

خود رہے پردے میں اور آئینہ عکسِ خاص کا
بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ

اِس طرف رَوضہ کا نور اُس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنّت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

پارۂ دل بھی نہ نِکلا دل سے تحفے میں رضاؔ
اُن سگانِ کُو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

mubashirdarkhana@gmail.com

رونقِ بزمِ جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبانِ سوختہ

جس کو قرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو!
اُن کے خوانِ جود سے ہے ایک نانِ سوختہ

ماہِ من یہ نیّرِ محشر کی گرمی تا بکے
آتشِ عصیاں میں خود جلتی ہے جانِ سوختہ

برقِ انگشتِ نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے سینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

مہرِ عالم تاب جھکتا ہے پئے تسلیم روز
پیشِ ذرّاتِ مزارِ بیدلانِ سوختہ

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم
بال و پر افشاں ہوں یارب بلبلانِ سوختہ

بہرِ حق اے بحرِ رحمت اک نگاہِ لطف بار
تا بکے بے آب تڑپیں ماہیانِ سوختہ

رشکِ خورشیدِ محشر ہو تمہارے فیض سے
اِک شرارِ سینۂ شیدائیانِ سوختہ

آتشِ تر دامنی نے دل کیے کیا کیا کباب
خضر کی جاں ہو جِلا دو ماہیانِ سوختہ

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

آتش گلہائے طیبہ پر جلانے کے لئے
جان کے طالب ہیں پیارے بلبلانِ سوختہ

لطفِ برق جلوۂ معراج لایا وجد میں
شعلۂ جوّالہ ساں ہے آسمانِ سوختہ

اے رضا مضمونِ سوزِ دل کی رفعت نے کیا
اس زمینِ سوختہ کو آسمانِ سوختہ

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
سب سے بالا و والا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اوّل کا جلوہ ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
خلق سے اولیا اولیا سے رسل

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

وہ ملیحِ دلآرا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

mubashirmukhtar@gmail.com

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل!
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہیے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ملک کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سارے اچھّوں میں اچھّا سمجھیے جسے
ہے اُس اچھّے سے اچھّا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

mubashirdilkhana@gmail.com

انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو!
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کیے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

mubashirdarkhana@gmail.com

دل کو اُن سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

اس میں رَوضہ کا سجدہ ہو کہ طواف
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں
کون ان جرموں پر سزا نہ کرے

سب طبیبوں نے دے دیا ہے جواب
آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے
ارے تیرا بُرا خدا نہ کرے

عذر امید عفو گر نہ سنیں
روسیاہ اور کیا بہانہ کرے

دل میں روشن ہے شمعِ عشقِ حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے التجا نہ کرے

ضعف مانا مگر یہ ظالم دل
ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

جب تری خو ہے سب کا جی رکھنا
وہی اچھّا جو دل برا نہ کرے

دل سے اِک ذوقِ مے کا طالب ہوں
کون کہتا ہے اتقا نہ کرے

لے رضا سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

mubashirdarkhana@gmail.com

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے

تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی

پوچھو کوئی یہ صدمہ ارمان بھرے دل سے

کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے

خاک اُس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے

بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک

دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے

سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل

کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے

آتا ہے درِ والا یوں ذوقِ طواف آنا

دِل جان صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے

اے ابرِ کرم فریاد فریاد جلا ڈالا

اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

mubashirmunkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑا ہیں خاک

اتریں گے کہاں مجرم اے عفو ترے دل سے

کیا جانیں ہم غم ہیں دِل ڈوب گیا کیسا

کس تہ کو گئے ارماں ابتک نہ ترے دل سے

کرتا تو ہے یاد اُن کی غفلت کو ذرا رو کے

لِلّٰہ رضاؔ دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

اللہ اللہ کے نبی سے
فریاد ہے نفس کی بدی سے

دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی
لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی
تاروں نے ہزار دانت پیسے

ایمان پہ موت بہتر او نفس
تیری ناپاک زندگی سے

او شہد نمائے زہر در جام
گم جاؤں کدھر تری بدی سے

گہرے پیارے پرانے دِل سوز
گزرا میں تیری دوستی سے

تجھ سے جو اٹھائے میں نے صدمے
ایسے نہ ملے کبھی کسی سے

اُف رے خود کام بے مروّت
پڑتا ہے کام آدمی سے

تو نے ہی کیا خدا سے نادم
تو نے ہی کیا خجل نبی سے

کیسے آقا کا حکم ٹالا
ہم مر مٹے تیری خودسری سے

آتی نہ تھی جب بدی بھی تجھ کو
ہم جانتے ہیں تجھے جبھی سے

حد کے ظالم ستم کے کٹڑ
پتھر شرمائیں تیرے جی سے

ہم خاک میں مل چکے ہیں کب کے
نکلا نہ غبار تیرے جی سے

ہے ظالم میں نباہوں تجھ سے
اللہ بچائے اس گھڑی سے

جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت
چالیں چلیے اس اجنبی سے

اللہ کے سامنے وہ گن تھے
یاروں میں کیسے متقی سے

رہزن نے لوٹ لی کمائی
فریاد ہے خضر ہاشمی سے

اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں
اپنی نالش کروں تجھی سے

ہیں پشت پناہ غوث اعظم
کیوں ڈرتے ہو تم رضاؔ کسی سے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا[1] کے واسطے
کربلائیں ردّ[2] شہیدِ کربلا کے واسطے

سیّد سجّاد[3] کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ[4] علمِ ہُدیٰ کے واسطے

صدق صادق[5] کا تصدّق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم[6] اور رضا[7] کے واسطے

بہرِ معروف[8] و سری[9] معروف دے بے خود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ[10] باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی[11] شیرِ حق دُنیا کے کتّوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ[12] واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح[13] کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن[14] اور بوسعیدِ[15] سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدالقادرِ[16] قدرت نما کے واسطے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزّاق[۱۷] تاج الاصفیا کے واسطے

نصرِ[۱۸] ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں محیِ[۱۹] جاں فزا کے واسطے

طورِ[۲۰] عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی[۲۱] موسیٰ[۲۲] حسن[۲۳] احمد[۲۴] بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم[۲۵] مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری[۲۶] بادشا کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا[۲۷] مولیٰ جمال[۲۸] الاولیا کے واسطے

دے محمدؐ[۲۹] کے لئے روزی کر احمدؐ[۳۰] کے لئے
خوان فضل[۳۱] اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات[۳۲] سے
عشقِ حق دے[۳۳] عشقیِ عشقِ انتما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ[۳۴] محمدؐ کے لئے
کر شہیدِ عشق حمزہ[۳۵] پیشوا کے واسطے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ۱۶ یعنی مرتبہ معرفت اور بلندی کا اور خوبی اور بہتری اور نور عطا کر ان مشائخ خمسہ کے واسطے اس میں علو بمناسبت نام پاک حضرت سیدنا علی ہے اور طورِ عرفاں بمناسبت نام پاک حضرت سیدنا موسیٰ اور حسنیٰ بمناسبت نام پاک حضرت سیدی حسن اور حمد بمناسبت نام سیدی احمد اور بہا بمناسبت نام پاک حضرت سیدی بہار الملۃ والدین قدست اسرارہم۔
۱۷ عشقی حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تخلص ہے اور انتما بمعنی انتساب یعنی نسبت عشق رکھنے والے ۱۲
۱۸ عرس شریف ۱۶، ۱۷، ۱۸، ذی الحجۃ الحرام، بریلی شریف محلہ سوداگران میں ہوا کرتا ہے۔

mubashirkhanan@gmail.com

by Mubashir Younus

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شمس[۳۵] دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ[۳۶] رسولِ مقتدا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت احمد رضا کے واسطے

mubashirulkhanai@gmail.com

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

کافروں پر تیغ والا سے گری برقِ غضب
ابر سا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی

لَا وَرَبِّ الْعَرْشِ جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک ہوں امت رسول اللہ کی

نجدی اُس نے تجھ کو مہلت دی کہ اِس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

mubashirfarukhabad@gmail.com

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یارب اِک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

ہے گلِ باغِ قدُس رخسار زیبائے حضور!
سروِ گلزارِ قِدم قامت رسول اللہ کی

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمعِ عفو کے سودائی کی
اے میں قرباں مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھایئے امّی تری دانائی کی

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم وَالنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

پانسو سال کی راہ اب سی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے رضا جس کے لئے وسعت عرش
بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہرجائی کی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے

کُشتگانِ گرمیِ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

گل کھِلے گا آج یہ اُن کی نسیمِ فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عیدِ عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابرِ وئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک افتادو بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ ہیں تم کو اٹھاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پرجوشِ رحمت آئے ہیں
آبِ کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرصرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر
ربِّ سلِّم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیّدا کب تک دباتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینہ کے خطّے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چل اٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
درِ جود اے میرے مستانے والے

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضاؔ نفسِ دشمن ہے دَم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

mubashirdarkhana@gmail.com

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے

کوئی دن میں یہ سراوجڑ ہے
ارے اوچھاؤنی چھانے والے

ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے
دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے

ارے بدفال بری ہوتی ہے
دیس کا جنگلا سنانے والے

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام
او درِ یار کے جانے والے

پھر نہ کروٹ لی مدینہ کی طرف
ارے چل جھوٹے بہانے والے

نفس میں خاک ہوا تو نہ مٹا
ہے مری جان کے کھانے والے

جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حورو!
طیبہ سے خُلد میں آنے والے

نیم جلوے میں دو عالم گلزار
واہ وا رنگ جمانے والے

حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے

وہی دھوم ان کی ہے ماشاءاللہ
مِٹ گئے آپ مٹانے والے

لبِ سیراب کا صدقہ پانی
اے لگی دل کی بجھانے والے

ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں
راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

ہوگیا دھک سے کلیجا میرا
ہائے رخصت کی سنانے والے

خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز
کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے

کشتۂ دشتِ حرم جنّت کی
کھڑکیاں اپنے سرہانے والے

کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اٹھ مرے دھوم مچانے والے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

جگمگا اٹھی مری گور کی خاک
تیرے قربان چمکنے والے

مہِ بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دمکتے ہیں دمکنے والے

عرش تک پھیلی ہے تابِ عارض
کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے

گلِ طیبہ کی ثنا گاتے ہیں
نخلِ طوبےٰ پہ چہکنے والے

عاصیو! تھام لو دامن اُن کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

ابرِ رحمت کے سلامی رہنا
پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

اے یہ جلوہ گہِ جاناں ہے
کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے

سنیو! ان سے مدد مانگے جاؤ
پڑے بکتے رہیں بکنے والے

شمع یادِ رُخِ جاناں نہ بجھے
خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب
اِک ذرا سو لیں بلکنے والے

کوئی اُن تیز رووں سے کہہ دو
کس کے ہو کر رہیں تھکنے والے

دل سلگتا ہی بھلا ہے اے ضبط
بجھ بھی جاتے ہیں دہکنے والے

ہم بھی کھلانے سے غافل تھے کبھی
کیا ہنسا غنچے چٹکنے والے

نخل سے چھٹ کے یہ کیا حال ہوا
آہ او پتّے کھڑکنے والے

جب گرے منھ سوئے میخانہ تھا
ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے

دیکھ او زخمِ دِل آپے کو سنبھال
پھوٹ بہتے ہیں ٹپکنے والے

مے کہاں اور کہاں میں زاہد
یوں بھی تو چھکتے ہیں چھکنے والے

کفِ دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے چھلکنے والے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

راہ پُرخار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

خشک ہے خون کہ دشمن ظالم
سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے

ہم کو بد کر وہی کرنا جس سے
دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے

تن کی اب کون خبر لے ہے ہے
دِل کا آزار ہے کیا ہونا ہے

میٹھے شربت دے مسیحا جب بھی
ضد ہے اِنکار ہے کیا ہونا ہے

دل کہ تیمار ہمارا کرتا
آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے

پَر کٹے تنگ قفس اور بلبُل
نو گرفتار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

اے او مجرم بے پروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

تیرے بیمار کو میرے عیسیٰ
غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے

نفس پرزور کا وہ زور اور دِل
زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے

کام زنداں کے کیے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

ہائے رے نیند مسافر تیری
کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے

دُور جانا ہے رہا دِن تھوڑا
راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے

گھر بھی جانا ہے مُسافر کہ نہیں
مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے

جان ہلکان ہوئی جاتی ہے
بار سا بار ہے کیا ہونا ہے

پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ
زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے

راہ تو تیغ پر اور تلووں کو
گلۂ خار ہے کیا ہونا ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

روشنی کی ہمیں عادت اور گھر تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے
بیچ میں آگ کا دریا حائل قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے
اس کڑی دھوپ کو کیوں کر جھیلیں شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے
ہائے بگڑی تو کہاں آ کر ناؤ عین منجدھار ہے کیا ہونا ہے
کل تو دیدار کا دن اور یہاں آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے
منھ دکھانے کا نہیں اور سحر عام دربار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
لے وہ حاکم کے سپاہی آئے صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مجال چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے
ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا بے کسی یار ہے کیا ہونا ہے
آخری دید ہے آؤ مل لیں رنج بے کار ہے کیا ہونا ہے
دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے
جانے والوں پہ یہ رونا کیسا بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے
نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے
اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے
باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے پر کہاں وار ہے کیا ہونا ہے

کیوں رضا کُڑھتے ہو ہنستے اٹھو
جب وہ غفّار ہے کیا ہونا ہے

mubashirurkhan@gmail.com

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

مانگ من مانتی منھ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں "نا" ہے نہ منگتا سے یہ کہنا کیا ہے"

پند کڑوی لگے ناصح سے ترش ہو اے نفس
زہر عصیاں میں ستمگر تجھے میٹھا کیا ہے

ہم ہیں اُن کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

ان کی امت میں بنایا انھیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم ہیں دعویٰ کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

زاہد اُن کا میں گنہ گار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

بے بسی ہو جو مجھے پرسشِ اعمال کے وقت
دوستو! کیا کہوں اُس وقت تمنّا کیا ہے

کاش فریاد مری سُن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے

mubashirurrehman@gmail.com

by Mubashir Younus

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے
کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے

کس سے کہتا ہے کہ للّٰہ خبر لیجے مری
کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے

اس کی بے چینی سے ہے خاطرِ اقدس پہ ملال
بے کسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

سامنا قہر کا ہے دفترِ اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل
بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

اب کوئی دم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

سن کے یہ عرض مری بحرِ کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہوا رشاد ٹھہرنا کیا ہے

کس کو تم موردِ آفات کیا چاہتے ہو!
ہم بھی تو آ کے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوار آمم!

آگئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپا لیں سرور

اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے

بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے دَر کا

کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمھارا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم

حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

یہ سماں دیکھ کے محشر میں اٹھے شور کہ واہ

چشمِ بد دُور ہو کیا شان ہے رتبہ کیا ہے

صَدقے اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار

اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

اے رضاؔ جانِ عنادِل ترے نغموں کے نثار

بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

mubashirulkhanai@gmail.com

سَرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حِرماں نصیب ہوں تجھے امّید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنّا کہوں تجھے

گلزارِ قُدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دُوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلف کہوں
بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے

اِس مُردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بَری
حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اِس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہِ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفّار ہے

عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نامِ خدا رفتار ہے

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

لب زلالِ چشمۂ کُن میں گندھے وقتِ خمیر
مُردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

جوشِ طوفاں بحرِ بے پایاں ہوا ناسازگار
نوح کے مولیٰ کرم کر لے تو بیڑا پار ہے

رحمۃٌ للعالمیں تیری دہائی دب گیا
اب تو مولیٰ بے طرح سر پر گنہ کا بار ہے

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

حیرتیں ہیں آئینہ دارِ وفورِ وصفِ گُل
اُن کے بلبل کی خموشی بھی لبِ اظہار ہے

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے

عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

اِک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ!
گلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

پیشِ نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

mubashirurrehman@gmail.com

by Mubashir Younus

شانِ خدا نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تازمیں جسے نرم سی اِک اڑان ہے

بارِ جلال اٹھا لیا گرچہ کلیجا شق ہُوا
یوں تو یہ ماہِ سبزہ رنگ نظروں میں دُھان پان ہے

خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے اُن کے خدا بچائے جلال باری عتاب میں ہے

جلی جلی بُو سے اُس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

انھیں کی بُو مایۂ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

تری جلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا !
حیات جاں کا رکاب میں ہے ممات اعدا کا ڈاب میں ہے

سیہ لباسانِ دار دنیا و سبز پوشانِ عرش اعلیٰ
ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض اُن کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوزِ جگر سے جاں تک ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور!
بتا دو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرّہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضاؔ سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بے کس کا اِس آفت میں آقا تو ہی والی ہے

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی امّت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پہ
کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لا اُبالی ہے

اندھیرا گھر اکیلی جان دَم گھٹتا دل اُکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

زمیں تپتی کٹیلی راہ بھاری بوجھ گھائل پاؤں
مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضاؔ منزل تو جیسی ہے وہ اِک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

mubashirulhaq@gmail.com

by Mubashir Younus

گنہ گاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے
مُبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سا والی ہے

قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو اُن کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

ترا قدِ مبارک گلبنِ رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر ترے ربّ نے بِنا رحمت کی ڈالی ہے

تمھاری شرم سے شانِ جلالِ حق ٹپکتی ہے
خمِ گردن ہلالِ آسمانِ ذوالجلالی ہے

زہے خود گم جو گم ہونے پہ یہ ڈھونڈے کہ کیا پایا
ارے جب تک کہ پانا ہے جبھی تک ہاتھ خالی ہے

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگِ در کا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

تری بخشش پسندی عذر جوئی توبہ خواہی سے
عمومِ بے گناہی جرم شانِ لا اُبالی ہے

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں
ترا سروِ سہی اس گلبنِ خوبی کی ڈالی ہے

رضاؔ قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے
کہ تو ادنیٰ سگِ درگاہِ خدامِ معالی ہے

mubashirdarkhast@gmail.com

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دِل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجا ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منھ
نیند نے پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اِک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈِگری تو اقبالی ہے

mubashirdarkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے
نبی رازدارِ مَعَ اللّٰہ لی ہے

وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے

ہے بیتاب جس کے لئے عرشِ اعظم
وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پر یہ عزّت ملی ہے

طلاطم ہے کشتی پہ طوفانِ غم کا
یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اَغِثنی
اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ
اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل
ابوبکر فاروق عثمان علی ہے

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السّر
کہ تجھ پر مری حالتِ دل کھلی ہے

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے

جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو
نہ کچھ قصد کیجے یہ قصدِ دلی ہے

ترے در کا دَرباں ہے جبریلِ اعظم
ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

نہ عرشِ ایمن نہ اِنّی ذاہبؔ میں میہمانی ہے
نہ لطف اُدنُ یا احمدؐ نصیب لن ترانیؔ ہے

نصیبِ دوستاں گر اُن کے در پر موت آنی ہے
خدایوں ہی کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے

اُسی در پر تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں
اٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے

ہر اِک دیوار و در پر مہر نے کی ہے جبیں سائی
نگارِ مسجدِ اقدس میں کب سونے کا پانی ہے

ترے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اُس کی
زبانِ بے زبانی ترجمانِ خستہ جانی ہے

۱؎ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ
میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ مجھے راہ دکھائے گا۔

۲؎ حدیث میں ہے رب عزوجل نے ہمارے مولیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے شب معراج فرمایا اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ پاس آ اے احمد! پاس آ اے محمد! پاس آ اے تمام جہان سے بہتر ۱۲

۳؎ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہ طور پر خواہش کی دیدارِ الٰہی کی۔ حکم ہوا لَنْ تَرَانِیْ تم ہرگز مجھے نہ دیکھو گے۔ یعنی دنیا میں دیدارِ الٰہی کی تاب کسی کو نہیں۔ یہ مرتبۂ اعلیٰ صرف سید الانبیاء کے لئے ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

mubashirmk@gmail.com

by Mubashir Younus

کھلے کیا رازِ محبوب و محب مستانِ غفلت پر
شرابِ قد رأی الحق زیبِ جامِ من رانی ہے

جہاں کی خاکروبی نے جمن آرا کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی اُن گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اوّل ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

کہاں اس کو شکِ جانِ جناں میں زر کی نقاشی
اِرم کے طائرِ رنگِ پریدہ کی نشانی ہے

ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ[1] لب پہ کلمہ دِل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

یہ اکثر ساتھ اُن کے شانہ و مسواک کا رہنا
بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربارِ عالی کنزِ آمال و امانی ہے

درودیں صورتِ ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں
برستا امّتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

ے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رانی فقد رای الحق جسے میرا دیدار ہوا اسے دیدارِ حق ہوا۔

[1] حدیث میں فرمایا آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ کپڑے پہنے بھیڑیے یعنی انسانی صورت اور بھیڑیے کی سیرت ۱۲

mubashirullahkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

تعالیٰ اللہ استغنا ترے در کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فروشوکتِ صاحبقرانی ہے

وہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطر صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

یہ سر ہو اور وہ خاکِ در وہ خاکِ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے
گر اُن کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے

سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بے کسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

یوں تو سب انھیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص اُن کی کمائی ہے

زائر گئے بھی کب کے دِن ڈھلنے پہ ہے پیارے
اٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سرکارِ کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ
رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دَم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رَمائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منھ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

mubashirmunirkhan@gmail.com

اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

حرص و ہوسِ بد سے دل تو بھی ستم کر لے
تو ہی نہیں بے گانہ دنیا ہی پرائی ہے

ہم دل جلے ہیں کس کے ہٹ فتنوں کے پرکالے
کیوں پھونک دوں اِک اُف سے کیا آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکّہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف اُن کی رسائی ہے صرف اُن کی رسائی ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے
نار سے بچنے کی صورت کیجیے

اُن کے نقشِ پا پہ غیرت کیجیے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجیے

اُن کے حسنِ با ملاحت پر نثار
شیرۂ جاں کی حلاوت کیجیے

اُن کے در پر جیسے ہو مٹ جائیے
ناتوانو! کچھ تو ہمّت کیجیے

پھیر دیجے پنجۂ دیوِ لعیں
مصطفےٰ کے بل پہ طاقت کیجیے

ڈوب کر یادِ لبِ شاداب میں
آبِ کوثر کی سباحت کیجیے

یادِ قامت کرتے اٹھیے قبر سے
جانِ محشر پر قیامت کیجیے

اُن کے در پر بیٹھیے بن کر فقیر
بے نواؤ فکرِ ثروت کیجیے

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبّت کیجیے

حیّ باقی جس کی کرتا ہے ثنا
مرتے دم تک اس کی مدحت کیجیے

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوّت کیجیے

نیم واطیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ
بلبلو! پاس نزاکت کیجیے

سر سے گرتا ہے ابھی بارِ گناہ
خم ذرا فرقِ ارادت کیجیے

آنکھ تو اٹھتی نہیں کیا دیں جواب
ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجیے

عذر بدتر از گنہ کا ذکر کیا
بے سبب ہم پر عنایت کیجیے

نعرہ کیجے یا رسول اللہ کا
مفلسو! سامانِ دولت کیجیے

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجیے

مَن رَاٰنِی قَد رَاَی الحق جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجیے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

عالمِ علمِ دو عالم ہیں حضور
آپ سے کیا عرضِ حاجت کیجیے

آپ سلطانِ جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجیے

تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند
ظلمتِ غم کی شکایت کیجیے

دَر بدر کب تک پھریں خستہ خراب
طیبہ میں مدفن عنایت کیجیے

ہر برس وہ قافلوں کی دھوم دھام
آہ سنیے اور غفلت کیجیے

پھر پلٹ کر منھ نہ اُس جانب کیا
سچ ہے اور دعوائے الفت کیجیے

اقربا حُبِّ وطن بے ہمتی
آہ کِس کِس کی شکایت کیجیے

اب تو آقا منھ دِکھانے کا نہیں
کِس طرح رفعِ ندامت کیجیے

اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر
کس پہ دعوائے بضاعت کیجیے

کس سے کہیے کیا کِیا کیا ہو گیا
خود ہی اپنے پر ملامت کیجیے

عرض کا بھی اب تو منھ پڑتا نہیں
کیا علاجِ دردِ فرقت کیجیے

اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے
چارۂ زہرِ مصیبت کیجیے

دے خدا ہمت کہ یہ جانِ حزیں
آپ پر واریں وہ صورت کیجیے

آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں
ہم کریں جرم آپ رحمت کیجیے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجیے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے

ذِکر اُن کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجیے

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
"یا رسول اللہ" کی کثرت کیجیے

کیجیے چرچا انھیں کا صبح و شام
جانِ کافر پر قیامت کیجیے

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہ
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے

حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اب شفاعت بالمحبّت کیجیے

اِذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجیے

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور
جانبِ مہ پھر اشارت کیجیے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجیے

والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر
مومنو! اتمامِ حجّت کیجیے

بیٹھتے اٹھتے حضورِ پاک سے
التجا و استعانت کیجیے

یا رسول اللہ دُہائی آپ کی
گوشمالِ اہلِ بدعت کیجیے

غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملّت کیجیے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیا کو حکمِ نصرت کیجیے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

mubashirurkhana@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اصل مراد حاضری اُس پاک دَر کی ہے

(حاضری بارگاہ بہیں جاہ وصل اوّل رنگ علمی حضور جانِ نور ۱۳۲۴ھ)

شکرِ خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکریہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

کِس خاکِ پاک کی تو بنی خاکِ پا شفا
تجھ کو قسم جنابِ مسیحا کے سر کی ہے

آبِ حیاتِ رُوح ہے زرقا[1] کی بُوند بُوند
اکسیرِ اعظم مسِ دل خاک دَر کی ہے

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یوں ہی سُنا کیے
ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے

[1] مدینہ طیبہ کی نہر مبارک کا نام ہے۔

mubashirurrehman@gmail.com

by Mubashir Younus

وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی
پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

ماہِ مدینہ اپنی تجلّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دوپہر کی ہے

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ[1]
اُن پر درود جن سے نوید اِن بُشر کی ہے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے
اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت[2] کدھر کی ہے

[1] حدیث میں فرمایا ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جو میرے مزار پاک کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے۔ ۱۲
[2] نہضت کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہونا۔

mubashirdilkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

کعبہ بھی ہے انھیں کی تجلّی کا ایک ظلّ
روشن انھیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے[1]

ہوتے کہاں خلیل[2] و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مولیٰ[3] علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر[4] کی ہے

صدّیق[5] بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروضِ غرر[6] کی ہے

---

[1] یعنی سنگِ اسود کہ سیاہ رنگ کا پتھر کعبہ معظمہ میں نصب ہے اور آنکھ کی پتلی سے مشابہ ہے۔ ۱۲

[2] کعبہ معظمہ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا اور منیٰ مکہ معظمہ سے تین میل پر وہ بستی ہے جہاں قربانی ہوتی ہے اور تین جگہ شیطان کو سنگریزے مارے جاتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں بھی اس مقام میں سنّتِ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں

[3] خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی نے نماز نہ پڑھی تھی۔ آنکھ سے دیکھتے رہے کہ وقت جاتا ہے مگر صرف اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خواب میں خلل آئے جنبش نہ کی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔

[4] خطر بمعنی شرف نمازِ عصر صلوٰۃ وسطیٰ ہے کہ سب نمازوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

[5] اس کا اشارہ نیند کی طرف ہے یعنی صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غارِ ثور میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند پر اپنی جان قربان کردی کہ غارِ ثور کے سوراخ میں اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کردیے۔ ایک سوراخ باقی رہا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا حضور نے ان کے زانو پر سرِ اقدس رکھ آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارتِ اقدس رہتا تھا۔ اپنا سر صدّیق کے پاؤں پر ملا۔ انھوں نے اس خیال سے کہ جان جائے محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے (اگلے صفحہ پر)

mubashirulhaq@gmail.com

by Mubashir Younus

ہاں[1] تو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول[2] بندگی اس تاجور کی ہے

شر[3] خیر شور سور شرر دور نار نور!
بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جاءُوکَ[4] ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(بقیہ) پاؤں نہ ہٹایا، آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا۔ آخر اسی سے شہادت پائی

[6] غرّ بالضم جمع اغر بمعنی روشن تر یعنی جان کا رکھنا سب فرضوں سے زیادہ اہم ہے۔ صدیق نے خواب اقدس کے مقابل اس کا بھی خیال نہ کیا۔

[1] چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا فوراً ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ عصر کا وقت ہو گیا مولیٰ علی نے نماز ادا کی آفتاب ڈوب گیا اور جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ اقدس پر گرے چشم مبارک کھلی، صدیق اکبر نے حال عرض کیا، لعاب دہنِ اقدس لگا دیا فوراً آرام ہو گیا، بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

[2] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بندگی یعنی خدمت و غلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم و اہم ہے جیسا کہ صدیق اکبر اور مولیٰ علی نے عمل کر کے بتا دیا اور اللہ و رسول نے اسے مقبول رکھا۔

[3] یعنی یہاں حاضر ہو کر شر خیر سے بدل جاتا ہے اور غم و الم کا شور سور یعنی خوشی و شادی ہو جاتا ہے، اور غم و گناہ کے شرر دور ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ فنا یہاں کی حاضری سے نور ہو جاتی ہے۔
یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰت۔

[4] قرآن عظیم میں ہے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ الآیہ یعنی اگر وہ جب گناہ کریں اے نبی تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو ان کی شفاعت (اگلے صفحہ پر)

mubashirtanveer@gmail.com

بدہیں مگر انھیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر ادھر کی ہے نہ اُدھر کی ادھر کی ہے

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مُراد کِس آیت خبر کی ہے

شکلِ بشر میں نورِ الٰہی اگر نہ ہو!
کیا قدر اُس خمیرۂ ما و مدر کی ہے

نورِ الٰہ کیا ہے محبّت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

ذکرِ خدا جو اُن سے جُدا چاہو نجدیو!
واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی شقر کی ہے

(بقیہ پچھلے صفحہ کا) چاہے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں تو قرآن عظیم خود گنہگاروں کو اپنے حبیب کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر رَد کردیں۔

۱؎ حکام مستغیث کو داد دیتے ہیں حکیم مریض کو دوا دیتے ہیں، وہابی بھی ان باتوں کو مانتے ہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور کچھ دیتے نہیں اگر غیر خدا سے مانگنا شرک ہے تو حاکم و حکیم سے داد یا دوا کا مانگنا کیوں نہ شرک ہوا اور اگر واسطہ عطائے خدا جان کر اُن سے مانگنا شرک نہیں تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگنا کیوں شرک ہوا۔ یہ ناپاک فرق کون سی آیت و حدیث میں ہے۔

۲؎ ہنود کے جوگی اور یہود و نصاریٰ کے راہب بھی اپنے زعم میں یادِ خدا کرتے ہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے الگ ہو کر۔ لہٰذا جہنمی ہوئے۔ ۱۲

mubashirkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

بے اُن کے واسطہ کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر[1] کی ہے

مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے
تخمِ کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

اُن کی نبوّت[2] اُن کی اُبوّت ہے سب کو عام
امّ البشر عروس انھیں کے پسر کی ہے

ظاہر[3] میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

پہلے[4] ہو ان کی یاد کہ پائے جِلا نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

---

[1] ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ دنیا میں اور آخرت میں ظاہر میں اور باطن میں جسم میں اور روح میں جو نعمت جو برکت اور جو خوبی روز ازل سے ابدالآباد تک جسے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی اس سب میں واسطہ و قاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کے ہاتھ سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ الْمُعْطِیْ دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والا میں۔ اس کا مفصل بیان مصنف کے رسالہ "سَلْطَنَۃُ الْمُصْطَفٰی فِیْ مَلَکُوْتِ کُلِّ الْوَرٰی" میں ہے۔

[2] علماء فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کے پدر معنوی ہیں کہ سب کچھ انھیں کے نور سے پیدا ہوا۔ اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ابوالارواح ہے تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ صورت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باپ ہیں مگر حقیقت میں وہ بھی حضور کے بیٹے ہیں تو ام البشر یعنی حضرت حوا حضور ہی کے پسر آدم کی عروس ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

mubashirkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور[1] ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر[2] کی ہے

اُن پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کساں کہیں
اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السّلام
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السّلام
خوبی انھیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السّلام
تملیک انھیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے

(بقیہ)
[3] آدم جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرتے تو یوں کہتے یَا اِبْنِیْ صُوْرَۃً وَاَبِیْ مَعْنیً اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

[4] دونوں حرم شریف میں تہجد کے وقت سے مؤذن مناروں پر جاکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام باآواز بلند عرض کرتے رہتے ہیں تو نمازِ صبح سے پہلے حضور کی یاد ہوتی ہے جس سے نماز جِلا پاتی ہے۔ جیسے فرض سے پہلے سنتیں۔

[1] غفور بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ہے جس کی طرف توریت میں اشارہ ہے ۱۲

[2] چاند کی ۲۸ منزلوں سے پندرہویں منزل کا نام ہے۔

mubashirahmadkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السّلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السّلام
ملجا یہ بارگاہ دُعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السّلام
راحت انھیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السّلام
مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السّلام
یہ جلوہ گاہ مالکِ ہر خشک و تر کی ہے

سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السّلام
ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کرّ و فر کی ہے

اہلِ نظر سلام کو حاضر ہیں السّلام
یہ گرد ہی تو سُرمہ سب اہلِ نظر کی ہے

آنسو بہا کہ بہ گئے کالے گناہ کے ڈھیر
ہانتھی ڈوبا وہ جھیل یہاں چشمِ تر کی ہے

mubashirmunirkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

تیری[1] قضا خلیفۂ احکامِ ذی الجلال
تیری رضا حلیف قضا و قدر کی ہے

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سَرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے

جنت[2] میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکرِ خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لا[3]نہر کی ہے

دامن کا واسطہ مجھے اُس دھوپ سے بچا
مجھ کو تو شاق جاڑوں میں اِس دوپہر کی ہے

ماں دونوں بھائی بیٹے بھتیجے عزیز دوست
سب تجھ کو سونپے مِلک ہی سب تیرے گھر کی ہے

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) [1] قضا حکم خلیفہ نائب حلیف وہ دوست جن میں ہمیشہ دوستی رکھنے کا حلف ہو گیا ہو۔

[1] قبر انور و منبر اطہر کے بیچ میں جو زمین ہے اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ ۱۲

[2] یہ اللہ اور رسول کے کرم پر بھروسہ کر کے ایک مدلل تمنا ہے یعنی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ یہ مقام جنت کی کیاری ہے اور اللہ و رسول نے محض اپنے کرم سے محتاجوں کو یہاں جگہ دی یہاں نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمداللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوئے اور جنت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو امید ہے کہ اب ہم نار کا منہ نہ دیکھیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

[3] پہلے مصرعہ میں آیت بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ کی طرف تلمیح تھی، یہاں وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ کی طرف اشارہ ہے یعنی سائل کو نہ جھڑک لَا تَنْهَرْ کے یہ معنی کہ جھڑکنا نہیں۔ ہر کلمۂ ثلاثی حلقی العین مثل شعر و نہر و بعر و زہر تسکین و تحریک عین دونوں مطرد ہیں۔ ۱۲

mubashirahmadkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا
پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

فضلِ خدا سے غیبِ شہادت ہوا انھیں
اس پر شہادت آیت و وحی و اثر[1] کی ہے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع[2]
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

اُن پر کتاب اتری بیاناً لکلّ شیٔ[3]
تفصیل جس میں ما عبر و ما غبر[4] کی ہے

آگے رہی عطا وہ بقدر طلب تو کیا
عادت یہاں امید سے بھی بیشتر کی ہے

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں
مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے

---

[1] وحی سے مراد بدلیل مقابلہ وحی غیر متلو احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اثر اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

[2] حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں تمام دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو۔ ۱۲

[3] اشارہ بہ آیۂ کریمہ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتَابَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ہم نے تم پر اتارا قرآن ہر چیز کا روشن بیان۔

[4] ما عبر جو گزر گیا، اور ما غبر جو باقی رہا، اشارہ بحدیث فیہ نباء من قبلکم وخبر من بعدکم قرآن میں تم سے اگلوں اور تم سے پچھلوں سب کے احوال کی خبر ہے۔

by Mubashir Younus

احباب اس سے بڑھ کے تو شاید نہ پائیں عرض
ناکردہ عرض عرض یہ طرزِ دگر کی ہے

دنداں کا نعت خواں ہو نہ پایاب ہو گی اب
ندی گلے گلے مرے آبِ گہر کی ہے

دشتِ حرم میں رہنے دے صیّاد اگر تجھے
مٹی عزیز بلبلِ بے بال و پر کی ہے

یارب رضاؔ نہ احمد پارینہ[1] ہو کے جائے
یہ بارگاہ تیرے حبیبِ ابرّ[2] کی ہے

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد
تبدیل کر جو خصلتِ بد پیشتر کی ہے

آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضاؔ
مشتاق طبع لذّتِ سوزِ جگر کی ہے

---

[1] پارینہ یعنی جیسا سال گزشتہ، اشارہ بمصرعہ "من ہماں احمد پارینہ کہ بودم ہستم"۔
[2] بفتحتین در لغتِ مشدّدہ نکوتر اور سب سے زیادہ احسان کرنے والا۔ ۱۲

mubashirullahkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے ۱۳۲۴ھ

(حاضری درگاہ ابدی پناہ ۱۳۲۴ھ وصلِ دوم رنگ عشقی)

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمل[1] پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو یہ عظمت کس سفر کی ہے

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار[2] ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنّا حجر کی ہے

[1] اَمل بفتحتین امید و آرزو پری یعنی خوب صورت و خوشنما۔ ۱۲

[2] بارہا ثابت ہوا کہ کعبہ معظمہ نے مقبولانِ بارگاہِ عزت گدایانِ سرکارِ رسالت کے گرد طواف کیا ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزابِ[1] زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم[2]
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جانِ نو
یہ راہِ جاں فزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سُب[3] گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سر کی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضعِ سر کی ہے

حدیث میں ہے مسلمانوں کی حرمت اللہ کے نزدیک کعبۂ معظمہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔

[1] کعبۂ معظمہ کی دیوارِ شمالی پر حطیم کی طرف جو خالص سونے کا پرنالہ لگا ہے اسے میزابِ زر کہتے ہیں۔

[2] زمانۂ جاہلیت میں قریش نے بنائے کعبۂ معظمہ کی تجدید کی تھی کمی خرچ کے باعث چند گز زمین شمال کی طرف چھوڑ کر دیواریں اٹھا دیں وہ زمین اصل میں کعبۂ معظمہ ہی کی ہے اس کے گرد قوسی شکل پر کمر تک بلند ایک دیوار کھینچ دی گئی ہے اور دونوں طرف سے جانے کی راہ رکھی ہے اس ٹکڑے کو حطیم کہتے ہیں یہ بالکل آغوش کی شکل پر ہے

[3] سُب بضم سین و سکون بائے موحدہ زبان ہندی میں بمعنی نیک و سعید سب گھڑی ساعتِ سعید۔

mubashirahmad.naat@gmail.com

by Mubashir Younus

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاقِ[1] روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کِدھر کی ہے

یہ[2] گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے
مژدہ ہو بے گھرو کہ صلا اچھے گھر کی ہے

---

[1] اس شعر کے دو معنی ہیں ایک ظاہری یعنی عاشقانِ روضہ کا اپنا جی تو چاہتا تھا کہ روضۂ اطہر کی طرف سجدہ کا حکم ہو مگر شرع مطہر نے اس سے منع فرمایا اور کعبۂ معظمہ قبلہ قرار پایا تو بتعمیل حکم کعبہ ہی کیطرف سجدہ میں جھکے۔ مگر دل کی خواہش سے خدا کو خبر ہے تو اس وقت گویا ان کی وہ حالت ہے جو ۱۷ مہینے بیت المقدس کی طرف حکم سجود ہونے میں مسلمانوں کی حالت تھی کہ بہ تعمیل حکم بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے اور دل میں خواہش یہی تھی کہ مکہ معظمہ قبلہ کر دیا جائے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا اس تقدیر پر نیت بمعنی رغبت و خواہش ہے۔ دوسرے معنی دقیق کہ عاشقان روضہ کا سجدہ اگرچہ صورتاً سوئے حرم ہے مگر نیت کا حال خدا جانتا ہے کہ وہ کسی وقت اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ وہ جانتے ہیں کہ ع
کعبہ بھی ہے انھیں کی تجلی کا ایک ظلّ۔ کعبہ بھی انھیں کے نور سے بنا انھیں کے جلوہ نے کعبہ کو کعبہ بنا دیا۔ تو حقیقت کعبہ وہ جلوۂ محمدیہ ہے جو اس میں تجلّی فرما ہے وہی روح قبلہ اور اسی کی طرف حقیقۃً سجدہ ہے اتنا یاد رہے کہ حقیقتِ محمدیہ ہماری شریعت میں مسجود الیہا ہے اور ..... اگلی شریعتوں میں سجدۂ تعظیمی کی مسجود لہا تھی۔ ملائکہ و یعقوب و ابنائے یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسی کو سجدہ کیا۔ آدم و یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے۔

[2] یہ

mubashirahmadkhan@gmail.com

محبوب ربِ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق[1] و عمر کی ہے

چھائے[2] ملائکہ ہیں لگاتار ہے ورود!
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے

سعدین[3] کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگیِ زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

(بقیہ پچھلے صفحہ کا[2]) یعنی روضہ پر نور تجلی الٰہی کا گھر عطائے الٰہی کا دروازہ ہے کہ اللہ عزوجل کے ظلِ اوّل و اتم و اکمل و خلیفۂ مطلق و قاسم ہر نعمت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اِس میں تشریف فرما ہیں

[1] عتیق بمعنی آزاد و کریم و حسین نام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[2] مزار پر انوار پر ستّر ہزار فرشتے ہر وقت حاضر رہ کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ ستّر ہزار صبح آتے ہیں عصر تک رہتے ہیں۔ عصر کے وقت بدل دیے جاتے ہیں، ستّر ہزار دوسرے آتے ہیں وہ صبح تک رہتے ہیں یوں ہی قیامت تک بدلی ہوگی اور جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے کہ منظور ان سب ملائکہ کو یہاں کی حاضری سے مشرف فرمانا ہے اگر یہ تبدیل نہ ہوتے تو کروڑوں محروم رہ جاتے، بدلی یہاں بمعنی تبدیل ہے اور اس سے بطور ایہام معنی ابر و سحاب کی طرف اشارہ کیا اور اس بدلی میں دُرر یعنی موتیوں کی بارش بتائی جس سے مراد لگاتار درود شریف ہے۔

[3] سعدین دو سیارہ سعید زہرہ و مشتری اور قِران بکسر قاف، ان کا ایک درجہ پر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

mubashirtariq.khalid@gmail.com

by Mubashir Younus

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

اے وائے بے کسیِ تمنّا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمتِ عام تر کی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایکبار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

زندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مرجائیں تو حیاتِ اَبد عیش گھر کی ہے

مفلس اور ایسے در سے پھریں بے غنی ہوئے
چاندی ہر اک طرح تو یہاں گدیہ گر کی ہے

جاناں پہ تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال
ہاں بے نوا و خوب یہ صورت گزر کی ہے

(بقیہ پچھلے صفحہ کا) دقیقہ فلک میں جمع ہونا یہاں سعدین سے مُراد صدیق و فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ماہ و قمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تارے وہی ستر ہزار ملائکہ کہ مزار انور پر چھائے ہوئے رہتے ہیں۔ ۱۲
لہ جو شام کو حاضر ہونے والے تھے اُن کو دن بھر شام کی امید لگی تھی کہ شام ہو اور ہم حاضر ہوں۔ جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انھیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوئی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں۔ جو ایک بار حاضر ہو چکے ہیں انھیں نہ دن کو ویسی شام کی امید ہے نہ شب کو ویسی صبح کی کہ دوبارہ آنا نہ ہوگا۔

mubashirmunir@gmail.com

by Mubashir Younus

ہیں چتر و تخت سایۂ دیوار و خاکِ در
شاہوں کو کب نصیب یہ حج کرّ و فر کی ہے

اس پاک کُو میں خاک بسر سر بخاک ہیں
سمجھے ہیں کچھ یہی جو حقیقت بسرؔ کی ہے

کیوں تاجدارو! خواب میں دیکھی کبھی یہ شئے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے

جارؔو کشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے

طیبہؔ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو!
مکّہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

شانِ جمالِ طیبۂ جاناں ہے نفع محض!
وسعت جلالِ مکّہ میں سود و ضرر کی ہے

۱؎ بسر بمعنی گزر، خوب بسر ہوتی ہے یعنی خوب گزرتی ہے۔ ۱۲

۲؎ جارُوکش مخفف جاروب کش، دونوں سرکاروں میں سلطان روم اعز اللہ نصرہ وغیرہ سلاطینِ اسلام کے چہرے جاروب کشوں میں لکھے ہیں۔ سرکاروں سے اس کی تنخواہ پاتے ہیں ان کا نائب رہتا اور یہ خدمت بجالاتا ہے۔

۳؎ حدیث میں فرمایا من استطاع منکم ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فإنی اشفع لمن یموت بھا۔ تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے تو مدینہ ہی میں مرنا کہ جو اس میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ ۱۲

mubashirahmad@gmail.com

by Mubashir Younus

کعبہ ہے بے شک انجمن آرا دُلھن مگر
ساری بہار دُلھنوں میں دُولھا کے گھر کی ہے

کعبہ دُلھن ہے تربتِ اطہر نئی دُلھن
یہ رشکِ آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے

دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر
جوپی کے پاس ہے وہ سُہاگن کنور[1] کی ہے

سرسبزِ[2] وصل یہ ہے سیہ پوشِ ہجر وہ
چمکی دوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

ماؤ[3] شما تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنّا نظر کی ہے

اپنا شرف دُعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

جو چاہے ان سے مانگ کے دونوں جہاں کی خیر
زرناخریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے

رومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں
گنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے

---

[1] کنور بزبان ہندی بمعنی امیر، سردار، خوب صورت، حسین۔ [2] روضۂ اطہر پر غلاف سبز ہے اور کعبۂ معظمہ پر سیاہ ۱۲ [3] صحیح حدیث میں فرمایا کہ روز قیامت تمام خلائق میری طرف نیازمند ہوگی۔ یہاں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

اتنا عجب[1] بلندیِ جنّت پہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے

عرشِ بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اتری ہوئی شبیہ ترے بام و در کی ہے

وہ خلد جس میں اترے گی ابرار[2] کی برات
ادنیٰ نچھاور اس مرے دولھا کے سر کی ہے

عنبر[3] زمیں عبیر ہوا مشکِ تر غبار!
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگزر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے[4] نہ حاجت اگر کی ہے

(بقیہ پچھلے صفحہ کا) تک کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۱۲

[1] جنّت ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے جس کی چھت عرشِ معلّٰی ہے بعض گدایانِ بارگاہ اگر تعجب کریں کہ ہم جیسے پست و بے مقدار اور اتنی بلند عطا تو جواب بتایا ہے کہ یہ تمہارے استحقاق و لیاقت کی بنا پر نہیں بلکہ دینے والے کی رحمت و عطا ہے دیکھتے نہیں کہ بھیک کیسے اونچے گھر کی ہے تو اس کی اتنی بلندی کیا عجب ہے ۱۲

[2] ابرار کا مرتبہ مقربین سے بہت کم ہے یہاں تک کہ حسنات الابرار سیئات المقربین پھر مقربین میں بھی درجات بے شمار ہیں اور انھیں بھی اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجے ملیں گے وہ بھی سب حضور ہی کا تصدق ہے اسی لئے اسے ادنیٰ نچھاور کہا ورنہ جنت میں کچھ ادنیٰ نہیں۔ ۱۲

[3] یعنی جس راہ سے حضور گزر فرمائیں وہاں کی زمین عنبر ہو جاتی ہے ہوا عبیر بن جاتی ہے اور (بقیہ اگلے صفحہ پر)

mubashirahmadkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

اف بے حیائیاں کہ یہ منھ اور ترے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خُو درگزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منھ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منھ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

بابِ عطا تو یہ ہے جو بہکا ادھر ادھر
کیسی خرابی اس نگھرے دربدر کی ہے

ابا[1] ایک در ہے ترا اور ترے[2] سوا
جو بارگاہ دیکھیے غیرت کھنڈر کی ہے

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

گھیرا اندھیریوں نے دہائی ہے چاند کی
تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

(بقیہ اگلے صفحہ کا) غبار مشک تر ہو جاتا ہے۔

[2] سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے۔ یہ تو 'لا' ہوا یعنی نہیں۔ دوسرے یہ کہ شرط پر ٹالے کہ اگر ہمارے پاس ہوا تو دیں گے یا اگر تم نے فلاں کام کیا تو دیں گے۔ ان کی سرکار میں یہ دونوں باتیں نہیں، تو ضرور ہمیں امید ہے کہ جو ہم مانگیں گے پائیں گے۔

[1] اولیاء کرام کی بارگاہیں بھی حضور ہی کی بارگاہ ہیں۔ حضور ہی کی کفش برداری سے وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ و وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء بھی حضور ہی کے طفیلی اور عطائے فیض میں حضور ہی کے نائب ہیں (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

mubashirtanveer@gmail.com

by Mubashir Younus

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے

ایسی بندھی نصیب کھلے مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دھوم تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں، نہ دیں، تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے

شربت[1] نہ دیں، نہ دیں، تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی
بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا
یہ ابرِ رو رضا[2] ترے دامانِ تر کی ہے

[1] بظاہر ایک مکروہ انسانی کی صنعت ہے جنت سے گویا بے رغبتی ظاہر کی مگر اس شرط پر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رویت خیر سے ہو اور یقیناً معلوم ہے کہ جسے حضور کی رویت خیر سے ہو گی جنت اس کے قدموں سے لگی ہوتی ہے پھر محال ہے کہ اسے جنت نہ دیں علاوہ بریں عشاق ہرگز اپنے محبوب کے سوا گل و بلبل شہد و شیر کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ۱۲

[2] کسی کے دامن کو خشک کرنے کے لئے ہوا دیتے ہیں۔ اور تر دامنی استعارہ ہے گناہ سے یعنی تیرے دامنِ تر کو ہوا دینے کے لئے وہ دیکھ شفاعت کی نسیم چلی۔ والحمد للہ۔

mubashirullahkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

قصیدۂ معراج شریف

(معراج نظم نذر گدا بحضور سلطانُ الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا در تہنیت شادی اسرا)

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
مَلک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئنے تھے

نئی دلھن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اِک تِل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دولھا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منھ پہ آنچل تجلّیِ ذات بحت سے تھے

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے

یہ جھومَا میزابِ زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

mubashirahmadkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

دلھن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں!
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرشِ چاندنی کا
ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولھا بنا رہے تھے

اتار کر اُن کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلوؤں کا ان کے دھوون بنا وہ جنّت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

خبر یہ تحویلِ مہر کی تھی کہ رُت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

mubashirdilkhana@gmail.com

تجلیِ حق کا سہرا سر پہ صلوٰۃ و تسلیم کی پنچھاور
دو رُویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلّک
صدا شفاعت نے دی مُبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب تھا رخش کا چمکنا غزالِ دم خوردہ سا بھڑکنا
شعاعیں بکھرے اُڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

ہجومِ اُمید ہے گھٹاؤ مُرادیں دے کر انھیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لیے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غلغلے تھے

اٹھی جو گردِ رہِ منوّرہ وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

بُراق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر عیاں ہوں معنیِ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ اُن کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے گھنگالتے تھے

mubashirulkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

نقاب الٹے وہ مہرِ انور جلال رُخسار گرمیوں پر!
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

یہ جوششِ نور کا اثر تھا کہ آبِ گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وحدت کہ دُھل گیا نامِ ریگِ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے

وہ ظلِّ رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

چلا وہ سروِ چماں خرامان نہ رُک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آں سے گزر چکے تھے

جھلک سی اِک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولھا کی دُور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے رُوح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اِک بھبوکا پھوٹا
خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے

جلو میں جو مرغِ عقل اڑے تھے عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آگئے تھے

قوی تھے مرغانِ وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے

mubashirullahkhan@gmail.com

سُنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف تھے تلوے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمدؐ قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجدؐ
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سُراغ این و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و اِلیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

mubashirullahkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انھیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پر اُن کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا اُدھر کا
تنزّلوں میں ترقی افزا دَنیٰ تدلّے کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بحرِ اتمّوجِ بحرِ ہُو میں اُبھرا
دَنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعفِ تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

mubashirtufail@gmail.com

by Mubashir Younus

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

اِدھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں اُدھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پُر نور میں پڑے تھے

زبان کو انتظارِ گفتن تو گوش کو حسرتِ شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

وہ بُرجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اُس قمر کے قدم گئے تھے

سُرورِ مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوشِ ضدّین تھا کہ پودے کشاکشِ ارّہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لیے تھے

نبیِ رحمت شفیعِ امّت رضاؔ پہ للّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصّہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سرکار ہے تمنّا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

mubashirulhaq@gmail.com

by Mubashir Younus

رُباعیات

دفترِ تنزیل تمام

آتے رہے انبیا کما قیل لھم
والخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم

یعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

والفجر کے پہلو میں

شب لیجہ و شارب ہے رُخِ روشن دن
گیسو و شبِ قدر و براتِ مومن

مژگاں کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
والفجر کے پہلو میں لیالٍ عشرٍ

اِن سا نہیں انساں

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

mubashirurkhana@gmail.com

کعبۂ جان و دِل میں

بوسہ گہِ اصحاب وہ مہر سامی
وہ شانۂ چپ میں اُس کی عنبر فامی
یہ طرفہ کہ ہے کعبۂ جان و دِل میں
سنگِ اسود نصیب رکنِ شامی

مرقدِ دل

کعبہ سے اگر تربتِ شہ فاضل ہے
کیوں بائیں طرف اُس کے لئے منزل ہے
اس فکر میں جو دل کی طرف دھیان گیا
سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے

شامت ٹل جائے

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
لِلّٰہ اٹھا دو رُخِ روشن سے نقاب
مولیٰ مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے

mubashirkhan@gmail.com

تصویر کا اترنا

یاں شبہ شبیہہ کا گزرنا کیسا !
بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا
ان کا متعلق ہے ترقی پہ مدام
تصویر کا پھر کہیے اترنا کیسا

گوارا ہی نہیں

یہ شہ کی تواضع کا تقاضا ہی نہیں
تصویر کھنچے ان کو گوارا ہی نہیں
معنی ہیں یہ مانی کہ کرم کیا مانے
کھنچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں

mubashirdakhana@gmail.com

حدائقِ بخشش

از

سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

PDF software by:
Mubashir Younus

mubashirlakhana@gmail.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	الا یا ایہا الساقی	۱
۲	صبح طیبہ میں ہوئی	۲
۳	امتان و سیاہ کاریہا	۸
۴	ترا ذرّہ مہ کامل ہے	۹
۵	جو تیرا طفل ہے کامل ہے	۱۱
۶	بدل یا فرد جو کامل ہے	۱۳
۷	طلب کا منہ تو کس قابل ہے	۱۵
۸	کعبے کے بدر الدجیٰ	۱۷
۹	زعکست ماہ تاباں	۲۳
۱۰	وظیفۂ قادریہ	۲۴
۱۱	ولائے آل رسول	۳۱
۱۲	لاکھوں سلام	۳۶
۱۳	اے شافع تر دامناں	۵۳
۱۴	یا خدا بہر جنابِ مصطفےٰ امداد	۵۵
۱۵	مرتضیٰ شیرِ خدا	۵۸
۱۶	یا شہیدِ کربلا	۶۰
۱۷	باقی اسیاد یا سجاد	۶۲
۱۸	یللے خوش آمدم	۶۴
۱۹	آہ یا غوثاہ	۶۵
۲۰	یا ابن ہذا المرتجیٰ	۶۷
۲۱	شاہ برکات	۶۹

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۲	بندہ ام	۷۱
۲۳	یا الٰہی ذیل ایں شیراں	۷۲
۲۴	مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو	۷۳
۲۵	ملک خاص کبریا ہو	۷۵
۲۶	السلام اے احمدت صہرو	۷۶
۲۷	اے بدورِ خود امامِ اہل ایقاں	۷۸
۲۸	زمین و زماں تمہارے لئے	۸۰
۲۹	نظر اک چمن سے دو چار ہے	۸۳
۳۰	ایمان ہے قال مصطفائی	۸۶
۳۱	ذرّے جھڑ کر	۸۸
۳۲	سر سوئے روضہ جھکا	۸۹
۳۳	وہی رب ہے جس نے تجھ کو	۹۰
۳۴	بکارِ خویش حیرانم اغثنی	۹۲
۳۵	لحد میں عشق رخ شہ کا داغ	۹۳
۳۶	انبیا کو بھی اجل آنی ہے	۹۴
۳۷	نظم معطر	۹۵
۳۸	اکسیرِ اعظم	۱۱۰
۳۹	مثنوی ردامثالیہ	۱۳۰
۴۰	رباعیات لغتیہ	۱۴۰
۴۱	قطعہ	۱۴۳

اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَاسًا وَّنَاوِلْھَا
کہ بر یادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلھا

بلا بارید حبِّ شیخ نجدی بر وہابیہ
کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلھا

وہابی گرچہ اخفا می کند بغضِ نبی لیکن
نہاں کے ماند آں رازے کز و سازند محفلھا

تو ہبّ گاہ ملکِ ہند اقامت را نمی شاید
جرس فریاد می دارد کہ بربندید محملھا

صلائے مجلسم در گوش آمد بیا بشنو
جرس مستانہ می گوید کہ بربندید محملھا

مگرداں رُو ازیں محفل رہِ اربابِ سنّت رَو
کہ سالک بے خبر نبود زِ راہ و رسم منزلھا

درایں جلوت بیا از راہِ خلوت تا خُدا یابی
مَتیٰ مَا تَلْقَ مَنْ تَھْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَھْمِلْھَا

mubashirkhanyar@gmail.com
by Mubashir Younus

صبح طیبہ میں ہوئی بٹنا ہے باڑا نور کا
صَدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا

ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا
یہ مثمّن بُرج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنّت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

بینیِ پُر نور پر رخشاں ہے مکّہ نور کا
ہے لوا الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو، سیہ کار و مبارک ہو قبالہ نور کا

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا
گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبتِ عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا
کفشِ پا پر گر کے بن جاتا ہے گپّھا نور کا

شمعِ دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کوراہی کرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بنا نامِ خدا اسرا کا دُولھا نور کا
سر پہ سہرا نور کا برمیں شہانہ نور کا

بزمِ وحدت میں مزا ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اِکّا نور کا

وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

یہ کتابِ کُن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنے نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
مَنْ رَاٰنی کیسا؟ یہ آئینہ دکھایا نور کا

صبح کردی کفر کی سچّا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

پڑتی ہے نوری بھرن امڈا ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دَور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

نسخ ادیاں کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کرلیا کچّا عِلاقہ نور کا

mubashirdarkhana@gmail.com

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذرّوں کو مچلکا نور کا

یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس بانور کا
نورِ حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا

انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنّورین جوڑا نور کا

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصا دھندلکا نور کا

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

تم مقابل تھے تو پہروں چاند بڑھتا نور کا
تم سے چھٹ کر منھ نکل آیا ذرا سا نور کا

قبرِ انور کہیے یا قصرِ معلّٰے نور کا
چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

آنکھ مِل سکتی نہیں در پر ہے پہرا نور کا
تاب ہے بے حکم پَر مارے پرندہ نور کا

نزع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹا نور کا

تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

انبیا اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے اُن پر نام سچّا نور کا

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

سرگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

تابِ حسنِ گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول
نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

mubashirdarkhana@gmail.com

ذرّے مہرِ قدس تک تیرے توسّط سے گیے
حدّ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

سبزۂ گردوں جھکا تھا بہرِ پا بوسِ بُراق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

تابِ سم سے چوندھیا کر چاند انھیں قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

دیدِ نقشِ سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ
پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکسِ سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند
پڑ گیا سیم و زرِ گردوں پہ سکّہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سیدھا تھا مگر شانہ اک واں سے پاؤں تک
حسنِ موزوں ان کے حاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط تو اُم میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

کھ گیسوۂ دہن یٰ ابرو آنکھیں ع ص
کھیٰعص اُن کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

mubashirkhanyr@gmail.com

by Mubashir Younus

امّتان و سیاہ کاریہا — شافع حشر و غم گساریہا
دوُر از کوئے صاحبِ کوثر — چشم دارد چہ اشکباریہا
در فراقِ تو یا رسول اللہ! — سینہ دارد چہ بے قراریہا
ظلمت آبادِ گور روشن شد — داغِ دل راست نوربارِیہا
چہ کند نفس پردہ در مولیٰ — چوں توئی گرمِ پردہ داریہا
سگِ کوئے نبی و یک نگہے — من و تا حشر جاں نثاریہا
سوَفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ تَرضیٰ — حق نمودت چہ پاسداریہا
دارم اے گل بیادِ زلف و رخت — سحر و شام آہ و زاریہا

تازہ لطف تو بر رضاؔ ہر دم
مرہمِ کہنہ دِل فگاریہا

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

ترا ذرّہ مہِ کامل ہے یا غوث
ترا قطرہ یمِ سائل ہے یا غوث

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

قدِ بے سایہ ظلِ کبریا ہے
تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

دلِ عشق و رُخِ حسن آئینہ ہیں
اور ان دونوں میں تیرا ظل ہے یا غوث

تری شمع دلِ آرا کی تب و تاب
گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث

ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد
تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوث

یہ تیری چمپئی رنگت حسینی
حسن کے چاند صبحِ دل ہے یا غوث

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے
کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث

اگال اس کا ادھار ابرار کا ہو
جسے تیرا اُلش حاصل ہے یا غوث

اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک
تو اس مہ کا مہِ کامل ہے یا غوث

جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک
وہ تیری کرسیِ منزل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدّیقِ اکبر
غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

ولی کیا مُرسل آہیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے
وہ بن مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث

فیوضِ عالم اُمّی سے تجھ پر
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں
وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

ملک مشغول ہیں اُس کی ثنا میں
جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی
کہ عرشِ حق تری منزل ہے یا غوث

وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر
جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث

ملائک کے بشر کے جن کے حلقے
تری ضَو ماہ ہر منزل ہے یا غوث

بخارا و عراق و چشت و اجمیر
تری لَو شمع ہر محفل ہے یا غوث

جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے
تصوّر جو کرے شاغل ہے یا غوث

جو سر دے کر ترا سودا خریدے
خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث
طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث

تصوّف تیرے مکتب کا سبق ہے
تصرّف پر ترا عامل ہے یا غوث

تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ
کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہے یا غوث

تو نورِ اوّل و آخر ہے مولیٰ
تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث

ملک کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

کتابِ ہر دلِ آثار تعرّف
ترے دفتر ہی سے ناقل ہے یا غوث

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے
فتوحات و فصوص آفل ہے یا غوث

ترا منسوب ہے مرفوع اس جا
اضافت رفع کی عامل ہے یا غوث

ترے کامی مشقت سے بری ہیں
کہ برتر نصب سے فاعل ہے یا غوث

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حامل ہے یا غوث

تری عزّت، تری رفعت ترا فضل
بفضلہ افضل و فاضل ہے یا غوث

ترے جلوے کے آگے منطقہ سے
مہ و خور پر خط باطل ہے یا غوث

سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی
قمر کا یوں فلک مائل ہے یا غوث

طلائے مہر ہے ٹکسال باہر
کہ خارج مرکز حامل ہے یا غوث

تو برزخ ہے برنگ نونِ منّت
دو جانب متصل واصل ہے یا غوث

نبی سے آخذ اور امّت پہ فائض
ادھر قابل ادھر فاعل ہے یا غوث

نتیجہ حدّ اوسط گر کے دے اور
یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اَلَا طُوْبٰی لِکُمُوْ ہے وہ کہ جن کا شبانہ روز وِرد دل ہے یا غوث

عجم کیسا عرب حل کیا حرم میں جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث

ہے شرحِ اسمِ اَلْقَادِر ترا نام یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث

جبینِ جبہ فرسائی کا صندل تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث

بجا لایا وہ امرِ سَارِعُوْا کو تری جانب جو مستعجل ہے یا غوث

تری قدرت تو فطریات سے ہے کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث

تصرّف والے سب مظہر ہیں تیرے تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

رضاؔ کے کام اور رُک جائیں حاشا

ترا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث
ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث

جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث
وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث

انا السیّاف سے جاہل ہے یا غوث
جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

سخن ہیں اصفیا تو مغز معنی
بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث

اگر وہ جسمِ عرفاں ہیں تو تُو آنکھ
اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث

الوہیّت نبوّت کے سوا تُو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث

نبی کے قدموں پر ہے جز نبوّت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث

الوہیّت ہی احمد نے نہ پائی
نبوّت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

صحابیّت ہوئی پھر تابعیّت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہے
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

رہا میدان و شہرستان عرفان
ترا رَمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتی سہروردی نقشبندی
ہر اِک تیری طرف مائل ہے یا غوث

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی
ترا میلہ تری محفل ہے یا غوث

انھیں تو قادری بیعت ہے تجدید
وہ ہاں خاطی جو مستبدل ہے یا غوث

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

غلط کردم تو داہب ہے نہ مقرض
تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

کوئی کیا جانے تیرے سرکار تبہ
کہ تلوا تاجِ اہلِ دل ہے یا غوث

مشایخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل
بحکمِ اولیا باطل ہے یا غوث

جہاں دشوار ہو وہم مساوات
یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث

ترے خدام کے آگے ہے اِک بات
جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث

اُسے اِدبار جو مُدبر ہے تجھ سے
وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث

خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول
جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث

سِتم کوری وہابی رافضی کی
کہ ہند و تک ترا قائل ہے یا غوث

وہ کیا جانے گا فضلِ مرتضیٰ کو
جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

رضاؔ کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

دوہائی یا محی الدین دوہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزیِ کفر
کہ سر پر تیغ دل پر سل ہے یا غوث

عَزُوْمًا قَاتِلًا عِنْدَ الْقِتَالِ
مدد کو آ دمِ بسمل ہے یا غوث

خدا را ناخدا آ دے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

جِلا دے دیں جَلا دے کفر و الحاد
کہ تو مجی ہے تو قاتل ہے یا غوث

ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

رہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیورا اپنی غیرت کا تصدّق
وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث

خدارا مرہم خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

وہ گھیرا رشتۂ شرکِ خفی نے
پھنسا زنّار میں یہ دل ہے یا غوث

کیے ترسا و گبر اقطاب و ابدال
یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

عدو بد دین مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زورِ دل ہے یا غوث

حسد سے ان کے سینے پاک کر دے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سِل ہے یا غوث

غذائے دق یہی خوں استخواں گوشت
یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث

mubashirkhanan@gmail.com

by Mubashir Younus

دیا مجھ کو انھیں محروم چھوڑا
مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

عطائیں مقتدر غفّار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے
یہ منھ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث

بھرن والے ترا جھالا تو جھالا
ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث

ثنا مقصود ہے عرضِ غرض کیا
غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث

رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

کعبہ کے بدرُ الدجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمسُ الضحیٰ تم پہ کروروں درود (الف)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

جان و دلِ اصفیا تم پہ کروروں درود
آب و گلِ انبیا تم پہ کروروں درود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کوشکِ عرش و دنیٰ تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

طور پہ کوہِ کلیم جو شمع تھا چاند تھا کوہِ مسیح کا ساعیر کا
نیّرِ فاراں ہوا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروروں درود (ب)

غایت و علّت سبب بہرِ جہاں تم ہو سب
تم سے بنا تم بنا تم پہ کروروں درود

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروروں درود (ت)

مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہر کے دوست
تم ہو درونِ سرا تم پہ کروروں درود

کیا ہیں جو بیکس ہیں لوث تم تو ہو غیث اور غوث
چھینٹے میں ہوگا بھلا تم پہ کروروں درود (ث)

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود (ج)

نُحْتَ فَلَاحَ الْفَلَاحْ رُحْتَ وَرَاحَ الْمُرَاحْ
عُدْ لِيَعُوْدَ الْهَنَا تم پہ کروروں درود (ح)

جان و جہانِ مسیح داد کہ دل ہے جریح
نبضیں چھٹیں دم چلا تم پہ کروروں درود

اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مرے مشکل کشا تم پہ کروروں درود (خ)

تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروروں درود (د)

خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ
آگے جوشہ کی رضا تم پہ کروروں درود (ذ)

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفوّ و غفور!
(ر)
بخشدو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

مہرِ خدا نور نور دل ہے سیہ دن ہے دُور
شب میں کرو چاندنا تم پہ کروروں درود

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروروں درود

چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر
دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروروں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور
لِم ہے یہ وہ اِنُ ہوا تم پہ کروروں دُرود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
(ز)
ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
(س)
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود

طارمِ اعلیٰ کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش
(ش)
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص
(ص)
بند سے کر دو رہا تم پہ کروروں درود

تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض
(ض)
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

mubashirurkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما تم پہ کروروں درود (ط)

بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ
عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروروں درود (ظ)

لوتہِ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع
آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروروں درود (ع)

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروروں درود (غ)

گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف
لا کے تہِ تیغ لا تم پہ کروروں درود (ف)

تم نے برنگِ فلق جیبِ جہاں کر کے شق
نور کا تڑکا کیا تم پہ کروروں درود (ق)

نوبتِ در ہیں فلک خادمِ در ہیں ملک
تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروروں درود (ک)

خلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا تم پہ کروروں درود (ل)

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام
نوشہِ ملکِ خدا تم پہ کروروں درود (م)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام
تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں درود

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

مَظہرِ حق ہو تمہیں مُظہرِ حق ہو تمہیں (ن)
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں درود

زور دہِ نارساں تکیہ گہِ بے کساں
بادشہِ ماورا تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود

گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

باٹنے در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروروں درود

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
(و)
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروروں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
(ہ)
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

کردو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو براہ
اہلِ دِلا کا بھلا تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں کمی
(ی)
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

کام غضب کے کیے اس پہ ہے سرکار سے
(ے)
بندوں کو چشمِ رضا تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیا دیجیے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود

mubashirurkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

زعکسَت ماہِ تاباں آفریدند
زبوئے تو گلستاں آفریدند

نہ از بہر تو صرف ایمانیانند — کہ خود بہرِ تو ایماں آفریدند
صبا رامست از بویت بہر سو — چناں افتاں وخیزاں آفریدند
برائے جلوۂ یک گلبنِ ناز — ہزاراں باغ وبُستاں آفریدند
زمہرِ تو مثالے بَر گرفتند — وزاں مہرِ سُلیماں آفریدند
چوانگشتِ تو شد جولاں دہِ بَرق — قمر را بہر قرباں آفریدند
زلعلِ نوش خندِ جانفزایت — زُلالِ آبِ حیواں آفریدند
نہ غیرِ کبریا جان آفرینے — نہ خود مثلِ تو جاناں آفریدند
پئے نظارۂ محبوبِ لاہوت — جبینت آئنہ ساں آفریدند
بنا کردند تا قصرِ رسالت — ترا شمعِ شبستاں آفریدند
زمہر و چرخ بہر خوانِ جودت — عجب قرص ونمکداں آفریدند

زحسنت تا بہارِ تازہ گل کرد
رضاؔیت را غزل خواں آفریدند

mubashirdarkhana@gmail.com

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخُمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِ

داد عشقم جامِ وصلِ کبریا
پس بگفتم بادہ ام را سویم آ

الصلا اے فضلہ خورانِ حضور
شاہِ بر جودست وصہبا در فور

بخش کردن گر نہ عزمِ خسروی ست
آخر ایں نوشیدہ خواندن بہرِ چیست

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَهِمْتُ لِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِ

شُد دواں در جامہا سویم رواں
والہ سکرم شدم در سروراں

شکرِ تو از ذکر و فکر اکبر بود
سکر کو چوں حکم خود بر می رود

سوئے مے بر بوئے مے مرداں رواں
بادہ خود سویت بپائے سر دواں

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

گفتم اے قطباں بعونِ شانِ من
جملہ در آئید تاں مردانِ من

جمع خواندی تا قوی دلہا شوند
ہم ز عونِ حالِ خود دادی کمند

ورنہ تا بامِ حضور تو صعود!
حاش للہ تاب و یارائے کہ بود

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِ

ہمت آرید و خورید اے لشکرم
ساقیم دادہ لبالب از کرم

شکرِ حق جامِ تو لبریزِ مے ست
ہر لبالب را چکیدن در پے ست

تا بما ہم آید انشاء العظیم
اَنْ نُصِیْبَ الْاَرْضَ مِنْ کَاسِ الْکَرِیْم

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَاَنِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

من شدم سرشار و سورم می چشید
رخت تا قرب و علوّم کے کشید

mubashirkhanak@gmail.com
by Mubashir Younus

فضلہ خوانش شہان و من گدائے
روئے آنم کو کہ خواہم قطرہ لائے

یلّلے جودِ شہم گفتہ ملائے
مے طلب لا نشنوی ایں جا نہ لائے

مَقَامُکُمُ العلی جمعاً ولکن
مَقَامِی فَوْقَکُمْ مَازَال عَالِیْ

جائے تاں بالا ولے جایم بود
فوق تاں از روزِ اوّل تا ابد

جات بالاتر ز وہم جائہا
جائہا خود ہست بہر پائہا

پائہا چہ بود کہ سرہا زیر پات
پات ہم کے چوں فرود آئی ز جات

اَنَا فِی حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

یکہ در قربم خدا گردانیدم
حال و کافی آں جلیل واحدم

ایکہ می گردانندت آں یک نہ غیر
حال ما گرداں ز شر ہا سوئے خیر

تاج قربش شادماں بر سر بنہ
شیئاً لِلّٰہ قربِ خود ما را بدہ

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْہَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

باز اشہب ما و شیخاں چوں حمام
کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام

mubashirkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

جبذا شہباز طیرستانِ قدس
اے شکارِ پنجہ ات مرغانِ قدس

شادماں بر قمری کوتر بزن
گر نگہ بر خستہ چغدے ہم فگن

کَسَانِی خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِی بِتِیجَانِ الْکَمَالِ

خلعتم با خوش نگارِ عزم داد
بر سرم صد تاج دارائی نہاد

یارب ایں خلعت ہمایوں تا نشور
حلہ پوشا یک نظر بر مشت عور

تاج را از فرقِ خود معراج دہ
بر سرم از خاک راہت تاج نہ

وَاَطْلَعَنِی عَلٰی سِرٍّ قَدِیمٍ
وَقَلَّدَنِی وَاَعْطَانِی سُؤَالِی

آگہم فرمود بر رازِ قدیم
عہدہ داد و جملہ کامم اں کریم

عہدہ از تو عہد از تو ماز تو
ما بظلِ نعمت و ہم ناز تو

یلّلے وخ وخ زمانِ خرمی ست
سوئے ماشد شحنہ حالا ترس کیست

وَوَلَّانِی عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِی نَافِذٌ فِی کُلِّ حَالٍ

والیم کردہ بر اقطابِ جہاں
پس بہر حال ست حکمِ من رواں

از ثریا تا ثرے امرت امیر
کج روے بے حکم را در حکم گیر

پیش ازاں کاوند سوئے آتش نیاز
نرم نرم از دست لطفت راست ساز

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِی بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

رازِ خود گر افگنم اندر بحار
جملہ گم گردد فرو رفتہ بغار

نفس و شیطاں نزعِ جاں گور و نشور
نامہ خواندن بر سرِ خنجر عبور

ناخدایا ہفت دریا در رہم
دست گیر اے یم ز رازت کم زنم

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِی جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

رازم ار جلوہ دہم گردد جبال
پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اے زرازت کوہ کاہ و کاہ کوہ
کاہِ بے جاں راست سدِّ راہ کوہ

طاعتم کاہ است جُرمم کوہ وار
کوہ را کاہ و بپرور کاہ زار

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ مَالِی

پرتوِ راز افگنم گر بر اثیر
سرد و خامش گردد از رازم سعیر

نیّر امن نار جرم افروختم
ہم دلِ زارم دروں سوختم

زارِ من از زور با خود نوش کن
نارِ من از نور خود خاموش کن

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

رازِ خود بر مردۂ گر افگنم
زندہ برخیزد باذنِ ذوالکرم

اے نگاہت زندہ سازِ مردہا
چیست پیشت در دلِ افسردہا

ایں لبانت شہد بار جلوہ کن
قم بفرما مردہ ام را زندہ کن

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَانِیْ

نیست شہرے نیست دہرے را مرور
تا نیاید بر درم پیش از ظہور

اے درِ تو مرجع ہر دہر و شہر
بندگانت را چہ ترس از دست دہر

ہر مہ عمرم کن از مہرت بخیر
خیر محضا من نہ بینم ہیچ ضیر

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاتِیْ وَتَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرُ عَنْ جَدَالِیْ

جملہ گوید با من از حال و صفت
از جدالم دست کوتہ بایدت

اوحش اللہ زید ایں شہ را جلال
عرض بیگی درِ او ماہ و سال

در جدالش کے کجا یابی اماں
خود کنیز اُو زمیں بندہ زماں

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

بندہ ام خوش می سرا بیباک و مست
ہر چہ خواہی کن کہ نسبت بر تر است

mubashirkhanal@gmail.com

by Mubashir Younus

ایں سخن را بندہ باید بندہ کو
بندہ کن اے بادشاہ بندہ جو

شاد و پاکوباں رود جانم ز تن
بر مریدی ہم وطب واشطح وغن

مُرِیدِی لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِی رِفعَۃً نِلتُ المُنَالِ

رب من حق بندہ از ترسے مَنَال
رفعتم آمد رسیدم تا مَنَال

اے ترا اللہ رب محبوب اب
طرفہ مربوبی و محبوبی عجب

رب و اب پاکت نمود از ریب و عیب
از دلم برکش شہا ہر عیب و ریب

مُرِیدِی لَا تَخَفْ وَاشِ فَاِنِّیْ
عَزُومٌ قَاتِلٌ عِندَ القِتَالِ

بندہ ام ترسے مدار از بدسگال
سخت عزم و قاتلم وقتِ قتال

شکر حق با بندگاں شہ را سرست
خانہ زادیم ز ابّ و مادرست

بندہ ات را دشمناں دانند خس
یَا عَزُومًا قَاتِلًا فریاد رس

طَبُولِی فِی السَّمَاءِ وَالاَرضِ دَقَّتْ
وَشَاؤُس السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

نوبتم در خضری و غبرا زدند !
شد نقیب موکبم بختِ بلند

یارب ایں شہ را مبارک دیر باز
تخت و بخت و تاج و باج و ساز و ناز

بادشاہا شکر سلطانی خویش
یک نگاہے بر گدائے سینہ ریش

بِلَادُاللّٰہِ مُلکِی تَحتَ حُکمِیْ
وَوَقتِی قَبلَ قَلبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ملکِ حق ملکم تہ فرمانِ من
وقت من شد صاف پیش از جانِ من

بارک اللہ وسعتِ سلطانِ تو
شرق تا غرب آنِ تو قربانِ تو

تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش
بر در آمد دہ زکوٰۃ وقتِ خویش

نَظَرتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمعًا
کَخَردَلَۃٍ عَلٰی حُکمِ اتِّصَالِ

در نگاہم جملہ ملکِ ذوالجلال
دانہ خردل ساں بحکم اتصال

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

وہ کہ تو می بینی و ما در گناہ
آہ آہ از کوریِ ما آہ آہ!

چشم دہ تا زیں بلاہا وارہیم
روئے تو بینیم و بر پا جاں دہیم

وَکُلُّ وَلِیِّ لَہٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی را یک قدم دادند و ما
بر قدمہائے نبی بدر العلےٰ

کام جانہا تو بگامِ مصطفےٰ
حیف بر خطوات دیو آئیم ما

گام بر گامِ سگے مارا مبیں
دست دِہ برکش سوئے راہِ مبیں

دَرَسْتُ الْعِلْوَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

درس کردم علم تا قطبے شدم
کرد مولائے مَوالی اسعدم

اے سعیدِ بو سعید سعدِ دیں
سعد چہ رخت بندہ اے سعد بیں

نے ہمیں سعدی کہ شاہا سعد کن
سعد کن نا سعد مارا سعد کن

رِجَالِیْ فِیْ ھَوَاجِرِھِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَالْلَآلِ

در تموزِ روز جیشم روزہ دار
در شبِ تیرہ چو گوہر نوربار

کار مردانت صیام ست و قیام
کام ما در خورد بام و خواب شام

مرد کن یا خاک راہت کن شتاب
ایں بہائم را چناں گو کن تراب

اَنَا الْحَسَنِیْ وَالْمِخْدَعِ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

از حسن نسلِ من و مخدع مقام
پائے من بر گردنِ جملہ کرام

سرورا ما ہم براہ افتادہ ایم
پائمالت را سرے بنہادہ ایم

گل برا ہا یک قدم گُل کم بداں
حسبۃً لِلّٰہ مرد دامن کشاں

اَنَا الْجِیْلِیْ مُحِیُّ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

مولدم جیلاں و نامم محی دیں
راتیم بر قلہائے کوہ بیں

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

اے ز آیاتِ خدا را یاتِ تو
معجزاتِ مصطفیٰ ایاتِ تو

جلوہ دہ از رایتت ایں آیتت
چوں منی محشور زیر رایتت

وَعَبدُ القَادِرِ المَشهُورُ اِسمِی
وَجَدِّی صَاحِبُ العَینِ الکمالِ

نام مشہور است عبد القادرم
عین ہر فضل آنکہ جدِّ اکبرم

آنِ جدّت چوں نباشد آنِ تو
وارثی اے جانِ من قربانِ تو

بر رضائے ناقصت افشاں نوال
یک چشیدن آبے از بحر الکمال

خفتہ دِل تا چند ننگِ زیستن
بر رخش از بحرِ فضل آبے بزن

تشنہ کامے پا بدامے کردہ غش
بحرِ سائل را بگو خود رو برش

رو برش اُو را برش بیدار ساز
ہوش بخش و نوش بخش و جاں نواز

جاں نواز ا جاں فدائے نامِ تو
کامِ جاں دہ اے جہاں در کامِ تو

ایں دُعا از بندہ آمیں از ملک
پوزش از بغداد اجابت از فلک

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

(ترنم عندلیب قلم بر شاخسار مدحِ اکرم حضور پیر مرشد حق علیہ رضوان الحق)

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آلِ رسول
خوشا سرے کہ کنندش فدائے آلِ رسول

گناہِ بندہ بخش اے خدائے آلِ رسول
برائے آلِ رسول از برائے آلِ رسول

ہزار درجِ سعادت برآرد از صدفے
بہائے ہر گہرِ بے بہائے آلِ رسول

سیہ سپید نہ شد گر رشید مصرش داد
سیہ سپید کہ سازد عطائے آلِ رسول

اِذَا رؤُا ذُکِرَاللہ معائنہ بینی!
من و خدائے من آنست ادائے آلِ رسول

خبر دہد ز تگِ لآ اِلٰہ اِلاّ اللہ
فنائے آلِ رسول و بقائے آلِ رسول

ہزار مہر پرد در ہوائے او چو ہبا
بروزنے کہ درخشد ضیائے آلِ رسول

نصیب پست نشیناں بلند لیست ایں جا
تواضع ست درِ مُرتقائے آلِ رسول

برآ بہ چرخ برین و ببیں ستانۂ او
گرا بہ خاک و بیا بر سمائے آلِ رسول

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

قبائے شہ بگلیمِ سیاہ خود نخرد
سیہ گلیم نباشد گدائے آلِ رسول

دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش
بیا مریض بدار الشفائے آلِ رسول

ہمیں نہ از سرِ افسر کہ ہم ز سر برخاست
نشست ہر کہ بفرقش ہمائے آلِ رسول

بسخر و طعنۂ سختی زنَد بعارضِ گل
بسنگ صخرہ و زد گر صبائے آلِ رسول

دہد ز باغِ منے غنچہ ہائے زر بہ گرہ
دمِ سوال حیا و غنائے آلِ رسول

ز چرخ کانِ زرِ شرقی، مغربی آرند
بدرد مس بمس کیمیائے آلِ رسول

جَرس بصلصلہ اش آنچہ گفت راہی را
ہماں بسلسلہ آرد ورائے آلِ رسول

رسول داں شوی از نامِ او نمی بینی
دو حرف معرفہ در ابتدائے آلِ رسول

بخدمتش نخرد باج و تاج رنگ و فرنگ
سپید بخت سیاہ سرائے آلِ رسول

اگر شب است و خطر سخت و رہ نمی دانی

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

بہ بند چشم و بیا بر قفائے آلِ رسول
ز سر نہند کلاہِ غرور مدعیاں

بجلوۂ مدد اے کفش پائے آلِ رسول
ہزار جامۂ سالوس را کتانی دہ

بتاب اے مرحبِ قبائے آلِ رسول
مرو بمیکدہ کانجا سیاہ کار انند

بیا بخانقہ نور زائے آلِ رسول
مرو بمجلسِ فسق و فجور شیّاداں

بیا بانجمنِ اتقائے آلِ رسول
مرو بداغگہِ ایں دروغ بافاں ہیچ

بیا بجلوہ گہِ دلکشائے آلِ رسول
ازاں بانجمنِ پاک سبز پوشاں رفت

کہ سبز بود دراں بزم جائے آلِ رسول
شکستِ شیشہ بہجر و پری بشیشہ ہنوز

ز دِل نمی رود آں جلوہ ہائے آلِ رسول
شہیدِ عشق نمیرد کہ جاں بجاناں داد

تو مُردی ایکہ جدائی ز پائے آلِ رسول
بگو کہ وائے من و وائے مردہ ماندن من

منال ہر زہ کہ ہیہات وائے آلِ رسول
کہ می بُرد ز مریضانِ تلخ کام نیاز

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

بعہد شہد فروشِ بقائے آلِ رسول
صبا سلام اسیرانِ بستہ بال رساں

بطائرانِ ہوا و فضائے آلِ رسول
خطا مکن دِلکا؟ پردہ ایست دوری نیست

بگوش می خورد اکنوں صدائے آلِ رسول
مگو کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بخند

بکار تست کنوں توتیائے آلِ رسول
پیچ در غمِ عیّارگانِ ذنب شعار

اگر ادب نکنند از برائے آلِ رسول
ہر آنکہ نکث کند نکث بہرِ نفس ویست

غنی ست حضرتِ چرخ اعتلائے آلِ رسول
سپاس کن کہ بپاس و سپاسِ بد منشاں

نیاز و ناز ندارد ثنائے آلِ رسول
نہ سگ بشور و نہ شپّر بخامشی کاہد

زِ قدرِ بدر و ضیائے ذکائے آلِ رسول
تواضعِ شہِ مسکیں نواز را نازم

کہ ہمچو بندہ کند بوس پائے آلِ رسول
منم امیر جہانگیر کج کلہ یعنی

کمینہ بندہ و مسکیں گدائے آلِ رسول
اگر مثالِ خلافت دہد فقیرے را

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

عجب مدار ز فیض و سخائے آلِ رسول
مگیر خردہ کہ آں کس نہ اہلِ ایں کار است

کہ داند اہل نمودن عطائے آلِ رسول
بُبیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا"

تبارک اللہ ما و ثنائے آلِ رسول
مرا ز نسبتِ ملک است امید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضائے آلِ رسول

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشہِ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
زیبِ و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حِکَم
یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شقّ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

mubashirdarkhana@gmail.com

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصل ہر بُود و بہبُود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزّت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ھُو میں گم کن اَنا
شرحِ متنِ ہُویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر درود
عزّتِ بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالےٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علّتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قُدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رأفت پہ لاکھوں سلام

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لختِ لختِ دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

mubashirurkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباریِ مژگاں پہ برسے دُرود
سلکِ درِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنی قَدْ رَأَیٰ مقصدِ ما طغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان غزالوں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

اُن کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

mubashirkhanan@gmail.com

by Mubashir Younus

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منھ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وہ دلِ آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جانِ جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے پچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

mubashirkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریِ امت پہ لاکھوں سلام

زرعِ شاداب دہر ضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن!
اس خدا بھائی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھّی اچھّی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روز گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداریِ شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

نرمیِ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیِ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّان سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

mubashirkhanai@gmail.com

by Mubashir Younus

اُن کے مولیٰ کی اُن پر کروروں درود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیرالرّسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حَسَنِ مجتبیٰ سیّد الاَسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اَوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
روح روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

mubashirlakhani@gmail.com

by Mubashir Younus

اس شہیدِ بلا شاہ گلگوں قبا
بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

درّ درجِ نجف مہر برجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوگیسانِ بیت الشّرف پر درود
پروگیسانِ عفت پہ لاکھوں سلام

سیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزلٌ مَن قَصَبَ لَانَصَبَ لَاصَخَبَ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدّیق ارآم جانِ نبی
اس حریمِ برارت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اُن سُرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

mubashirkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثارانِ بدر و احد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنّت کا مژدہ ملا
اس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابقِ سیرِ قربِ خدا
اوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفیٰ
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقیں سیّد المتقیں
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارقِ حق و باطل امام الہُدیٰ
تیغِ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

mubashirkhanai@gmail.com
by Mubashir Younus

زاہدِ مسجدِ احمدی پہ درود
دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

درِ منثورِ قرآں کی سِلک بہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحبُ قمیصِ ہدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعیں
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خُدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خروج
چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنین پیش فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انھیں اِک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

mubashirdarkhana@gmail.com

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور
زین اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطبِ ابدال وارشاد ورُشد الرّشاد
محیِ دین وملت پہ لاکھوں سلام

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

شاہ برکات و برکات پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سیّد آلِ محمّد امام الرشید
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھّے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نورِ جاں عطرِ مجموعہ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجّاد نوری نہاد
احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل و ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

mubashirfarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اے شافع تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں

جانِ دل و روحِ رواں یعنی شہِ عرش آستاں

اے مسندت عرشِ بریں وے خادمت روحِ امیں

مہرِ فلک ماہِ زمیں شاہِ جہاں زیبِ جناں

اے مرہمِ زخمِ جگر یاقوت لب والا گہر

غیرت دہِ شمس و قمر رشکِ گل و جانِ جہاں

اے جانِ من جانانِ من ہم درد ہم درمانِ من

دینِ من و ایمانِ من امن و امانِ امّتاں

اے مقتدا شمعِ ہدیٰ نورِ خدا ظلمت زدا

مہرت فدا ماہت گدا نورت جدا از این و آں

عینِ کرم زینِ حرم ماہِ قدم انجم خدم

والا حشم عالی ہمم زیرِ قدم صد لامکاں

آئینہ ہا حیرانِ تو شمس و قمر جویانِ تو

سیارہا قربانِ تو شمعت فدا پروانہ ساں

گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو

سنبل نثارِ موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں

بادِ صبا جویان تو باغِ خدا از آنِ تو

بالا بلا گردانِ تو شاخِ چمن سروِ چماں

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

یعقوب گریانت شدہ ایوب حیرانت شدہ
صالح حدی خوانت شدہ اے یکّہ تازِ لامکاں

خضرست گویاں العطش موسیٰ بایمن گشتہ غش
یعقوب شد بینا تیش دریادت اے جانِ جہاں

در ہجرِ تو سوزاں دلم پارہ جگر از رنج و غم
صد داغ سینہ از الم ز چشم دریائے رواں

بہرِ خدا مرہم بنہ از کار من بکشا گرہ
فریادرس دادے بدہ دستے بما افتادگاں

مولا ز پا افتادہ ام دارم شہا چشم کرم
مہر عرب ماہ عجم رحمے بحال بندگاں

شکر بدہ گو یک سخن تلخ است بر من جانِ من
بارِ نقاب از رُخ فگن بہر رضائے خستہ جاں

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

یا خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ امداد کن
یا رسول اللہ از بہرِ خدا امداد کن

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ للعٰلمیں
یا امان الخائفیں یا ملتجیٰ امداد کن

حرز من لا حرز لہٗ یا کنز من لا کنز لہٗ
عزّ من لا عزّ لہٗ یا مرتجیٰ امداد کن

ثروتِ بے ثروتاں اے قوّتِ بے قوتاں
اے پناہ بیکساں اے غمزدا امداد کن

یا مفیض الجود یا سرالوجود اے تخم بود
اے بہارِ ابتدا و انتہا امداد کن

اے مغیث اے غوث اے غیث اے غیاث نشاتین
اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن

نعمتِ بے محنتا اے منّتِ بے منتہیٰ
رحمتا بے زحمتا عینِ عطا امداد کن

نیّر انوار الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ
اے رخت آئینۂ ذاتِ خدا امداد کن

اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک
وے فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

اے قریشی ہاشمی طیبی تہامی ابطحی
عزبیت اللہ وعذرا وقبا امداد کُن

یاطبیبَ الروح یاطیبَ الفتوح اے بے قبوح
مظہر سبّوح پاک از عیبہا امداد کُن

اے عطاپاش اے خطاپوش اے عفوکیش اے کریم
اے سراپا رافتِ ربّ العلیٰ امداد کُن

اے سرورِ جانِ غمگیں اَے پئے اُمت حزیں
اے غمِ تو ضامنِ شادیِّ ما امداد کُن

اے ہمیں عطرے زِ اعلیٰ جونۂ عطارِ قُدس
اے مہیں دُرے زِ دُرجِ اِصطفا امداد کُن

اے کہ عالم جملہ دادندت مگر عیب وقصور
سرورِ بے نقص شاہ بے خطا امداد کُن

بندۂ مولیٰ ومولائے تمامی بندگان
اے زعالم بیش وبیش از تو خدا امداد کُن

اے علیم اے عالِم اے علّام اعلم اے علَم
علمِ تو مغنی زعرضِ مدعا امداد کُن

اے بدستِ تو عنانِ کُن مکن کُن لاتکن
وے بحکمت عرش وماتحت الثریٰ امداد کُن

سیّد اقلب الہدیٰ جلب الندیٰ سلب الروٰی
غمزدا غمر الردا لحد.....امداد کُن

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

سرورا کہف الوریٰ تن را دوا جاں را شفا
اے نسیم دامنت عیسیٰ لقا امداد کن

اے برائے ہر دلِ مغشوش و چشمِ پُر غبار
خاکِ کوئیت کیمیا و توتیا امداد کن

جانِ جاں جانِ جہاں جانِ جہاں را جانِ جاں
بلکہ جانہا خاکِ نعلینت شہا امداد کن

مَنْ عَلَیْہَا فَانْ اقا آنچہ بر روئے زمیں ست
در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن

کُلُّ شَیْءٍ ہَالِک اِلَّا وَجْہَہٗ اے آں کہ خلق
در تو مستہلک تو در ذاتِ خدا امداد کن

سہل کارے باشدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ
ہر چہ خواہی می کند فوراً ترا امداد کن

دار ہاں از من مرا بے من سوئے خود خواں مرا
مدّعا بخشا دلے بے مدّعا امداد کن

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مرتضیٰ شیرِ خدا مرحب کشا خیبر کشا
سرورِ لشکر کشا مشکل کشا امداد کُن

حیدرا اژدر دراضرغام ہائل منظرا
شہرِ عرفاں را درا روشن دُرا امداد کُن

ضیغما غیظ و غما زیغ و فتن را راغما
پہلوانِ حق امیرِ لافتیٰ امداد کُن

اے خدا را تیغ دا اے اندام احمد را سپر
یا علی یا بوالحسن یا بوالعلےٰ امداد کُن

یا یدُاللہ یا قوی یا زورِ بازوے نبی
من زپا افتادم اے دستِ خدا امداد کُن

اے نگارِ رازدار قصرِ اللہ انتجےٰ
اے بہارِ لالہ زارِ انّما امداد کُن

اے تنت را جامہ پرزر جلوہ باری عبا
اے سرت را تاجِ گوہر ہل اَتیٰ امداد کُن

اے رُخت را غازۂ تطہیر و اذہابِ نجس
اے لبت را مایۂ فصل القضا امداد کُن

mubashirkhanak@gmail.com
by Mubashir Younus

اے بجبّات و حریرا مین زِ شمس و زمہریر
اے ترا فردوس مشتاقِ لِقا امداد کُن

اے بحضرت روزِ حسرت رو بنصرت جاں بسوز
شکرِ ایں نصرت بیک نظرت مرا امداد کُن

یا طلیق الوجہ فی یومِ عبوسٍ قمطریر
یا بہیج القلب فی یومِ الاسےٰ امداد کُن

اے وَقاہُم رَبّہُم امنت زِ شرِ مستطیر
مجرمم می جویم از کیفر وقا امداد کُن

اے تنت دَر راہِ مَولیٰ خاک و جانت عرش پاک
بوتراب اے خاکیاں را پیشوا اِمداد کُن

اے شبِ ہجرت بجائے مصطفےٰ بر رختِ خواب
اے دمِ شدّت فدائے مصطفےٰ امداد کُن

اے عدوئے کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج
اے علوّے سنّت و دینِ ہدیٰ امداد کُن

شمعِ بزم و تیغِ رزم و کوہِ عزم و کان حزم
اے کذا و اے فزوں تر از کذا امداد کُن

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

یا شہیدِ کربلا یا دافعِ کربِ وبلا
گُلِ رُخسارِ شہزادۂ گلگوں قبا امداد کُن

اے حُسین اے مصطفےٰ را راحتِ جاں نورِ عین
راحتِ جاں نورِ عینم دہ بیا امداد کُن

اے ز حُسنِ خلق و حسن خلق احمد نسخہ
سینہ تا پا شکلِ محبوبِ خدا امداد کُن

جانِ حُسن ایمانِ حُسن اے کانِ حُسن اے شانِ حُسن
اے جمالت لمع شمعِ من رآنی امداد کُن

جانِ زہرا و شہیدِ زہرا زور و ظہیر
زہرتِ از ہارِ تسلیم و رضا امداد کُن

اے بواقع بیکسانِ دہر را زیبا کسے
وے بظاہر بیکس دشتِ جفا امداد کُن

اے گلویت گہ لبانِ مصطفےٰ را بوسہ گاہ
گہ لبِ تیغِ لعیں را حسرتا امداد کُن

اے تن تو گہ سوارِ شہسوارِ عرش تاز
گہ چناں پامال خیلِ اشقیا امداد کُن

mubashirkhanak@gmail.com
by Mubashir Younus

اے دل و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو
اے لبت شرحِ رضینا بالقضا امداد کُن

اے کہ سوزت خانمانِ آب را آتش زدے
گر نہ بودے گریۂ ارض و سما امداد کُن

ہے چہ بحر و تفتگی کو ثر لب و ایں تشنگی
خاک بر فرقِ فرات از لب مرا امداد کُن

ابرِ گوہر گز مبار و نہر گوہر گز مریز
خود لبت تسلیم و فیضت جبّذا امداد کُن

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

باقیِ السیادیا سجّادیا شاہِ جواد
خضر ارشاد آدم آلِ عبا امداد کُن

اے بقید ظلم و صد قیدی ز بندِ غم کشا
اے تہِ بے داد و کانِ دادہا امداد کُن

باقرا یا عالمِ سادات یا بحر العلوم
از عُلومِ خود بدفعِ جہلِ ما امداد کُن

جعفر صادق بحق ناطق بحق واثق توئی
بہرِ حق ما را طریق حق نما امداد کُن

شانِ حلماً کانِ علماً جانِ سلماً السّلام
موسیِ کاظم جہاں ناظم مرا امداد کُن

اے ترا زین از عبادت وز تو زین عابداں
بہر ایں بے زینت از زین وصفا امداد کُن

ضامن ثامن رِضا بر من نگاہے از رضا
خشم را شایانم و گویم رِضا امداد کُن

یا شہ معروف مارا رہ سوئے معروف دہ
یا سری امن از سقط در دوسرا امداد کُن

mubashirkhanal@gmail.com

by Mubashir Younus

یا جنید اے بادشاہِ جندِ عرفاں المدد
شبلیا اے شبلِ شیرِ کبریا امداد کُن

شیخ عبدالواحدا را ہم سوئے واحد نما
بے فرح را بالفرح طرطوسیا امداد کُن

بوالحسن ہکاریا حالم حسن کن بے ریا
اے علی اے شاہِ عالی مرتقیٰ امداد کُن

سرورِ مخزوم سیف اللہ اے خالد بقرب
بوسعیدا اسعدا سعدالورےٰ امداد کُن

اے ترابے چو عبدالقادر جیلی مزید
برسگانِ درگہش لطفے نما امداد کُن

وہ چہ شیرِ شرزہ راہ تست از بختِ سعید
دشتِ ضیغم لیث شیر و شیرزا امداد کُن

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

(بہ امید اجابت بر خود بالیدن و زمان ضراغت بر خاک مالیدن و بدرگاہ بیکس پناہ غوثیت نالیدن)

یلّلے خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم
رقصم و جوشد ز ہر مویم ندا امداد کُن

طرفہ ترسازے زنم برلب زدہ مہرِ ادب
خیزد از ہر تار جیب من صدا امداد کُن

بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے سگش
ورنہ بخشد پیشِ شہ گریم شہا امداد کُن

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

آہ یا غوثاہ یا غیثاہ یا امداد کن
یا حیاۃ الجود یا رُوح المنا امداد کن

یا ولی الاَولیا ابن نبی الاَنبیا
اے کہ پایت بر رقابِ اولیا امداد کن

دست بخشِ حضرتِ حماد زیبِ دستِ خود
از تو دستے خواہد ایں بیدست و پا امداد کن

مجمعِ ہر دو طریق و مرجعِ ہر دو فریق
فاصِلان و واصِلاں را مقتدا امداد کن

واشیاں بربندہ از ہر سُو ہجوم آوردہ اند
یا عزوگاہ تلاً عندالوغا امداد کن

بہرِ لَا خَوفٌ عَلَیہِم نجّنَا مِمَّا نَخَاف
بہرِ لَا ہُم یَحزَنُوں غمہا زدا امداد کن

اے بامصارِ کرم دو قرن پیشیں دو حرم
تو بملک اولیا چوں ایلیا امداد کن

عِزّنَا یا حِرزَنَا یا کَنزَنَا یا فَوزَنَا
لَیثُنَا یا غَیثُنَا یا غَوثُنَا امداد کن

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

شاہِ دیں عمرِ سنن ماہِ زمیں مہرِ زمن
گاہ کیں بہرِ فتن برقِ فنا امداد کُن

طیّب الاخلاق وحق مشتاق وواصل بیفراق
نیّر الاشراق ولمّاع السنا امداد کُن

مہرباں تر بر مَن اَز مَن اَز مَن آگہ تر زِ مَن
چند گویم سیّدا جُود النّدٰی امداد کُن

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

یا ابن ہذا المرتجیٰ یا عبد رزاق الوریٰ
تا کہ باشد رزقِ ما عشق شما امداد کن

یا اباصالح صلاحِ دین و اصلاحِ قلوب
فاسدم گلزار و در جوشش ہوا امداد کن

جان نصری یا محی الدّین فانصر وانتصر
اے علی اے شہر یارِ مرتضیٰ امداد کن

سیّدِ موسیٰ کلیم طورِ عرفاں المدد!
اے حسن اے تاجدارِ مجتبیٰ امداد کن

منتقی جوہر ز جیلاں سیّد احمد الاماں
بے بہا گوہر بہاؤالدّیں بہا امداد کن

بندہ را نمرود نفس انداخت در نارِ ہوا
یا براہیم ابر آتش گل کنا امداد کن

اے محمّد اے بھکاری اے گدائے مصطفیٰ
ما گدایانِ درت اے باسخا امداد کن

النجا اے زندۂ جاوید اے قاضی جیا
اے جمالِ اولیا یوسف لقا امداد کن

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

یا محمدؐ یا علم وا خرزِ دستِ غفلتم
اے کہ ہر موئے تو در ذکرِ خدا امداد کُن

اے بنا مَت شیرۂ جاں شد نباتِ کالپی
احمدا نوشیں لبا شیریں ادا امداد کُن

شاہ فضلُ اللہ یا ذوالفضل یا فضلِ الٰہ
چشم در فضلِ تو بَست ایں بینوا امداد کُن

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

شاہِ برکات اے ابوالبرکات اے سلطان جود
بارک اللہ اے مُبارک بادشا امداد کُن

عشقی اے مقتولِ عشق اے خون بہایت عینِ ذات
اے زجاں بگزشتہ جاناں واصلا امداد کُن

بے خودا و باخدا آلِ محمّد مصطفٰے
سیّدا حق واجدا یا مقتدا امداد کُن

اے حریمِ طیبۂ توحید را کوہِ اُحد
یا جبل یا حمزہ یا شیرِ خُدا امداد کُن

اے سراپا چشم گشتہ در شہودِ عینِ ہو
زاں سبب کردند نامت عینیا امداد کُن

یا اُبوالفضلِ آلِ احمد حضرت اچھّے میاں
شاہ شمسُ الدّین ضیاء الاصفیا امداد کُن

وحی بر جدِّ تو لا یاتل اولوا الفضل آمدہ است
بندۂ بے برگ را فضل و غنا امداد کُن

گو نہ ہجرت کردم از اثم و غیٰ ارزم بقرب
آخر ایں در را نیم مسکیں گدا امداد کُن

mubashirkhanai@gmail.com
by Mubashir Younus

اے کہ شمسی و کرا منتہائے تو مثلِ نجوم
اے عجب ہم مہر و ہم انجم نما امداد کُن

من سرت کردم دمے دیگر ز شرق خرق تاب
آفتابا در شبِ داجم بیا امداد کُن

تاجدارِ حضرتِ مارہرہ یا آلِ رسول
اے خدا خواہ وجدا از ماعدا امداد کُن

اے شہِ والا عمیم آلا عظیم المرتبہ
اے پئے اِلّا ذبیحِ تیغِ لا امداد کُن

نائلِ جود از نمے زاں یم مرا سیراب ساز
نو گلِ جود از شمے جانم فزا امداد کُن

اے عجب غیبے ترا مشہود از غیبِ شہود
دیدہ از خود بستی و دیدی خدا امداد کُن

mubashirullahkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

بندہ ام والأمر امرک آنچہ دانی کن بمن
من نمیگویم مرا بگزار یا امداد کُن

خانہ زادانِ کریماں گر لبشدت می زنند
ایں من و اینک سرم ورنے مرا امداد کُن

دستِ من بگرفتی و برتست پاسش بعد ازیں
یا تو دانی یا ہماں دستِ تو یا امداد کُن

گر بدوزخ می رَوم آخر ہمی گویند خلق
کاں رسولی می رود غیرت برا امداد کُن

عار باشد بر شبانِ دہ اگر ضائع شود
یک رسن در دشت یا حامی الحمیٰ امداد کُن

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

یاالٰہی ذیل ایں شیراں گرفتم بندہ را
از سگانِ شاں شمارد دائما امداد کُن

بے وسائل آمدن سوئے تو منظورِ تو نیست
زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کُن

مظہرعون اند و اینجا مغز حرفی بیش نیست
یعنی اے ربّ نبی و اولیا امداد کُن

نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یَآ اِلٰہَ الحَق الیک المنتہیٰ امداد کُن

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مصطفیٰ خیرالوریٰ ہو — سَروَرِ ہر دوسرا ہو

اپنے اچھوں کا تصدّق — ہم بدوں کو بھی نباہو

کس کے پھر ہو کر رہیں ہم — گر تمہیں ہم کو نہ چاہو

بد ہنسیں تم ان کی خاطر — رات بھر رو و کراہو

بد کریں ہر دم برائی — تم کہو ان کا بھلا ہو

ہم وہی ناشستہ رُو ہیں — تم وہی بحرِ عطا ہو

ہم وہی شایانِ رد ہیں — تم وہی شانِ سخا ہو

ہم وہی بے شرم و بد ہیں — تم وہی کانِ حیا ہو

ہم وہی ننگِ جفا ہیں — تم وہی جانِ وفا ہو

ہم وہی قابل سزا کے — تم وہی رحمِ خدا ہو

چرخ بدلے دہر بدلے — تم بدلنے سے ورا ہو

اب ہمیں ہوں سہو حاشا — ایسی بھولوں سے جُدا ہو

عمر بھر تو یاد رکھّا — وقت پر کیا بھُولنا ہو

وقتِ پیدائش نہ بھولے — کیفَ ینسیٰ کیوں قضا ہو

یہ بھی مولیٰ عرض کر دوں — بھول اگر جاؤ تو کیا ہو

وہ ہو جو تم پر گراں ہے — وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو

وہ ہو جس کا نام لیتے — دشمنوں کا دل بُرا ہو

وہ ہو جس کے رد کی خاطر — رات دن وقفِ دُعا ہو

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مرمٹیں برباد بندے — خانہ آباد آگ کا ہو
شاد ہو ابلیس ملعوں — غم کسے اس قہر کا ہو
تم کو ہو واللہ تم کو — جان و دل تم پر فدا ہو
تم کو غم سے حق بچائے — غم عدو کو جاں گزا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق — بیکسوں کے غم زدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے — تم مدام اس کو سرا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو — وہ وہی چاہے جو چاہا ہو
برتو او پاشد تو برما — تا ابد یہ سلسلہ ہو

کیوں رضا مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکل کشا ہو

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

ملکِ خاصِ کبریا ہو
مالکِ ہر ما سوا ہو

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقلِ عالم سے ورا ہو

کنزِ مکتومِ ازل میں
درِّ مکنونِ خدا ہو

سب سے اوّل سب سے آخر
اِبتدا ہو اِنتہا ہو

تھے وسیلے سب نبی تم
اصل مقصودِ ہدیٰ ہو

پاک کرنے کو وضو تھے
تم نمازِ جانفزا ہو

سب بشارت کی اذاں تھے
تم اذاں کا مدعا ہو

سب تمہاری ہی خبر تھے
تم مؤخر مبتدا ہو

قربِ حق کی منزلیں تھے
تم سفر کا منتہیٰ ہو

قبل ذکر اضمار کیا جب
رتبہ سابق آپ کا ہو

طورِ موسیٰ چرخِ عیسےٰ
کیا مساویِ دنےٰ ہو

سب جہت کے دائرے میں
شش جہت سے تم ورا ہو

سب مکاں تم لامکاں میں
تن ہیں تم جانِ صفا ہو

سب تمہارے در کے رستے
ایک تم راہِ خدا ہو

سب تمہارے آگے شافع
تم حضورِ کبریا ہو

سب کی ہے تم تک رسائی
بارگہ تک تم رسا ہو

وہ کلس روضے کا چمکا
سر جھکاؤ کج کلا ہو

وہ درِ دولت پہ آئے
جھولیاں پھیلاؤ شا ہو

mubashirkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

السّلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ
حمزہ سردارِ شہیداں عمّ اکبر آمدہ

جعفرے کو می پرد صبح و مسا با قدسیاں
با تو ہم مسکن بہ بطنِ پاک مادر آمدہ

بنتِ احمد رونق کاشانہ و با نوے تو
گوشت و خونِ تو بلعمش شیر و شکر آمدہ

ہر دو ریحانِ نبی گلہائے تو زاں گل زمیں
بہرِ گل چینیت زمینِ باغ برتر آمدہ

می چمیدی گلبنا در باغِ اسلام و ہنوز
غنچہ ات نشگفت و نے نخلے دگر برآمدہ

نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ با دتند
یا علی چوں بر زبانِ شمعِ مضطر آمدہ

ماہ تاباں گو متاب و مہر رخشاں گو مرخش
باختر تا خاور اسمت نور گستر آمدہ

حل مشکل کن بروئے من در رحمت کشا
اے بنامِ تو مسلّم فتح خیبر آمدہ

مرحبا اے قاتلِ مرحب امیر الاشجعیں
در ظلالِ ذوالفقارت شور محشر آمدہ

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

سینہ ام را مشرقستاں کن بنورِ معرفت
اے کہ نامِ سایہ ات خورشید خاور آمدہ

کے رسد مولیٰ بمہر تابناکت نجمِ شام
گو بنورِ صحبتِ او صبحِ انور آمدہ

ناصبی را بغضِ تو سوئے جہنّم رہ نمود
رافضی از حُبِّ کاذب در سقر در آمدہ

من ز حق می خواہم اے خورشید حق آں مہر تو
کز ضیائش عالم ایماں منوّر آمدہ

بہر استر چادر مہتاب ایں زرّیں پرند
ناپذیرائے گلیمِ بخت قنبر آمدہ

تشنہ کامِ خود رضائے خستہ را ہم جرعۂ
شکر آں نعمت کہ نامت شاہ کوثر آمدہ

mubashirkhanyar@gmail.com
by Mubashir Younus

اے بدورِ خود امامِ اہلِ ایقاں آمدہ
جانِ انس وجانِ جان وجانِ جاناں آمدہ

قامتِ تو سروِ نازِ جوئبارِ معرفت
روئے تو خورشیدِ عالمتابِ ایماں آمدہ

موئے زلفِ عنبرینت قوتِ رُوحِ ہدیٰ
رنگِ رویت غازۂ دینِ مسلماں آمدہ

زنگ از دلہا زواید خاک بوسیِ درت
تابناک از جلوہ ات مرآتِ احساں آمدہ

صد لطائف می کشاید یک نگاہِ لطفِ تو
دستِ فیضانت کلیدِ بابِ عرفاں آمدہ

نامت آلِ احمد و احمد شفیع المذنبیں
زاں دل از دستِ گنہ پیشِ تو نالاں آمدہ

پر صدا شد باغِ قدس از نغمہائے وصفِ تو
تا بہارِ جنّت از گلزارِ جیلاں آمدہ

چوں گلِ آلِ محمدؐ رنگِ حمزہ بر فروخت
بوئے آلِ احمد اندر باغِ عرفاں آمدہ

گلبنِ نورستہ ات را سبزۂ چرخِ کہن
فرشِ پا انداز بزمِ رفعتِ شاں آمدہ

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

تا کشیدم نالۂ یا آلِ احمد الغیاث
بے سر و سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ

در پناہِ سایۂ دامانت اے ابرِ کرم
گرمیِ غم کشتۂ با سوزِ احزاں آمدہ

دل فگارے آبلہ پائے بشہرِ جود تو
از بیابانِ بلا افتان و خیزاں آمدہ

تازہ فریادے برآور دائے مسیحا بر درت
کہنہ رنجورے کہ از غم بر لبش جاں آمدہ

زہر نوشِ جامِ غم در حسرتِ فیضِ شفاء
زانگبینِ رحمتت یک جرعہ جویاں آمدہ

بہر آں رنگیں ادا گل برگ چند آلِ رسول
برکش از دل خار الآمے کہ در جاں آمدہ

احمد نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی
رہنمائم سوئے تو اے آبِ حیواں آمدہ

اے زلالِ چشمۂ کوثر لبِ سیراب تو
بر درِ پاکت رضا با جانِ سوزاں آمدہ

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم مکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہورِ نہاں قیامِ جہاں رکوعِ مہاں سجودِ شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

mubashirdarkhana@gmail.com

یہ فیض دیے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمھارے دیے یہ اکرمیاں تمھارے لئے

سحابِ کرم روانہ کیے کہ آبِ نعمؐ زمانہ پیے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیے یہ ستر بداں تمھارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر وشاں باآنہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکب شاں یہ نام و نشاں تمھارے لئے

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب ربِّ جہاں تمھارے لئے

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زُوا پئے دل و جاں تمھارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھوں پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمھارے لئے

نہ روحِ امیں نہ عرشِ بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمز یں کھلیں ازل کی نہاں تمھارے لئے

جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمھارے لئے

کمالِ مہاں جلالِ شہاں جمالِ حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں روز فکاں ظل آئینہ ساں تمھارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ عُلا بھی دُور رہا
جہت سے وَرا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمھارے لئے

mubashirahmadkhan@gmail.com

by Mubashir Younus

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمھارے لئے

بفورِ صدا اسماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمھارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی منتیں نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گنتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصورِ جناں تمھارے لئے

فنا بدرت بقا ببرت زہر دو جہت بگردِ سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمھارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمھارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہنس بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمھارے لئے

mubashirurkhanvi@gmail.com
by Mubashir Younus

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گل کی بہار ہے کہ بہارِ بلبلِ زار ہے

نہ دلِ بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوششِ حسن سے
نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو و لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لبِ جوئے چھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان، جان سے ہے بقا وہی بُن ہے بن سے یہی بار ہے

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

یہ ادب کہ بلبلِ بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

بہ ادب جھکا لو سرِ دلا کہ میں نام لوں گلِ و باغ کا
گلِ تر محمدؐ مصطفےٰ چمن اُن کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ اُن کا جو مُنھ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لئے جھکے وہی دل جو اُن پہ نثار ہے

یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر
نہیں چاک جیبِ گل و سحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

وہی نذرِ شہ میں زرِ نکو جو ہو اُن کے عشق میں زرد رُو
گلِ خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اس کے اُگال سے بھری سلطنت کا اُدھار ہے

وہ اٹھیں چمک کے تجلّیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلّیاں
دل و جاں کو بخشیں تسلّیاں ترا نور بارِ دو حار ہے

رسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیعِ روزِ شمار ہے

نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم و طور نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی اُدھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تری تجلّیِ دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہِ مبیں مری رات کیوں ابھی تار ہے

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

مری ظلمتیں ہیں ستم مگر ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک جھینٹ پڑے ادھر شبِ داج ابھی تو نہار ہے

گنہِ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو ترے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

ترے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

وہ جسے وہابیے نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہیدِ لیلیِ نجد تھا وہ ذبیحِ تیغِ خیار ہے

یہ ہے دیں کی تقویت اُس کے گھر یہ ہے مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

mubashirkhanyar@gmail.com
by Mubashir Younus

ایمان ہے قال مصطفائی
قرآن ہے حال مصطفائی

اللہ کی سلطنت کا دولہا
نقش تمثال مصطفائی

کُل سے بالا رسل سے اعلا
اجلال و جلال مصطفائی

اصحاب نجوم رہنما ہیں
کشتی ہے آل مصطفائی

ادبار سے تو مجھے بچالے
پیارے اقبال مصطفائی

مرسل مشتاقِ حق ہیں اور حق
مشتاق وصال مصطفائی

خواہانِ وصالِ کبریا ہیں
جویانِ جمال مصطفائی

محبوب و محب کی ملک ہے ایک
کونین ہیں مال مصطفائی

اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے
دامانِ خیال مصطفائی

ہیں تیرے سپرد سب امیدیں
اے جود و نوال مصطفائی

روشن کر قبر بیکسوں کی
اے شمع جمال مصطفائی

اندھیر ہے بے ترے مرا گھر
اے شمع جمال مصطفائی

مجھ کو شب غم ڈرا رہی ہے
اے شمع جمال مصطفائی

آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا
اے شمع جمال مصطفائی

میری شبِ تار دن بنا دے
اے شمع جمال مصطفائی

چمکا دے نصیب بد نصیباں
اے شمع جمال مصطفائی

قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے
اے شمع جمال مصطفائی

چھایا آنکھوں تلے اندھیرا
اے شمع جمال مصطفائی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

دل سرد ہے اپنی لو لگا دے — اے شمع جمال مصطفائی
گھنگھور گھٹائیں غم کی چھائیں — اے شمع جمال مصطفائی
بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا — اے شمع جمال مصطفائی
فریاد دباتی ہے سیاہی — اے شمع جمال مصطفائی
میرے دلِ مردہ کو جلا دے — اے شمع جمال مصطفائی
آنکھیں تری راہ تک رہی ہیں — اے شمع جمال مصطفائی
دکھ میں ہیں اندھیری رات والے — اے شمع جمال مصطفائی
تاریک ہے رات غم زدوں کی — اے شمع جمال مصطفائی
ہو دونوں جہاں میں منھ اجالا — اے شمع جمال مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا — اے شمع جمال مصطفائی
پُرنور ہے تجھ سے بزمِ عالم — اے شمع جمال مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر — اے شمع جمال مصطفائی
للّٰہ اِدھر بھی کوئی پھیرا — اے شمع جمال مصطفائی

تقدیر چمک اٹھے رضا کی
اے شمع جمال مصطفائی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے
تاجِ سر بنتے ہیں سیّاروں کے

ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم
خلعتِ زر بنیں پشتاروں کے

میرے آقا کا وہ در ہے جس پر
ماتھے گھِس جاتے ہیں سرداروں کے

میرے عیسیٰ ترے صدقے جاؤں
طور بے طور ہیں بیماروں کے

مجرمو! چشمِ تبسّم رکھو
پھُول بن جاتے ہیں انگاروں کے

تیرے ابرو کے تصدّق پیارے
بند کرتے ہیں گرفتاروں کے

جان و دل تیرے قدم پر وارے
کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے

صدق و عدل و کرم و ہمّت میں
چار سُو شہُرے ہیں اِن چاروں کے

بہرِ تسلیم علی میداں میں
سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ
بول بالے مری سرکاروں کے

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو
نامِ پاک اُن کا جپا پھر تجھ کو کیا

بے خودی میں سجدۂ دریا طواف
جو کیا اچھّا کیا پھر تجھ کو کیا

ان کو تملیک ملیک الملک سے
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا

ان کے نام پاک پر دل جان و مال
نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا

یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ اُن کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

لَا یَعُوْدُوْنَ آگے ہو گا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

دشتِ گرد و پیش طیبہ کا ادب
مکّہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خُدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدِ مصطفےٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نفختُ فیہ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تم کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا کرو قسمتِ عطایا

وَاِلٰی الْاِلٰہِ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا بنو شافعِ خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتا چلا بہ مشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیرِ لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا نہ اسی نے کچھ بتایا

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

کبھی خاک پر پڑا ہے سرِ چرخ زیرِ پا ہے
تو قدم میں عرش پایا
کبھی پیشِ در کھڑا ہے سرِ بندگی جھکایا

کبھی وہ تپک کے آتش کبھی وہ ٹپک کے بارش
بڑی جوششوں سے آیا
کبھی وہ ہجومِ نالش کوئی جانے ابر چھایا

کبھی وہ چہک کے بلبل کبھی وہ مہک کے خود گل
گلِ قدس لہلہایا
کبھی وہ لہک کے بالکل چمنِ جناں کھلایا

کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگِ نو کے خواہاں
کہے رُوح ہاں جلایا
وہ جیا کہ مرگِ قرباں وہ موا کہ زیست لایا

کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سرد گہ تپاں ہے
رُخ کام جاں دکھایا
کبھی زیرِ لبِ فغاں ہے کبھی چپ کے دم نہ تھایا

یہ تصوراتِ باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
میں انھیں شفیع لایا
تری قدرتیں ہیں کاملِ انھیں راست کر خدایا

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے
توئی خود سازِ سامانم اغثنی یا رسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

نرفتم راہ بینایاں فتادم در چہِ عصیاں
بیا اے حبلِ رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ بر سر بلا بارد دلم دردِ ہوا دارد
کہ داند جز تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر رانی وگر خوانی غلامم انت سلطانی
دگر چیزے نمیدانم اغثنی یا رسول اللہ

بکہفِ رحمتم پرور ز قطمیرم منہ کم تر
سگِ درگاہِ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد
مدد اے آبِ حیوانم اغثنی یا رسول اللہ

چو مرگم نخلِ جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگِ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ

چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد
بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

پدر را نفرتے آید پسر را وحشت افزاید
تو گیری زیرِ دامانم اغثنی یا رسول اللہ

عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من
دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گدائے آمدم اے سلطان بامّیدِ کرم نالاں
تہی داماں مگر دانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر می رانیم از در کمن بیمار دردے دیگر
کجا نالم کرا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ
شکستم رنگ سامانم اغثنی یا رسول اللہ

رضایت سائلِ بے پر توئی سلطان لا تنہر
شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

جنان بنے گی محبّانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینہ میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے، زیارتِ در کی، صدا آہ واپس آئے
نظر کے اشک بچھے دل کا داغ لے کے چلے

مدینہ جانِ جنان و جہاں ہے وہ سن لیں
جنھیں جنونِ جناں سوئے زاغ لے کے چلے

ترے سحابِ سخن سے نہ نم کہ نم سے بھی کم
بلیغ بہرِ بلاغت بلاغ لے کے چلے

حضورِ طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلۂ مکر و فراغ لے کے چلے

تمھارے وصفِ جمال و کمال میں جبریل
محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

گِلہ نہیں ہے مُرید رشید شیطاں سے
کہ اس کے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے

مگر خدا پہ جو دھبّہ دروغ کا تھوپا
یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے

وقوعِ کذب کے معنی درست اور قدّوس
ہیئے کی پھوڑے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کے شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

خبیث بہرِ خبیثہ خبیثہ بہرِ خبیث
کہ ساتھ جنس کو بازو کلاغ لے کے چلے

جو دین کو دُکو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کے چلے یا الاغ لے کے چلے

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

(غزل قطع بند)

انبیا کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسم پُر نور بھی رُوحانی ہے

اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف
اُن کے اَجسام کی کب ثانی ہے

پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی
رُوح ہے پاک ہے نورانی ہے

اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حَیِّ ابدی ان کو رضاؔ
صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

نظمِ معطّر

۱۳۰۹ھ

حمد

حمداً لک یا مفضل عبدالقادر — یا ذا الافضال
یا منعم یا مجمل عبدالقادر — انت المتعال
مولائے بما منت بالجود علیہ — من دون سوال
امنن واجب سائل عبدالقادر — جُد بالآمال

صلوٰۃ

بارد ز خدا بر جد عبدالقادر — محمود خدا حامد عبدالقادر
باران درودے کہ چکیدہ ز رخش — بارد بسر سیّد عبدالقادر

تمہید

یارب کہ دمد سنائے عبدالقادر — ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر
ہمزہ بردیفِ الف آید یعنی — خم کردہ قدش برائے عبدالقادر

ردیف الألف

یا من بسناہُ جار عبدالقادر — یا من بشناہ یار عبدالقادر
إذ أنت جعلتہ کما کنت تشاء — فاجعلنی کیف شاء عبدالقادر

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

رباعی

ربی اربی الرجاء عبدالقادر — اذعَودنا العطاء عبدالقادر
الدار وسیعتہ و ذوالدار کریم — بورنا حیث باء عبدالقادر

ردیف الباء

در حشر گہ جناب عبدالقادر — چوں نشر کنی کتاب عبدالقادر
از قادریاں مجو جدا گانہ حساب — مدّے شمر از حساب عبدالقادر

رباعی

اللّٰہ اللّٰہ ربّ عبدالقادر — دارد واللّٰہ حبّ عبدالقادر
از وصف خدائے تو نصیبت دادند — طوبےٰ لک اے محب عبدالقادر

ردیف التاء

اے عاجزِ تو قدرت عبدالقادر — محتاج درت دولت عبدالقادر
از حرمتِ ایں قدرت و دولت بخشائے — بر عاجز پر حاجت عبدالقادر

رباعی

تنزیل مکمل ست عبدالقادر — تکمیل منزل ست عبدالقادر
کس نیست جزاُو در دو کنار ایں سیر — خود ختم و خود اول ست عبدالقادر

mubashirkhanjan@gmail.com

by Mubashir Younus

رباعی

مما[1] لاتعلموست[2] عبدالقادر — مستور ستور[3] ہوست عبدالقادر
میجو میگو پس آنچہ دانی کہ وراست — از جستن و گفتن اوست عبدالقادر

رباعی مستزاد

می گفت دلم کہ جاں ست عبدالقادر — گفتم احسنت
جاں گفت کہ دین ماں[4] ست عبدالقادر — گفتم آمنت
دیں گفت حیات من ..... گفتم — ایں جملہ صفات
از ذات بگو کہ آں ست عبدالقادر — گم شد من و انت

رباعی

عقل و حصر صفات عبدالقادر — شبکور و نجوم
وہم و ادراک ذات عبدالقادر — وہ شارق و بوم
عجز آں کہ بکنہ قطرہ آبے نرسید — زعم آں کہ رسد
تا قعر یم و فرات عبدالقادر — قدرت معلوم

---

[1] اسقاط النون من المضارع شائع نظماً و نثراً و علیہ بخرج حدیث کما تکونوا یولّٰی علیکم ۱۲
[2] سیدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: قال اللہ تعالیٰ و یخلق مالا تعلمون انا مما لا تعلمون ۱۲
[3] ہو اشارہ بذات احدیت جل شانہ ۱۲
[4] مان بزیادت ن بمعنی ماست ۱۲

by Mubashir Younus

ردیف الثاء

دیں را اصل حدیث عبدالقادر — اہلِ دیں را مغیث عبدالقادر
او ما ینطق عن الھویٰ ایں شرحش — قرآں احمد حدیث عبدالقادر

ردیف الجیم

اے رفعت بخش تاج عبدالقادر — پُر نور کن سراج عبدالقادر
آں تاج و سراج باز برکن یارب — بستاں ز شہاں خراج عبدالقادر

ردیف الحاء

پاک است زباک طرح عبدالقادر — وجبی ست بری ز جرح عبدالقادر
جرحش کہ تواند کہ زکلکِ قدرت — احمد متن ست و شرح عبدالقادر

رباعی

اے عام کن صلاح عبدالقادر — انعام کن فلاح عبدالقادر
من سر تا پا جُناح گشتم فریاد — اے سر تا پا نجاح عبدالقادر

ردیف الخاء

اے ظلِّ الٰہ شیخ عبدالقادر — اے بندہ پناہ شیخ عبدالقادر
محتاج و گدائیم و تو ذوالتاج و کریم — شیئاً لِلّٰہ شیخ عبدالقادر

mubashirkhanjan@gmail.com
by Mubashir Younus

رباعی

ماہ عربی اے رُخ عبدالقادر
نورے زربی اے رُخ عبدالقادر
امروز زدی دی زپری خوبتری
بدرے عجبی اے رُخ عبدالقادر

ردیف الدال

دیں زاد کہ زاد زاد عبدالقادر
دل داد کہ داد داد عبدالقادر
ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد و مرا
جاں باد کہ باد باد عبدالقادر

ردیف الذال

سلطانِ جہاں معاذ عبدالقادر
تن ملجا و جاں ملاذ عبدالقادر
صحن آرد امانی و اماں بار دبام
آں را کہ دہد عیاذ عبدالقادر

ردیف الراء

پر آب بود کوثر عبدالقادر
خوش تاب بود گوہر عبدالقادر
در ظلمتِ ظلّما اب و تابے دارم
اے حشر بیا بر در عبدالقادر

رباعی

یارب نیم از درخور عبدالقادر
دل دادہ مراں از در عبدالقادر
ایں ننگ مریدے ار نرفتہ بمراد
رفتن مدہ از خاطر عبدالقادر

mubashirkhanjan@gmail.com
by Mubashir Younus

اے دافع ظلم افسر عبدالقادر — اے دفع ظلم خنجر عبدالقادر
دور از تو جہاں بمرگ نزدیک بیا — برکش ز دوان کشور عبدالقادر

حِس کن انوارِ بدر عبدالقادر — بس کن ز اسرارِ صدر عبدالقادر
خود قدرتِ قدر نامقدر ز قدر — جوئی مقدارِ قدر عبدالقادر

ردیف الزاء

اے فضل تو برگ و ساز عبدالقادر — فیض تو چمن طراز عبدالقادر
آن کن کہ رسد قمری بے بال و پرے — در سایۂ سرو ناز عبدالقادر

ردیف السین

در دا ز درِ مجلس عبدالقادر — دور است سگ بکیس عبدالقادر
حال ایں و ہوس آنکہ چو میرم ببرم — سر در قدم اقدس عبدالقادر

رباعی مستزاد

گفتم تاج رؤس عبدالقادر — سر خم گردید
جانا روح نفوس عبدالقادر — بر خود بالید
رزماً او قلب فوج دیں را دل و جانست — ز دنوبت فتح
بزماً بزماً عروس عبدالقادر — شاداں رقصید

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

ردیف الشین

بالاست بلند فرش عبدالقادر
بر قدر بلند عرش عبدالقادر

آں بدر[1] عریش بدر مہ پارہ عرش
تابندہ بہ بیں بفرش عبدالقادر

گسترده بعرش فرش عبدالقادر
اوردہ بفرش عرش عبدالقادر
سربمن اللہ ۱۲ تحت

ایں کردکہ کرد کرد شاہے کہ فزود
بالاؤ فرود عرش عبدالقادر
سوال ۱۲ جواب ۱۲ عزوجاہ

عرش شرف ست فرش عبدالقادر
فرش شرف ست عرش عبدالقادر

یعنی تا سر بپائے (---) فرش نمود
سرہا شدہ فرش عرش عبدالقادر
عرش ۱۲

ردیف الصاد

فن گرچہ نہ شد بر نص فرمان ۱۲ عبدالقادر
جاں دارد مہر از فص نگینہ ۱۲ عبدالقادر

گر ناقصم ایں نسبت کامل چہ خوش است
کاں بندہ رضا ناقص عبدالقادر

[1] بدر اول بمعنی ماہ شب چہاردہ و بدر دوم جائے ہر حرب کہ اولین جہاد اسلام آنجا واقع شدہ و عریش خانۂ کہ از نے بنا کنند، در حدیث است سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز بدر فرمود مرا بکار موسیٰ رو گردانی نیست عریشے بمچو عریش موسیٰ سازند، ہمچناں ساختند و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در او جلوہ ارزانی داشت۔ ۱۲

mubashirkhanna@gmail.com

by Mubashir Younus

رباعی

بالکسر منم مخلصِ عبدالقادر — سر بر قدم خلص عبدالقادر
دوستان اخلاص ۱۲
برکسر چو رحم آرد فتحش چہ عجب — بالفتح شوم مخلص عبدالقادر
شکستگی ۱۲ کشائش و فیض ۱۲ برگزیدہ ۱۲

ردیف الضاد

تمکینِ گلے از ریاض عبدالقادر — تلوینِ نمے از حیاض عبدالقادر
نور دل عارفاں کہ شب صبح نمست — سطرے بود از بیاض عبدالقادر

ردیف الطاء

اینجا وجہِ نشاط عبدالقادر — آنجا شمعِ صراط عبدالقادر
بکشادۂ ..... بنہادہ بجود — دروازہ صلا سماط عبدالقادر

ردیف الظاء

خوباں چو گل بوعظ عبدالقادر — اعیان رسل بوعظ عبدالقادر
پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نمست — شمع جزو کل بوعظ عبدالقادر

ردیف العین

خور راتبہ خور ز شمع عبدالقادر — مہ آزقہ بر ز شمع عبدالقادر
ایں نور و سرور شیرت از صبح ز چیست — دو دیست مگر ز شمع عبدالقادر

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

رُباعی

اما مگزر ز شمع عبدالقادر — مہری بنگر ز شمع عبدالقادر
کاریکہ ز خور بہ نیم مہ دیدی بیں — در نیم نظر ز شمع عبدالقادر

رُباعی

بر وحدتِ او رابع عبدالقادر — یک شاہد و دو سابع عبدالقادر
انجام وے آغازِ رسالت باشد — اینک گو ہم تابع عبدالقادر

رُباعی مستزاد

واحد چو نہم رابع عبدالقادر — در دامن دال
زائد چو سوم سابع عبدالقادر — ہم مسکن دال
یعنی بدلائے ہفت واو تا دچہار — توحید سرا
یک یک بیکے تابع عبدالقادر — اندر فن دال

رَدیفُ الغین

مے نے نور چراغ عبدالقادر — مے نے نورے ز باغ عبدالقادر
ہم آب رشد ہست و ہم مایۂ خلد — یارب چہ خوش ست ایاغ عبدالقادر

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

ردیفُ الفاء

عطفاً عطفاً عطوف عبدالقادر — رافاً رافاً رءوف عبدالقادر
اے آنکہ بدست تست تصریفِ امور — اصرف عنا الصّروف عبدالقادر

رَدیفُ القاف

خیرہ است خرد ز برق عبدالقادر — تیرہ است حضور شرق عبدالقادر
خورشید بہ پرتو سہا حبتن چیست — اے جستہ بعقل فرق عبدالقادر

رَدیفُ الکاف

آخر بنم اے مالک عبدالقادر — مملوک و.....مالک عبدالقادر
میسند کہ گویند بایں نسبت و بند — کاں بندہ فلاں ہالک عبدالقادر

رَدیفُ اللّام

نامد ز سلف عدیل عبدالقادر — ناید بخلف بدیل عبدالقادر
مثلش گر ز اہلِ قرب جوئی گوئی — عبدالقادر مثیل عبدالقادر

رُباعی

حشرست و توئی کفیل عبدالقادر — جاہت بہ شہ جلیل عبدالقادر
دردا در دارِ عدل آمد مجرم — زود آ زود آ وکیل عبدالقادر

mubashirkhanna@gmail.com
by Mubashir Younus

ردیف المیم

یارب بجمال نام عبدالقادر — یارب بنوال عام عبدالقادر
منگر بقصور و نقص ما قادریاں — بنگر بکمال تام عبدالقادر

رُباعی

ہر صبح رہت مرام عبدالقادر — ہر شام درت مقام عبدالقادر
بگزر ز سپید و سیہِ قادریاں! — از حرمتِ صبح و شام عبدالقادر

رُباعی

عبدالقادر کریم عبدالقادر — عبدالقادر عظیم عبدالقادر
رحمانت رب و رحمت عالم اب — رحمت رحمت رحیم عبدالقادر

رُباعی

در جود سمر اے یم عبدالقادر — صد بحر ببر اے یم عبدالقادر
دور از تو سگ تشنہ لبے می میرد — یک موج دِگر اے یم عبدالقادر

رُباعی

صدّیق صفت حلیم عبدالقادر — فاروق نمط حکیم عبدالقادر
مانند غنی کریم عبدالقادر — در رنگ علی علیم عبدالقادر

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

رَدیفُ النونْ

دستے زدم اے ضامن عبدالقادر
در دامن جاں بامن عبدالقادر
یارب چو خود ایں دامن گستردہ تست
گستردہ مچیں دامن عبدالقادر

رُباعی

یارب قرصے ز خوان عبدالقادر
داریم حقے بنان عبدالقادر
ایں نسبت بس کہ عاجزان اویم
رحمے بر عاجزان عبدالقادر

رُباعی

جودست بارث شان عبدالقادر
بودست و بود ازان عبدالقادر
جنّت بگداد ہند و منت نہ نہند
وَہُ سنّت خاندان عبدالقادر

رَدیفُ الواؤ

خوبان خوبند نے چو عبدالقادر
شیریناں قندنے چو عبدالقادر
محبوبان یکدگر بہ افزائش حسن
چندو صد چندنے چو عبدالقادر

رُباعی

خواہی کاہی علو عبدالقادر
نامی سامی سموّ عبدالقادر
ہشدار کہ با خدائے خود می جنگی
مُت غیظًا اے عدو عبدالقادر

mubashirkhanan@gmail.com
by Mubashir Younus

رُباعی

مہ فرش کتاں دردِ عبدالقادر — خورشید رساں در جوِ عبدالقادر
آشفتہ مہ و شیفتہ می گردد مہر — در جلوۂ ماہِ نوِ عبدالقادر

ردیف الہاء

حمداً لک اے الٰہ عبدالقادر — اے مالک و بادشاہ عبدالقادر
اے خاک براہِ تو سرِ جملہ سراں — کن خاک مرا براہ عبدالقادر

رُباعی

بے جان و بجانم شہ عبدالقادر — کس جز تو ندانم شہ عبدالقادر
بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو — نیک ست گمانم شہ عبدالقادر

رُباعی

بہر سر ہو تجلیہ عبدالقادر — ہم تجلیہ را تحلیہ عبدالقادر
بر متن متینِ احدیت احمد — شرح است براں منہیہ عبدالقادر

رُباعی

از عارضہ نیست وجہ عبدالقادر — ذاتی ست ولائے وجہ عبدالقادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے — عبدالقادر بوجہ عبدالقادر

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

رُباعی

خود نور ستد از رہ عبدالقادر — ہم اِذن طلوع از شہ عبدالقادر
ماہ است گدائے در مہر و ایں جا — مہر ست گدائے مہ عبدالقادر

رُباعی مستزاد

بر اوج ترقی شدہ عبدالقادر — تا نامِ خدا
خیمہ مستنزل زدہ عبدالقادر — ناس اندوہدیٰ
بالجملہ بقرآن رشاد وارشاد — در بدء وختام
بسم اللہ دناس امدہ عبدالقادر — حمدست ابدا

رَدیفُ الیاء

اے قادر و اے خدائے عبدالقادر — قدرت دہِ دستہائے عبدالقادر
بَرعاجزیِ ما نظرِ رحمت کن — رحم اے قادر برائے عبدالقادر

جاں بخش مرا بپائے عبدالقادر — جاں بخش تہ لوائے عبدالقادر
از صد چو رَضا گزشتے از بہر رضاش — اینہم بعلم برائے عبدالقادر

رُباعی

عین امدہ ابتدائے عبدالقادر — از رویت امر رائے عبدالقادر
از رویتِ او عین مرا روشن کن — روشن کن عین و رائے عبدالقادر

mubashirkhanyar@gmail.com
by Mubashir Younus

رُباعی

عید یکتا لقائے عبدالقادر — دُر بار درِ عطائے عبدالقادر
عبد ابہ لقائے او چو ہمزہ گم شد — تا دریابی بپائے عبدالقادر

رُباعی

دل حرف مزن سوائے عبدالقادر — حاجت داند عطائے عبدالقادر
پیشش ہم از دشفیع انگیز و بگو — عبدالقادر برائے عبدالقادر

رُباعی مستزاد

افتادہ در اول بدایت باساں — الصاق طلب
گردیدہ باآخر تجسس خنداں — عین ساں بطرب
یعنی شہ جیلاں زشہان بس کہ ہمو نست — در مصحف قرب
بسم اللہ وناس را شروع و پایاں — الحمد لِرَب

mubashirkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

اکسیرِ اعظم
۱۳۰۲ھ

قصیدۂ مجیدۂ مقبولۂ ان شاء اللہ تعالیٰ فی منقبت سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مطلع تشبیب و ذکرِ عاشق شدن حبیب

ایکہ صد جاں بستہ در ہر گوشۂ داماں توئی
دامن افشانی وجاں بار و چرا بیجاں توئی

آں کدامیں سنگدل عیارۂ خونخوارۂ
کز غمش با جانِ نازک در تپِ ہجراں توئی

سروِ نازِ خویشتن را برکہ قمری کردۂ
عندلیبِ کیستی چوں خود گلِ خنداں توئی

ہم رخاں آئینہ داری ہم لباں شکر شکن
خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیراں توئی

جوئے خوں نرگس چہ ریزد گر بچشماں نرگسی
بوئے خوں از گل چہ خیزد گر بہ تن ریحاں توئی

آں حسینستی کہ جانِ حسن می نازد بتو
می ندانم از چہ مرگِ عاشقی جویاں توئی

نو غزالِ کمسنِ من سوئے ویراں می رمی
ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولاں توئی

mubashirkhanyar@gmail.com
by Mubashir Younus

سینہ حسن آباد شد ترسم نمائی در دلم
زانکہ از وحشت رسیدہ در دلِ ویراں توئی

سوختم من سوختم اے تاب حسنت شعلہ خیز
آتشت در جان بسازد خود چرا سوزاں توئی

ایں چنینی ایکہ ماہت زیرِ ابرِ عاشقی ست
آہ اگر بے پردہ روزے بر سرِ لمعاں توئی

سینہ گر بر سینہ ام مالی غمت چینم مگر
دانم اینہم از غرض دانی کہ بس ناداں توئی

ماہِ من مہ بندہ ات مہ را چہ مانی کانچنیں
سینہ وقفِ داغ و بیخوابِ سرگرداں توئی

عالمے کشتہ بناز اینجا چہ ماندی در نیاز
کار فرما فتنہ را آخر ہماں فتّاں توئی

دام کاکل بہر آں صیاد خود ہم می کشا
یا ہمیں مشتِ پرِ ما را بلائے جاں توئی

با غہا گشتم بجانِ تو کہ بے ما ناستی
یارب آں گل خود چہ گل باشد کہ بلبل ساں توئی

منکہ می گریم سزائے من کہ رُویت دیدہ ام
تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رُو گریاں توئی

یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردۂ
یا حسیں تر دیدۂ از خود کہ صیدِ آں توئی

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

گریز ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

یا ہما ناپرتوے از شمع جلیلاں بر تو تافت
کاہ ہنچنیں از تابش و تپ ہر دو باساماں توئی

آں شہے کاندر پناہش حسن و عشق آسودہ اند
ہر دو را ایما کہ شاہا ملجاء مایاں توئی

حسنِ رنگش عشقِ بوئیش ہر دو بر رویش نثار
ایں سراید جاں توئی واں نغمہ زن جاناں توئی

عشق در نازش کہ تا جاناں رسانیدم ترا
حسن در بالش کہ خود شاخی ز محبوباں توئی

عشق گفتش سید ابر خیز و رو بر خاک نہ
حسن گفت از عرش بگزر پرتوِ یزداں توئی

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

الالتفات الی الخطاب مع تقریر جامعیۃ الحسن والعشق

سرورِ جاں پرورا حیرانم اندر کارِ تو
حیرتم در تو فزوں باد اسرِ پنہاں توئی

سوزی افروزی گدازی بزمِ جاں روشن کنی
شب بپا استادہ یاں با دل بریاں توئی

گردِ تو پروانۂ روئے تو یکساں ہر طرف
روشنم شد کز ہمہ رُو شمع افروزاں توئی

شہ کریم ست اے رضا در مدح سر کن مطلعے
شکرت بخشد اگر طوطیِ مدحت خواں توئی

اوّل مطالع المدح

پیرِ پیراں میرِ میراں اے شہ جیلاں توئی
انس جانِ قدسیان و غوثِ انس و جاں توئی

mubashirkhanyar@gmail.com
by Mubashir Younus

سر توئی سرور توئی سررا سروساماں توئی
جاں توئی جاناں توئی جاں را قرارِ جاں توئی

ظلِ ذاتِ کبریا و عکسِ حسنِ مصطفےٰ
مصطفےٰ خورشید و آں خورشید را لمعاں توئی

مَن رَاٰنِی قد رَاَ الحق گر بگوئی می سزد
زانکہ ماہِ طیبہ را آئینۂ تاباں توئی

بارک اللہ نوبہارِ لالہ زارِ مصطفےٰ
وہ چہ رنگ است اینکہ رنگِ روضۂ رضواں توئی

جوشد از قدِ تو سرو و بار داز روئے تو گل
خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سروستاں توئی

آنکہ گویند اولیا را ہست قدرت از الٰہ
باز گردانند تیر از نیم راہ ایناں توئی

از تو میریم و زیستم و عیش جاویداں کنیم
جاں ستاں جاں بخش جاں پرور توئی وہاں توئی

کہنہ جانے دادہ جانے چوں تو در بر یافتیم
وہ کہ ماں چنداں گرانیم و چنیں ارزاں توئی

عالمِ امی چہ تعلیمے عجیبت کردہ است
اوحش اللہ بر علومت سرّ و غائب داں توئی

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

فی ترقیاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلہ گاہِ جان و دِل پاکی زلوثِ آب و گِل
رخت بالا بردہ از مقصورۂ ارکاں توئی

شہسوارِ من چہ می تازی کہ در گامِ نخست
پاک بیروں تاختہ زیں ساکن و گرداں توئی

تا پری بخشودۂ از عرش بالا بودۂ !
آں قوی پر بازِ اشہب صاحبِ طیراں توئی

سالہا شد زیرِ مہمیز ست اسپِ سالکاں
تا غناں در دست گیری آں سوئے امکاں توئی

mubashirdarkhana@gmail.com

فی کونہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرًّا لا یُدرک

ایں چہ شکل است اینکہ داری تو کہ ظلّے برتری
صورتے بگرفتہ براندازۂ اکواں توئی

یا مگر آئینۂ از غیب ایں سو کردہ روے
عکس می جوشد نمایاں در نظر زینساں توئی

یا مگر نوعے دگر را ہم بشر نامیدہ اند
یا تعالیٰ اللہ از انساں گر ہمیں انساں توئی

mubashirkhanan@gmail.com

by Mubashir Younus

فی جامعیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ للکمالات الظاہر والباطن

شرع از رویت چکد عرفاں ز پہلویت دمد
ہم بہارِ ایں گل و ہم ابرِ آں باراں توئی

پردہ برگیر از رُخت اے مہ کہ شرحِ ملّتی
رُخ بپوش ایجاں کہ رمزِ باطنِ قرآں توئی

ہم توئی قطبِ جنوب و ہم توئی قطبِ شمال
نے غلط کردم محیطِ عالمِ عرفاں توئی

ثابت و سیارہ ہم در تست و عرشِ اعظمی
اہلِ تمکیں اہلِ تلویں جملہ را سلطاں توئی

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

فی ارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء ونیابتہم

مصطفیٰ سلطان عالی جاہ و در سرکارِ اُو
ناظمِ ذوالقدر بالادست والاشاں توئی

اقتدارِ کن مکن حق مصطفیٰ را دادہ است
زیرِ تختِ مصطفیٰ بر کرسیِ دیواں توئی

دورِ آخر نشو تو بر قلبِ ابراہیم شد
دورِ اوّل ہم نشینِ موسیِ عمراں توئی

ہم خلیلِ خوانِ رفق و ہم ذبیحِ تیغِ عشق!
نوحِ کشتیِ غریباں خضرِ گمراہاں توئی

موسیِ طورِ جلال و عیسیِ چرخِ کمال
یوسفِ مصرِ جمال ایوبِ صبرستاں توئی

تاجِ صدّیقی بسر شاہِ جہاں آراستی
تیغِ فاروقی بقبضہ داورِ گیہاں توئی

ہم دو نورِ جان و تن داری و ہم سیف و علم
ہم تو ذوالنورینی و ہم حیدرِ دوراں توئی

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

فی تفضیلہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاولیاء

اولیا را گر گہر باشد تو بحرِ گوہری
در بدستِ شاں زرے دادند زر را کاں توئی

واصلاں را در مقامِ قرب شانے دادہ اند
شوکتِ شاں شد زشان و شانِ شانِ شاں توئی

قصرِ عارف ہر چہ بالاتر بتو محتاج تر
نے ہمیں بنّا کہ ہم بنیاد ایں بنیاں توئی

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

فصلٌ منہ فی شیءٍ من التلمیحات

آنکہ پایش بر رقابِ اولیائے عالم است
وآنکہ ایں فرمود حق فرمود باللہ آں توئی

اندریں قول آنچہ تخصیصات بیجا کردہ اند
از زلل یا از ضلالت پاک ازاں یہتاں توئی

بہر پایت خواجۂ ہندواں شہ کیواں جناب
بل علیٰ اعینی در آئی گویداں سخاقاں توئی

در تنِ مردانِ غیب آتش ز وعظت می زنی
باز خود آں کشتِ آتش دیدہ را نیساں توئی

آں کہ از بیت المقدس تا درت یک گام داشت
از تورہ می پرسد و منجیش از نقصاں توئی

رہروانِ قدس اگر آنجا نہ بینندت رواست
زانکہ اندر حجرۂ قدسی نہ در میداں توئی

سبز خلعت با طرازِ قل ہو اللہ احد
آں مکرم را کہ نخشیدار نہ در ایواں توئی

mubashirdarkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

فصلٌ منہ فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیٰ مشائخہ الکرام

گوشیوخت راتواں گفت از رہِ القائے نور
کافتابانند ایشان و مہِ تاباں توئی

لیک سیرشاں بود بر مستقر و از کجا
اں ترقی منازل کاندراں ہراں توئی

ماہ من لا ینبغی للشمس ادراک القمر
خاصہ چوں از عاد کالعرجون در اطمیناں توئی

کور چشم بد چہ می بالی پری ۔ بودی ہلال
دی قمر گشتی و امشب بدر و بہتر زاں توئی

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

فی تقریرِ عیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصفیا در جہد و توشا ہانہ عشرت می کنی
نوش بادت زانکہ خود شایانِ ہر ساماں توئی

بلبلاں را سوز و ساز و سوزِ ایشاں کم مباد
گلرخاں را زیب زیبد زیبِ ایں بستاں توئی

خوش خور و خوش پوش و خوش زی کوری چشمِ عدو
شاہِ اقلیمِ تن و سلطانِ ملکِ جاں توئی

کامرانی کن بکامِ دوستاں اے من فدات
چشمِ حاسد کور بادا نوشہ ذی شاں توئی

شادزی اے نوعروسِ شادمانی شادزی
چون بحمد اللہ در مشکوئے ایں سلطاں توئی

بلکہ لا واللہ کاینہا ہم نہ از خود کردہ
رفت فرماں ایں چنین و تابعِ فرماں توئی

ترکِ نسبت گفتم از من لفظ محیُ الدّیں مخواہ
زانکہ در دینِ رضا ہم دین و ہم ایماں توئی

ہم بدقت ہم بشہرت ہم بہ نعتِ اولیا
فارغ از وصفِ فلاں و مدحتِ بہماں توئی

mubashirkhana@gmail.com
by Mubashir Younus

تمہیدِ عرض الحاجہ

بے نوایاں را نوائے ذکرِ عیشت کردہ ام
زار نالاں را صلائے گوش بر افغاں توئی

چارہ کن اے عطائے بن کریم ابن الکریم
ظرفِ من معلوم و بیحد وافر و جوشاں توئی

باہمیں دستِ دوتا و دامنِ کوتاہ و تنگ
از چہ گیرم در چہ بنہم بسکہ بے پایاں توئی

کوہ نہ دامن دہد وقت آنکہ پُر جوش آمدی
دست در بازار نفروشند بر فیضاں توئی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

رو مناب از ما بداں چوں مایۂ غفراں توئی
ایۂ آرحمت توئی آئینۂ رحماں توئی

بندہ اَت غیرت برد گر بر درِ غیرت رَود
وَر رَود چوں بنگرد ہم شاہ اَں ایواں توئی

سادگیم بیں کہ می جویم ز تو درمانِ درد
دَرد کو درماں کجا ہم ایں توئی ہم اَں توئی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

الاستعانۃ للاسلام

دینِ بابائے خودت را از سرِ نَو زندہ کن
سیّدا آخر نہ عمر سیّد الادیاں توئی

کافراں توہینِ اسلام آشکارا می کنند
آہ اے عزِّ مسلماناں کجا پنہاں توئی

تا بیاید مہدی از ارواح و عیسیٰ از فلک
جلوہ کن خود مسیحا کار و مہدی شاں توئی

کشتیِ ملّت بموجے کا بجبال افتادہ است
من سرت گردم بیا چوں نوح ایں طوفاں توئی

باد ریزد موج موج و موج خیزد فوج فوج
بر سرِ وقتِ غریباں رَس چو کشتی باں توئی

mubashirfarooki@gmail.com

by Mubashir Younus

اِستِمدادُ العبدِ لِنفسِہٖ

حاش لِلّٰہ تنگ گردد جاہت از ہمچوں منے
یا عمیم الجود بس باوسعتِ داماں توئی

نامۂ خود گر سیہ کردم سیہ تر کردہ گیر
بلکہ زینساں صد دگر ہم چوں مہِ رخشاں توئی

گم چہ شد گر ریزہ گشتم نگ بدستت مومیا
کم چہ شد گر سوختم خود چشمۂ حیواں توئی

سخت ناکس مرد کے ام گر نہ رقصم شاد شاد
چوں شنیدم ہم طبِ اشطخ و غن گویاں توئی

وقتِ گوہر خوش اگر دریاش در دل جائے داد
غرقۂ خس را ہم نہ بیند خس منم عمّاں توئی

کوہِ من کاہست اگر دستے دہی در وقتِ حساب
کاہِ من کوہست اگر بر پلّۂ میزاں توئی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

المباهات الجلیۃ باظہار نسبۃ العبدیۃ

احمد ہندی رضا ابنِ نقی ابنِ رضا
از اب و جد بندہ و واقف ز ہر عنواں توئی

مادرم باشد کنیزِ تو پدر باشد غلام
خانہ زادِ کہنہ ام آقائے خان و ماں توئی

من نمک پروردہ ام تا شیرِ مادر خوردہ ام
للہ المنۃ شکر بخشِ نمک خوراں توئی

خطِ آزادی نہ خواہم بندگیت خسروی است
یللے گر بندہ ام خوشِ مالکِ غلماں توئی

mubashirdarkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

اِنتسابُ المدّاح اِلیٰ کلابِ الباب العالی

بر سرِ خوانِ کرم محروم نگزارند سگ
من سگ و ابرار مہمانان صاحب خواں توئی

سگ بیاں نتواند وجودت نہ پابندِ بیانست
کام سگ دانی وقادرِ بر عطائے آں توئی

گر بسنگے می زنی خود مالکِ جان و تنی
در بہ نعمت می نوازی منتِ مسّاں توئی

پارۂ نانے بفرماتا سوئے من افگنند
ہمتِ سگ ایں قدر دیگر نوال افشاں توئی

من کہ سگ باشم زِ کوئے تو کجا بیروں رَوم
چوں یقیں دانم کہ سگ را نیز وجہِ ناں توئی

در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم
چیست حرفِ رفتن و مختار خوان و زاں توئی

دوڑ بنشینم زمیں بوسم فتم لا بہ کنم
چشم در تو بندم و دانم کہ ذوالاحساں توئی

لِلّٰہ العزّۃ سگِ ہندی و در کوئے تو بار
اے ابن رحمۃ اللعالمیں اے جاں توئی

ہر سگے را بر درِ فیضت چناں دل می دہند
مرحبا خوش آں بنشیں سگِ مہماں توئی

mubashirkhanzai@gmail.com

by Mubashir Younus

گر پریشاں کرد وقتِ خادمانت عَوعوم
خامش اہلِ درد را مپسند چوں درماں توئی

وائے من گر جلوہ فرمائی و من ماند بمن
من ز من بستاں و جایش در دلم منشاں توئی

قادری بودن رضا را مفت باغِ خلد داد
من نمی گفتم کہ آقا مایۂ غفراں توئی

mubashirdakhana@gmail.com

by Mubashir Younus

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر

(مثنوی ردّ امثالیہ)

گریہ کن بلبلا از رنج و غم
چاک کن اے گل گریباں از الم

سنبلا از سینہ برکش آہِ سرد
اے قمر از فرطِ غم شو روی زرد

ہاں صنوبر خیز و فریادی بکن
طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن

چہرہ سُرخ از اشکِ خونی ہر گلیست
خوں شو اے غنچہ زمانِ خندہ نیست

پارہ شو اے سینۂ مہ ہمچو من
داغ شو اے لالۂ خونیں کفن

خرمنِ عیشت بسوز اے برقِ تیز
اے زمیں بر فرقِ خود خاکے بریز

آفتا با آتشِ غم برفروز
شب رسید اے شمعِ روشن خوش بسوز

ہمچو ابر اے بحر در گریہ بجوش
آسمانا جامۂ ماتم بپوش

خشک شو اے قلزم از فرطِ بکا
جوش زن اے چشمۂ چشمِ ذکا

کن ظہور اے مہدیِ عالی جناب
بر زمین آ عیسیِ گردوں قباب

آہ آہ از ضعفِ اسلام آہ آہ
آہ آہ از نفس خود کام آہ آہ

مردماں شہوات را دیں ساختند
صد ہزاراں رخنہا انداختند

ہر کہ نفسش رفت راہے از ہوا
ترک دیں گفت و نمودش اقتدا

بہر کارے ہر کرا گفتہ تعال
سر قدم کردہ نمودش امتثال

ہر کرا گفت این چنیں کن اے فلان
گفت لبیک و پذیرفتش بجاں

آں یکے گویاں محمد آدمی ست
چوں من و در وحی او را بر تریست

جز رسالت نیست فرقے درمیاں
من برادر خورد باشم او کلاں

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

ایں نداند از عمیٰ آں ناسزا — یا خود ست ایں ثمرۂ ختمِ خدا

گر بود مر لعل را فضل و شرف — کے بود ہم سنگ او سنگ و خزف

آں خزف افتادہ باشد بر زمیں — بس ذلیل و خوار و ناکارہ مہیں

لعل باشد زیبِ تاجِ سروراں — زینت و خوبی گوشِ دلبراں

واں دمی کز خلق مذبوحی جہد — کے بفضلِ مشک اذفر می رسد

بوئے او کردہ پریشاں صد مشام — جاہا ناپاک از مسّش تمام

(----------) — مدحت مشک اطیب الطیب از نبی

مشکِ اذفر روح را بخشد سرور — ہمچو بوئے سنبل گیسوئے حور

شامّہ از بوئے او رشکِ جناں — ہم معطر زد قبائے مہوشاں

مولویِ معدنِ رازِ نہفت! — رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت

"کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر"

ہے چہ گفتم ایں چنیں شہ شنیع — کے بود شایانِ آں قدر رفیع

لعل چہ بود جوہری یا سرخیئے — مشک چہ بود خون ناف وحشیئے

مصطفیٰ نورِ جنابِ امر کُن! — آفتابِ برجِ علم من لدُن

معدنِ اسرار علّام الغیوب — برزخِ بحرینِ امکان و وجوب

بادشاہِ عرشیان و فرشیاں — جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکاں

راحتِ دل قامتِ زیبائے او — ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جانِ اسمٰعیل بر رویش فدا — از دعا گویاں خلیلِ مجتبیٰ

گشت موسیٰ در طویٰ جویانِ او — ہست عیسیٰ از ہوا خواہانِ او

بندگانش حور و غلمان و ملک — چاکرانش سبز پوشانِ فلک

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

مہر تابانِ علومِ لم یزل
بحرِ مکنوناتِ اسرارِ ازل

ذرّہ زاں مہر بر موسیٰ دمید
گفت من باشم بعلم اندر فرید

رشحہ زاں بحر بر خضر او فتاد
تا کلیم اللہ راشد او ستاد

پس ورا زیں قدر شاہِ انبیا
لیک مجبورم ز فہمِ اغبیا

وصفِ او از قدرتِ انساں وراست
حاش للّٰہ ایں ہمہ تفہیم راست

لذّتِ دیدار شوخے سیم تن
ماہ روئے دلبرِ غنچہ دہن

فتنہ آئینے خراماں گلشنے
رشکِ گل شیریں ادا نازک تنے

گر بخواہی فہمِ او مردی کند
گوز عشق و حسن تا آگہ بود

ناکشیدہ منتِ تیرِ جفا
لب بفریاد و فغاں نا آشنا

دل نہ شد خوں نا بہ دریاد لبے
بر لبش نا مد ز ہجراں یا ربے

مرغِ عقلش بے پر و بالے شود
جز کہ گوئی چوں شکر شیریں بود

گرچہ خود داد اسیرِ دل رُبا
از کجا ایں لذّت و شکر کجا

زیں مثل تو می شدی از نیش نوش
لیک من بارِ دگر رفتم ز ہوش

تا من از تمثیل می کردم طلب
باز رفتم سوئے تمثیل اے عجب

زیں کر و فر در عجب واماندہ ام
حیرت اندر حیرت اندر حیرتم

ایں سخن آخر نہ گردد از بیاں
صد ابد پایاں رود او ہمچناں

نیست پایانش اِلیٰ یومِ التناد
ختم کن وَاللّٰہ اعلم بالرشاد

خامشی شد مہرِ لبہائے بیاں
باز گرداں سوئے آغازش عناں

ایں چنیں صد بافتن انگیختند
بر سرِ خود خاکِ ذلّت ریختند

فرقہ دیگر ز اسماعیلیاں
بستہ در توہینِ آں سلطاں میاں

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

در دلِ شاں قصدِ تازہ فتنہا
بر لبِ شاں ایں کلامِ ناسزا

گر بہ شش طبقاتِ زیرینِ زمیں
حق فرستاد انبیا و مرسلیں

شش چو آدم شش چو موسیٰ شش مسیح
شش خلیل اللہ شش نوح و ذبیح

ہمدرا نہا شش چو ختم الانبیا
مثلِ احمد در صفاتِ اعتلا

با محمدؐ ہر یکے دارد سرے
در کمالِ ظاہری و باطنے

پارہ شد قلب و جگر زیں گفتگو
اِحذَرُوا یَا اَیُّہَا النَّاسُ احذَرُوا

الحذر اے دِل ز شعلہ زادگاں
پائے از زنجیرِ شرع آزادگاں

مصطفیٰ مہریست تاباں بالیقیں
منتشر نورش بہ طبقاتِ زمیں

مستنیر از تابشِ یک آفتاب
عالمے وَاللّٰہُ اَعلَم بِالصَّواب

گرچہ یک باشد خود آں مہرِ سنی
احولانش ہفت بیند از کجی

دو ہمی بینند یک را احولاں
اللہ اللہ زیں ہفت بیناں الاماں

چشم کج کردہ چو بینی ماہ را
ز احولی بینی دو آں یکتاہ را

گوئی از حیرت عجب امریست ایں
خواجہ دو شد ماہ روشن چیست ایں

راست کردی چشم و شد رفع حجاب
یک نماید ماہِ تاباں یک جواب

راست کن چشمِ خود از بہرِ خدائے
ہفت بیں کم باش اے ہرزہ درائے

اے برادر دست در احمد بزن
بر کجی نفسِ بد دیگر متن

رو تشبّث کن بذیلِ مصطفیٰ
احولی بگذار سوگندِ خدا

پندہا دادیم و حاصل شد فراغ
مَا عَلَینَا یَا اَخِی اِلَّا البَلَاغ

در دو عالم نیست مثلِ آں شاہ را
در فضیلتہا و در قربِ خدا

ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے
بر تر است از وے خدا اے مہتدے

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

انبیائے سابقیں اے محتشم ! شمعہا بودند در سیل وظلم

درمیانِ ظلمت وظلم وغلو مستنیر از نور ہر یک قومِ اُو

آفتابِ خاتمیت شد بلند مہر آمد شمعہا خامش شدند

نورِ حق از شرق بیمثلی بتافت عالمی از تابشِ او کام یافت

دفعۃً برخاست اندر مدحِ او از زبانہا شور لامثل لہٗ

لیک شپر ناپذیرفت از عناد در جہاں ایں بے بصر یارب مباد

چشمہا بودند ایں ربانیاں مزرعِ دل بہرہ یاب از فیضِ شاں

ابر آمد کشتہا را سیراب کرد نخلہائے خشک را شاداب کرد

حق فرستاد ایں سحابِ باصفا کے لیُطہّرنا وَیذہبَ رِجسنا

بارشِ اُو رحمتِ ربّ العلیٰ شور رعدش رحمۃ مہداۃ انا

رحمتش عام است بہرِ ہمگناں لیک فضلش خاص بہرِ مومناں

چوں نئی بے مثلیش را معترف کے شوی از بحرِ فیضش مغترف

نیست فضلش بہرِ قومِ بے ادب یَخطِفُ اَبصارَہُم بَرقُ الغَضَب

چوں ببینند آں سحابِ ایناں ز دور عارضٌ ممطرنا گویند از غرور

بَل ہُوَ مَا استَعجَلتُم بِہٖ رِیحٌ فِیہَا عَذَابٌ اَلِیم ارسلت رِیحٌ بِتعذِیبٍ اَلِیم

فیض شد باغیظ گرمِ اختلاط جنّذا ابرے عجب خوش ارتباط

خرمنے کش سوخت برقِ غیظِ اُو گفت قرآں "السّقر" مثویٰ لہٗ

مزرعے کش آب داد آں بحرِ جُود حق بتنزیلِ مبیں وصفش نمود

قُل کَزَرعٍ اَخرَجَ الشَّطءَ اِلیٰ آزَرَ فَاستَغلَظَ ثُمَّ استَوَیٰ

یُعجِبُ الزُّرّاعَ کَالمَاءِ المَعِین کے یَغِیظُ الکَافِرِینَ الظَّالِمِین

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

ابر نیسان ست ایں ابرِ کرم
دُرِّ رخشاں آفریں در قعریم

قطرۂ کز وے چکید اندر صدف
گوہر رخشندہ شد با صد شرف

بحر زاخرِ شرعِ پاکِ مصطفیٰ
داں صدف عرشِ خلافت اے فتا

قطرہا آں چار بزم آرائے او
زانکہ او کل بود و شاں اجزائے او

برگہائے آں گلِ زیبا بدند
رنگ و بوئے احمدی می داشتند

قصد کارے کرد آں شاہِ جواد
ہر یکے اِنّی لہٗ گویاں ستاد

جنبش ابرو نہ تکلیفِ کلام
خود بود ایں کار آخر والسّلام

آں عتیق اللہ امام المتقیں
بود قلبِ خاشعِ سلطانِ دیں

واں عمر حق گو زبانِ آنجناب
ینطق الحق علیہ والصّواب

بود عثماں شرمگیں چشمِ نبی
تیغ زن دستِ جوادِ او علی

نیست گر دستِ نبی شیرِ خدا
چوں یداللہ نام آمد مر او را

دستِ احمد عین دستِ ذوالجلال
امد اندر بیعت و اندر قتال

سنگریزہ می زند دستِ جناب
مارمیت اذ رمیت اید خطاب

وصفِ اہلِ بیعت آمد اے رشید
فوق ایدیہم یدُ اللہ المجید

شرح ایں معنی بروں از آگہی ست
پانہادن اندریں رہ بیرہی ست

تا ابد گر شرح ایں معضل کنم
جز تحیّر ہیچ نبود حاصلم

ربّنا سبحانک لیس لنا
علم شیءٍ غیر ما علّمتنا

گفتہ گفتہ چوں سخن ایں جا رسید
خامۂ گوہر فشاں داماں بچید

ملہمِ غیبی سروش رازداں
دامنم بگرفت کای آتش زباں

در خورِ فہمت نباشد ایں سخن
بس کن و بیہودہ دشخامی مکن

mubashirkhanyar@gmail.com

by Mubashir Younus

اصفیا ہم اندریں جا خامشند — از مئے کلت لسانہ بیہشند!

رازہا بر قلبِ شاں مستور نیست — لیک افشا کردنش دستور نیست

ہر کجا گنجی ودیعت داشتند — قفل بر در بہرِ حفظش بستہ اند

در دلِ شاں گنجِ اسرار اے اخو — بر لبِ شاں قفل امرِ انصتوا

روزِ آخر گشت و باقی ایں کلام — ختم کن انی لہ طرف التمام

نغز گفت آں مولوی مستند — راز ما را روز کے گنجا بود

الغرض شد مثل آں عالی جناب — سایہ ساں معدوم پیش آفتاب

متفق بر دے ہمہ اسلامیاں — سنیاں بر بدعتیاں مستہاں

ممتنع بالغیر داند یک فریق — ممتنع بالذات دیگر اے رفیق

وا دریغا کردہ ایں قوم عنید — خرق اجماعے بدیں قولِ جدید

اللہ اللہ اے جہولانِ غبی — تا بکے بیدینی و فتنہ گری

مصطفےٰ وایں چنیں سوء الادب — ایں قدر ایمن شدید از اخذ رب

سابع سبعہ مگوئید از عناد — انتہوا خیرا لکم یوم التناد

روزِ محشر چوں خطاب آید ز عرش — اے نطیقانِ فلک سکانِ فرش

ہیچ می بینید در ارض و سما! — مثل و شبہ بندۂ ما مصطفےٰ

یک زباں گویند نے اے کریم — کس عدیلش نیست باللہ العظیم

آنچناں کاندر ازل ز ارواحِ ما — از الستے خاست بے پایاں بلے

لاجرم آنروز زیں قولِ وخیم — توبہا ظاہر کنند از تریں دیم

معترف آیند بر جرم و خطا — معذرت آرند پیشِ کبریا

کایخدا از فضلِ او غافل بدیم — شمس پیشِ چشمِ ما جاہل بدیم

mubashirkhanak@gmail.com

by Mubashir Younus

ربنا انا ظلمنا رحم کن
جاہلانہ گفتہ بودیم ایں سخن

پردہا بر چشمِ ما افتادہ بود
رحم کن بر جاہلاں رحماے ودود

نفسِ ما انداخت مارا در بلا
وائے بر ما و بنا دانیِ ما!

عذرہا در حشر باشد ناپذیر
قاریا! برخواں اَلَمْ یَاْتِ النَّذِیر

سخت روزے باشد آں روز الاماں
باختہ ہوش و حواس قدسیاں

واحدِ قہار باشد در غضب
یَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا فِی التَّعَب

زہرہا در باختہ افلاکیاں
رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں

دو گروہ باشند مسعود و لئیم
کل فرق کان کالطود العظیم

ربِّ سَلِّم التجائے انبیا
شور نفسی برزبانِ اولیا

برلب آمد نامہا آں روزِ سیاہ
موی بر تن خاستم یارب پناہ

اعترافِ جرم و توبہ اے اَریب
در چنیں روزِ سیہ ناید عجیب

کیں جہولاں را ز طعن (----)
ہم بدنیا کیک در موزہ فتاد

شاں بیک جائے زمانِ گیر و دار
ہمچو پائے سوختہ نامد قرار

تاجِ مِشلیّت گہے بر سر نہند
گہ خطابِ خاتمیّت می دہند

گاہ بالذات ست آں ختم اے ہمام
گاہ بالعرض آمد و تخییل خام

نو نیازانِ کتابِ اضطراب
ایں چنیں کردند صدہا انقلاب

اندریں فن ہر کہ اوستادی بود
کے بچندیں قلبہا قانع شود

می رسد از وے بہر فرضے نبی
شقۂ معزولی از پیغمبری

گہ قناعت کن گزشتہ از طمع
بر ہدایت حسب عزّ من قنع

از نبوّت وز نزولِ جبرئیل
قصد ما بود ست ارشاد السبیل

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

معنیِ شمس است برگِ نسترن
مہجِ عمّان شرحِ نسرینِ یمن

اہوے چین ست مقصود از سما
مرحبا تاویلِ اطہر مرحبا

الغرض سیماب وش در اضطراب
صد تپیدن کردہ ایں قومِ عجاب

چند در کوئے جبل بشتافتند
لیک راہِ مخلصی کم یافتند

من فدائے علمِ آں یکتا شوم
جبّذا دانائے رازِ مکتتم

جبّذا سرّ و عیاں دانائے من
جبّذا ربِّ من و مولائے من

کردِ ایمائے بریں فتنہ گری
قرنہا پیش از وجودش در نبی

احمدا بنگر کہ اینہا چوں زدند
بہرِ تو امثال از کفر نژند

او فتادند از ضلالت در چہے
پے نبردند از عمی سوئے رہے

تا بکے گوئی دِلا از ایں واں
بر دُعا کن اختتامِ ایں بیاں

نالۂ کن بہرِ دفعِ ایں فساد
از تہِ دِل دورۂ خرطُ القتاد

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من

اے کریم و کارسازِ بے نیاز
دائم الاحساں شہِ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغِ سحر
اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر

اے کہ نامت راحتِ جان و دِلم
اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم

ہر دو عالم بندۂ اکرامِ تو
صد چو جانِ من فدائے نامِ تو

ما خطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ "اِنِّیْ غَفُوْرٌ" می زنی

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم و تو شکر دہی
خیر را دانیم شر از گمرہی

تو فرستادی بما روشن کتاب
می کنی با ما بأحکامت خطاب

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

از طفیلِ آں صراطِ مستقیم
قوتے اسلام را دہ اے کریم

بہرِ اسلامے ہزاراں فتنہا
یک مسے وصد داغ فریاد اے خدا

اے خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ
چار یارِ پاک و آلِ باصفا

بہرِ مردانِ رہت اے بے نیاز
مرد ماں در خوابِ ایشاں در نماز

بہرِ آبِ گریۂ تر دامناں
بہرِ شورِ خندۂ طاعت کناں

بہرِ اشکِ گرمِ دوراں از نگار
بہرِ آہِ سردِ مہجوراں زیار

بہرِ جیبِ چاکِ عشقِ نامراد
بہرِ خونِ پاکِ مردانِ جہاد

پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما
از تو پذرفتن زما کردن دعا

ہیچ می آید ز دستِ عاجزاں
جز دعائے نیم شب ای مستعاں

بلکہ کارِ تست اجابت اے صمد
دیں دعا ہم محض توفیقت بود

ماکہ بودیم و دعائے ما چہ بود
فضلِ تو دل داد اے ربِّ ودود

ذرّہ بر روئے خاک افتادہ بود
آفتاب بے آمد و روشن نمود

تکیہ بر رب کرد عبدِ مستہاں
اوست بس مارا ملاذ و مستعاں

کیست مولائے بہ از ربِّ جلیل
حَسْبُنَا اللّٰہُ رَبَّنَا نِعْمَ الْوَکِیْل

چوں بدیں پایہ رساندم مثنوی
بہ تمامش بر کلامِ مولوی

تا ختامہ مسک گویند اہلِ دیں
زانکہ مشک ست آں کلامِ مستبیں

چوں فتاد از روزنِ دل آفتاب
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

mubashirkhana@gmail.com

by Mubashir Younus

رُباعیاتِ نعتیہ

مولیٰ کی ثنا

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجھکو
ہاں شرع کا البتہ ہے جذبہ مجھکو

مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کا خلاف
لوزینہ میں سپر تو نہ بھایا مجھکو

قرآن سے نعت گوئی

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ۔
بیجا سے ہے المنتہ لِلّٰہ محفوظ

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ

بے کمالی میں کمال

محصورِ جہاندانی وعالی میں ہے
کیا شبہ رضا کی بے مثالی میں ہے

ہر شخص کو اِک وصف میں ہوتا ہے کمال
بندے کو کمال بے کمالی میں ہے

نقصان میں کامل

کس منھ سے کہوں رشکِ عنادل ہوں میں
شاعر ہوں فصیح و بے مماثل ہوں میں

حقا کوئی صنعت نہیں آتی مجھ کو
ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

mubashirkhanjan@gmail.com
by Mubashir Younus

راہِ نعت میں رہبر

توشہ میں غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغانِ دلِ زار حدی خواں بس ہے
رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرتِ حسّاں بس ہے

مدینے کے محل

ہر جا ہے بلندیِ فلک کا مذکور
شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور
انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے
گودڑ کے ڈھول ہیں سہانے مشہور

محبوب کا روشن تن

کس درجہ ہے روشن تن محبوبِ الٰہ
جامہ سے عیاں رنگِ بدن ہے واللہ
کپڑے نہیں میلے ہیں اس گل کے رضا
فریاد کو آئی ہے سیاہیِ کناہ

لامکاں میں آہو

ہے جلوہ گہِ نورِ الٰہی وہ رُو
قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
آنکھیں یہ نہیں سبزۂ مژگاں کے قریب
چرتے ہیں فضائے لامکاں میں آہو

سایۂ نبی کے دو حصّے

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصّے کیے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

by Mubashir Younus

درِ نبی پر ایمان کی موت

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبےٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

روز افزوں خوبی

خالق کے کمال ہیں تجدد سے بری
مخلوق نے محدود طبیعت پائی
بالجملہ وجود میں، ہے اِک ذاتِ رسول
جس کی ہے ہمیشہ روز افزوں خوبی

اے صاحبِ قوسین

ہوں کردو تو گردوں کی بنا گر جائے
ابرو جو کھچے تیغِ قضا کر جائے
اے صاحبِ قوسین بس اب رد نہ کرے
سہے ہوں سے تیر بلا پھر جائے

دے دے مولیٰ

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کر دے معاف
جس میں تیرا کچھ خرچ نہیں دے مولیٰ

mubashirkhanyar@gmail.com
by Mubashir Younus

قطعہ

نہ مرا نوش ز تحسیں، نہ مرا نیش ز طعن
نہ مرا گوش بمدحے، نہ مرا ہوش ذمے

منم و گنج خمولی کہ نہ بنگجد در وے
جز منِ و چند کتابے و دواتِ و قلمے

یہ قطعہ مبارکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مکمل سوانح عمری ہے جو خود اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا ہے

mubashirkhanjan@gmail.com
by Mubashir Younus